سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

بدھ،22-جولائی2020

(یوم الاربعاء،30-ذیقعد1441ھ)

سترہویں اسمبلی: تئیسواں اجلاس

جلد 23 : شمارہ 6

501

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ22-جولائی2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا، اس پر غوروخوض اور منظوری

مسودہ قانون تحفظِ بنیادِ اسلام پنجاب 2020

ایک وزیر	مسودہ قانون تحفظِ بنیادِ اسلام پنجاب 2020 ایوان میں پیش کریں گے۔
ایک وزیر	یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون تحفظِ بنیادِ اسلام پنجاب 2020 کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ94اور95اور تمام دیگر متعلقہ قواعد کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔
ایک وزیر	یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون تحفظِ بنیادِ اسلام پنجاب 2020 فی الفور زیر غور لایا جائے۔
ایک وزیر	یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون تحفظِ بنیادِ اسلام پنجاب 2020 منظور کیا جائے۔

502

(بی) مسودات قانون پر غوروخوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2020(مسودہ قانون نمبر 16 بابت 2020)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2020 کو فوری طور پر زیر غور لانے اور اس کی منظوری کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 95 کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2020، جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر 8 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2020 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم)(تنسیخ) ناپسندیدہ کوآپریٹو سوسائٹیز پنجاب 2020
(مسودہ قانون نمبر 17 بابت 2020)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم)(تنسیخ) ناپسندیدہ کوآپریٹو سوسائٹیز پنجاب 2020 کو فوری طور پر زیر غور لانے اور اس کی منظوری کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 95 کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم)(تنسیخ) ناپسندیدہ کوآپریٹو سوسائٹیز پنجاب 2020، جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر 8 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم)(تنسیخ) ناپسندیدہ کوآپریٹو سوسائٹیز پنجاب 2020 منظور کیا جائے۔

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) کوآپریٹو سوسائٹیز 2020 (مسودہ قانون نمبر 18 بابت 2020)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) کوآپریٹو سوسائٹیز 2020 کو فوری طور پر زیر غور لانے اور اس کی منظوری کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 95 کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) کوآپریٹو سوسائٹیز 2020، جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر 8 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) کوآپریٹو سوسائٹیز 2020 منظور کیا جائے۔

503

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا تئیسواں اجلاس

بدھ،22۔جولائی2020

(یوم الاربعاء،30۔ذیقعد1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں سہ پہر3بج کر50منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا
خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا
فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۚ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُوْنَ ٣٦ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ
التَّقْوٰى مِنْكُمْ ۚ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ۗ وَ
بَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ٣٧

سورۃ الحج: آیات 36اور 37

اور قربانی کے اونٹوں کو بھی ہم نے تمہارے لئے شعائر اللہ مقرر کیا ہے۔ان میں تمہارے لئے فائدہ ہے تو(قربانی کرنے کے وقت) قطار باندھ کر اُن پر اللہ کا نام لو۔جب پہلو کے بل گر پڑیں تو اُن میں سے کھاؤ اور قناعت سے بیٹھ رہنے والوں اور سوال کرنے والوں کو بھی کھلاؤ اس طرح ہم نے ان کو تمہارے زیر فرمان کر دیا ہے تا کہ تم شکر کرو(36)اللہ تک نہ اُن کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ خون بلکہ اُس تک تمہاری پرہیز گاری پہنچتی ہے۔اِسی طرح اللہ نے ان کو تمہارا مسخر کر دیا ہے تا کہ اِس بات کے بدلے کہ اُس نے تم کو ہدایت بخشی ہے اُسے بزرگی سے یاد کرو۔اور(اے پیغمبر)نیکو کاروں کو خوشخبری سُنادو(37)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسولِ مقبولﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبولﷺ

الہام جامہ ہے تیرا قرآں عمامہ ہے تیرا
منبر تیرا عرش بریں یا رحمت اللعالمین
تیری خموشی بھی اذاں نیندیں بھی تیری رَتجگے
تیری حیات پاک کا ہر لمحہ پیغمبر لگے
خیر البشر رُتبہ تیرا آوازِ حق خطبہ تیرا
آفاق تیرے سامعیں یا رحمت اللعالمین
پھر گڈریوں کو لعل دے جاں پتھروں میں ڈال دے
حاوی ہوں مستقبل پہ ہم ماضی سا ہم کو حال دے
دعویٰ ہے تیری چاہ کا اس امت گُمراہ کا
تیرے سوا کوئی نہیں یا رحمت اللعالمین

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ داخلہ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 1306 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال میں ٹریفک سگنل کی تنصیب سے متعلقہ تفصیلات

*1306: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال شہر میں ٹریفک سگنلز کب، کتنے اور کس کس چوک میں لگائے گئے ان میں سے کتنے خراب ہیں نیز ان کی تنصیب پر کتنے اخراجات آئے؟

(ب) کیا مندرجہ بالا سگنلز پر عملدرآمد کے لئے ٹریفک پولیس تعینات ہے اور ٹریفک کے بہترین نظام کے لئے حکومت مزید سگنلز اس شہر میں لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) ساہیوال شہر میں مندرجہ ذیل چوکوں میں ٹریفک سگنل لگائے گئے جو کہ چالو حالت میں ہیں۔

1. مشن چوک ٹریفک سگنل مورخہ 30.04.2012 کو لگائے گئے۔ تخمینہ لاگت 2000000/- روپے ہے۔
2. ٹینکی چوک ٹریفک سگنل مورخہ 06.02.2013 کو لگائے گئے۔ تخمینہ لاگت 2000000/- روپے ہے۔

3. پاکپتن چوک، عارف والا چوک ٹریفک سگنل مورخہ 09.12.2017 کو لگائے گئے تخمینہ لاگت -/4000000 روپے ہے۔

(ب) ٹریفک پولیس مندرجہ بالا سگنلز پر ٹریفک پولیس دو شفٹوں میں ڈیوٹی سرانجام دے رہی ہے اور خلاف ورزی کی صورت میں قوانین کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ مزید برآں بجٹ کی دستیابی پر مزید ٹریفک سگنلز لگائے جائیں گے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے سوال پوچھا تھا کہ ساہیوال شہر میں ٹریفک سگنلز کب، کتنے اور کس کس چوک میں لگائے گئے ان میں سے کتنے خراب ہیں نیز ان کی تنصیب پر کتنے اخراجات آئے تو میں بتائے گئے جواب سے مطمئن نہیں ہوں کیونکہ وہ جواب میری دانست میں اور آج کی تاریخ میں غلط ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ یہ سارے سگنلز چل رہے ہیں تو میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جواب کس حد تک غلط، کیوں غلط دیا گیا ہے اور آج ان کی موجودہ پوزیشن کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ جیسے ابھی آپ نے فرمایا کہ آج کا وقفہ سوالات ہوم ڈیپارٹمنٹ سے متعلق ہے۔ ہوم ڈیپارٹمنٹ کے ماتحت پولیس آتی ہے، ہم پولیس سے متعلقہ سوالات کے جواب دیتے ہیں، چائلڈ پروٹیکشن بیورو سے متعلق سوالات کے جواب دیتے ہیں اور ریسکیو 1122 سے متعلق جواب دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! معزز ممبر نے سوال یہ پوچھا تھا کہ وہاں پر پولیس نے کتنے سگنلز لگائے ہیں تو یہ سگنلز لگانا پولیس کا کام نہیں ہے۔ سگنلز میونسپل کارپوریشن اتھارٹیز لگاتی ہیں، ٹیپا والے لگاتے ہیں اور ٹریفک پولیس نہیں لگاتی بلکہ یہ سگنلز ہماری لوکل اتھارٹیز لگاتی ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے سوال کیا اور ہم نے جواب دے دیا کہ وہاں تین سگنلز لگے تھے اور یہ جواب بھی ہم نے میونسپل کارپوریشن سے لے کر دیا ہے۔ اب رہا سوال اور یہ فرما رہے ہیں کہ کتنے سگنلز خراب ہیں تو ہماری یہاں پر ٹریفک پولیس کی ان سگنلز پر ڈیوٹی موجود ہوتی ہے اگر کوئی سگنلز خراب ہو جائے تو ٹریفک پولیس متعلقہ محکمے کو کہتی ہے کہ یہ سگنلز خراب ہے اس کو درست کرایا جائے تو کل بھی میں نے یہ ہدایت دی ہے کہ اگر ان سگنلز میں سے کوئی خراب ہے تو اس کو ٹھیک کرنے کے لئے متعلقہ محکمہ کو کہا جائے اور یہ سوال ہمارے متعلقہ ہے ہی نہیں، یہ پولیس سے متعلقہ سوال ہے اور نہ ہی ٹریفک پولیس یہ سگنلز لگاتی ہے۔

جناب سپیکر: سوال کی تاریخ وصولی جواب سے پتا چلتا ہے کہ یہ سوال ایک سال پرانا ہے تقریباً 2019 کا ہے۔ جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب محمد بشارت راجہ چونکہ سینئر پارلیمنٹیرین ہیں اور ان کی بات اپنی جگہ ٹھیک ہے لیکن جو ٹریفک سگنلز نئے لگانے ہیں وہ تو میونسپل کارپوریشن یا ضلع کونسل بتائے گی۔

جناب سپیکر! میں نے یہ پوچھا ہے کہ اس وقت جہاں پر پولیس تعینات ہے اور جہاں پر ٹریفک سگنلز پر پولیس ڈیوٹی دے رہی ہے تو میں ان کے متعلق یہ پوچھ رہا ہوں۔

جناب سپیکر! معزز ہاؤس کو یہ غلط جواب دیا گیا ہے یہ سارے سگنلز اس وقت کارآمد نہیں ہیں، چل نہیں رہے اور پولیس وہاں پر تعینات ہے جو سگنلز چل رہے ہیں وہاں پر پولیس کبھی ڈیوٹی دیتی ہے اور کبھی نہیں دیتی تو کون اس کو دیکھے گا؟

جناب سپیکر! یہ کتاب میں تو محکمہ داخلہ کی بابت جو سوال ہے تو پنجاب اسمبلی نے اسی ڈیپارٹمنٹ کے ذمہ لگایا ہے۔

جناب سپیکر! مجھے تو سوال کا جواب اسی محکمہ داخلہ کے تحت ہی دیا گیا ہے اور یہ ٹریفک پولیس اور پولیس ڈیپارٹمنٹ بھی Interior Ministry یا محکمہ داخلہ کے under ہے تو وہاں پر نہ کوئی ڈیوٹی ہے۔ یہ جواب غلط ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے یہ پوچھ سکتا ہوں کہ ساہیوال کی عوام کا اس میں کیا قصور ہے؟ وہاں پر جو سگنلز لگے ہیں ان پر ٹریفک پولیس کی ڈیوٹی نہیں رہی اور جو خراب ہیں ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے کل شام باقاعدہ میونسپل اتھارٹی کو خود یہ کہا ہے کہ اگر کوئی سگنل خراب ہے تو اس کو ٹھیک کیا جائے لیکن میری استدعا یہ ہے کہ یہ ٹریفک پولیس یا جنرل پولیس سے متعلقہ سوال نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! جناب محمد بشارت راجہ نے فون کر کے کہہ دیا ہے کہ اگر کوئی سگنل خراب ہے تو اسے ٹھیک کیا جائے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ قانون یہ کہتا ہے کہ ان سگنلز پر ٹریفک پولیس تعینات کرنا ڈی ایس پی ٹریفک اور ڈی پی او کے زمرے میں آتا ہے۔ میں ایک اور عرض کر دوں کہ آج میرے پاس اس کے evidences موجود ہیں، میرے پاس تصویریں ہیں، یہ جو پاکپتن والے چوک کا بتایا ہے تو یہ دو مہینے سے بند ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اجلاس کے بعد وہ تصویریں بھی دے دیں ویسے کل جناب محمد بشارت راجہ نے خود بات کی ہے تو یہ ٹھیک ہے۔ اب اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس پر wind up کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: جی، اس پر بات ہوگئی ہے اب آپ اس کو چھوڑیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ کی طرف سے direction جائے گی تو ساہیوال کی عوام آپ کو دعا دے گی۔ آپ یہ سگنلز چالوں کروادیں۔

جناب سپیکر: وہ already جناب محمد بشارت راجہ نے کہہ دیا ہے انشاءاللہ وہ بات بھی کر لیں۔ آپ کے پاس جو ریکارڈ ہے وہ دے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ہمارا مسئلہ حل کروادیں ہم تو جناب محمد بشارت راجہ سے بھی راضی ہیں اور آپ سے بھی راضی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے وہ کریں گے۔ اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 1681 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال: تھانہ ڈیرہ رحیم اور تھانہ کمیر میں
ملازمین کی تعداد اوران تھانوں میں اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

***1681: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ ڈیرہ رحیم اور تھانہ کمیر ضلع ساہیوال میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کا عرصہ تعیناتی کیا ہے؟

(ب) تھانہ ہذا میں جنوری 2018 سے 28۔فروری 2018 تک چوری، ڈکیتی، راہزنی اور گاڑی چوری کے کتنے مقدمات درج ہوئے نیز اغواء، زنا، قتل و دیگر جرائم کی کتنی آیف آئی آر درج ہوئیں ان کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ان مقدمات میں کتنے ملزمان گرفتار ہیں اور کتنے مفرور ہیں اور کون کون سا مال مقدمہ مسروقہ ان سے برآمد ہو چکا ہے؟

(د) کیا حکومت ان تھانہ جات میں بڑھتی ہوئی وارداتوں کا تدارک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) تھانہ ڈیرہ رحیم اور تھانہ کمیر کے ملازمین کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جنوری 2018 سے 28۔فروری 2018 تک تھانہ ڈیرہ رحیم میں چوری کے گیارہ مقدمات، راہزنی کے تین مقدمات، گاڑی چوری کا ایک مقدمہ درج ہوا جبکہ ڈکیتی کا کوئی مقدمہ درج نہ ہوا۔ اغواء، زنا، قتل کا کوئی مقدمہ درج نہ ہوا جبکہ دیگر جرائم کے

تحت 59 مقدمات درج ہوئے۔اسی عرصہ کے دوران تھانہ کمیر میں چوری کے چار مقدمات، راہزنی کے تین مقدمات درج ہوئے جبکہ گاڑی چوری اور ڈکیتی کا کوئی مقدمہ درج نہ ہوا۔اغواء، زنا، قتل کا کوئی مقدمہ درج نہ ہوا جبکہ دیگر جرائم کے تحت 51 مقدمات درج ہوئے۔

(ج) تھانہ ڈیرہ رحیم نے کل 146 ملزمان میں سے 115 ملزمان گرفتار کئے جبکہ 31 ملزمان کی گرفتاری بقایا ہے۔گرفتار شدہ ملزمان سے مال مسروقہ مالیتی 732700 برآمد ہوا۔تھانہ کمیر نے کل 98 ملزمان میں سے 69 ملزمان گرفتار کئے جبکہ 29 ملزمان کی گرفتاری بقایا ہے۔گرفتار شدہ ملزمان سے مال مسروقہ مالیتی 2603000 برآمد ہوا۔

(د) جب کسی وقوعہ کی اطلاع ملتی ہے تو اسی وقت حسب ضابطہ قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے سوال کی جز (الف) میں پوچھا تھا کہ تھانہ ڈیرہ رحیم اور تھانہ کمیر ضلع ساہیوال میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کا عرصہ تعیناتی کیا ہے؟

جناب سپیکر! مجھے جو جواب دیا ہے اس میں انہوں نے بتایا ہے کہ تھانہ کمیر میں مع باورچی، ڈرائیور اور ایس ایچ او کے 28 ملازمین ہیں۔تھانہ ڈیرہ رحیم میں مع ایس ایچ او، ڈرائیور اور خانسامہ کے 44 ملازمین ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے معزز وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ متعلقہ تھانہ ڈیرہ رحیم میں کتنے گاؤں ہیں، تھانہ کمیر میں کتنا علاقہ ہے اور یہ نفری بالکل peanut ہے تو اس نفری کو ایس این ای کے مطابق تھانوں میں پوسٹ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور کب تک یہ کر دیں گے تاکہ عوام کو لاء اینڈ آرڈر کے مطابق پولیس کی طرف سے protection مہیا ہو سکے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں نے latest کل رات کو بریفنگ لی تھی اور جیسے آپ نے درست پوائنٹ آؤٹ کیا تھا کہ یہ سوال کافی پرانا ہے تو اسے رات کو میں نے update کیا تو ڈیرہ رحیم تھانہ میں ملازمین کی تعداد 47 ہے اور تھانہ کمیر میں ملازمین کی تعداد 38 ہے۔

جناب سپیکر! معزز ممبر تعداد اٹھائیس فرما رہے تھے تو اس کو درست فرمالیں تو۔ فی الحال جو ہمیں فیلڈ سے سٹاف کی ڈیمانڈ آتی ہے تو اس کے مطابق یہ تعداد مناسب ہے لیکن اگر معزز ممبر یہ سمجھتے ہیں کہ وہاں مزید نفری کی ضرورت ہے تو ابھی نئی بھرتیاں ہو رہی ہیں انشاءاللہ تعالیٰ اگر کوئی کسی جگہ پر کمی ہے تو اس کو دور کر لیا جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نہیں سمجھتا کہ جیسے معزز وزیر موصوف نے فرمایا، اس وقت وہاں پر مزید نفری کی ضرورت ہے آپ ان دونوں تھانوں کا علاقہ نکال لیں کہ یہ کتنا بڑا علاقہ ہے۔ جیسے جناب محمد بشارت راجہ نے فرمایا کہ تھانہ ڈیرہ رحیم میں 47 ملازمین ہیں تو جواب میں 44 ملازمین کا لکھا تھا تو میں نے وہیں سے پڑھا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے یہ عرض کیا کہ اس کی ایس این ای کے مطابق وہاں پر بالکل بڑی کم تعداد ہے اور اس تعداد کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے اس وقت لاء اینڈ آرڈر کی بہت بُری صورتحال ہے۔

جناب سپیکر: اس لئے جناب محمد بشارت راجہ نے کہا ہے کہ جونہی نئی بھرتی ہو جائے گی تو اس کمی کو دور کیا جائے گا۔ انہوں نے یہ بات مدنظر رکھ لی ہے کہ جہاں جہاں پنجاب کے تھانوں میں نفری کی کمی ہے وہ پوری ہو جائے گی کیونکہ پچھلے کئی سالوں سے نئی بھرتی نہیں ہوئی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مجھے نہیں پتا کہ پورے پنجاب میں کہاں پر deficiency ہے۔ آپ مہربانی فرمائیں کہ جہاں پر ہم نے پوائنٹ آؤٹ کیا ہے پہلے یہ کروا دیں اور یہ کنفرم کر دیں کہ یہ کب تک بھیجیں گے؟

جناب سپیکر: اس میں یہ ہے کہ جب پیچھے سے ڈیمانڈ آتی ہے تو نئی بھرتی ہوتی ہے پھر اس میں باقاعدہ تشہیر کی جاتی ہے تو اس میں ٹائم تھوڑا لگتا ہے۔ وزیر قانون نے یہ on the floor of the House کہا ہے کہ جہاں جہاں بھی کمی ہے ہم پوری کر دیں گے۔ انہوں نے کہا ہے کہ میں خود اس کو دیکھ رہا ہوں تو جہاں جس تھانے میں کمی ہو گی تو نئی بھرتی سے یہ مسئلہ حل ہو گا۔ اگر ابھی اتنی strength ہی نہیں ہے تو لامحالہ اس پر ہی گزارہ کرنا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میری جو سمجھ اور میرا مشاہدہ یہ ہے کہ باقی تھانوں میں نفری پوری ہے میں نے ان دو تھانوں کی specific بات کی۔ پورے ضلع میں 28 تھانے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! وزیر قانون نے کہا ہے کہ جونہی نئی نفری بھرتی ہونے کے بعد آتی ہے تو وہاں ساہیوال میں جو کمی ہے جس کا آپ نے ذکر کیا وہ پوری ہو جائے گی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ اُس کا کوئی ٹائم فریم دے دیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! جب بھرتی ہو جائے گی آپ کو بھی پتا چل جائے گا اگر کچھ کمی رہ گئی تو آپ دوبارہ اس معاملے کو لے آنا۔ جی، اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا ایک اور ضمنی سوال ہے کہ جو بتایا گیا معزز منسٹر صاحب فرما دیں کہ دونوں تھانوں میں جو انہوں نے کہا ہے کہ اتنے ملزمان پکڑے کہ کمیر میں 98 ملزمان میں سے 69 ملزمان گرفتار ہوئے ہیں یہ سارا ڈیٹا ایک ڈیڑھ مہینے کا ہے اور جو ڈیرہ رحیم میں 146 ملزمان میں سے 115 ملزمان گرفتار ہوئے ہیں 31 بقایا ہیں تو جیسے آپ نے درست نوٹ فرمایا ہے کہ ایک سال ہو گیا تھا میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ معزز منسٹر صاحب کیا باقی ملزمان پکڑے گئے ہیں یا وہ بھی pending ہیں اور آنے والے پانچ سالوں میں پکڑیں گے؟

جناب سپیکر: وزیر قانون! آپ کے پاس اس کی detail ہے یہ سال کی بات ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جو ملزمان گرفتار نہیں ہوتے اُن کے خلاف باقاعدہ کارروائی کی جاتی ہے۔ ان کیسز میں بھی جو ملزمان گرفتار نہیں ہوئے اُن کو اشتہاری قرار دینے کے لئے باقاعدہ کارروائی کی جا رہی ہے۔ یہ میں نے رات کو بھی چیک کیا تھا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 2658 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا ڈویژن میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت نفرت انگیز تقاریر کی روک تھام کے لئے کئے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*2658: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت نفرت انگیز تقاریر کے خاتمے کے لئے سرگودھا ڈویژن میں کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) نفرت انگیز تقاریر کے خلاف گزشتہ تین برس میں سرگودھا ڈویژن کے اضلاع میں کتنے مقدمات درج ہوئے ہیں اور کتنے لوگوں کو سزائیں دی گئی ہیں؟

(ج) سرگودھا ڈویژن کے اضلاع تحصیل اور یونین کونسلوں کی سطح پر نفرت انگیز تقاریر کے خاتمے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں اور اس کے تحت کیا کارروائی ہوئی ہے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت ہر قسم کی مذہبی تقاریر کو بذریعہ فیلڈ سکیورٹی سٹاف و دیگر LEAs کے ساتھ مل کر مانیٹر کیا جاتا ہے اور کسی بھی قسم کی نفرت انگیز تقریر کرنے والوں کے ساتھ zero tolerance رکھی جاتی ہے۔

(ب) ڈویژن ہذا میں نفرت انگیز تقاریر کرنے والوں کے خلاف گزشتہ تین برس میں گیارہ مقدمات درج رجسٹر ہوئے اور چالان داخل عدالت کروائے گئے جن میں سے ایک مقدمہ میں ملزم سزا ہو چکا ہے جبکہ بقیہ مقدمات زیر سماعت عدالت ہیں۔

(ج) ڈویژن ہذا میں مساجد، امام بار گاہوں، مدارس اور دیگر مذہبی مقامات پر علماء کرام و دیگر مقررین کی تقاریر کو مانیٹر کیا جاتا ہے تاہم ڈویژن ہذا کے تمام SDPOs, DPOs اور SHOs کو سختی سے ہدایت کی گئی ہے کہ کسی قسم کی اشتعال انگیز اور توہین آمیز تقریر کرنے والوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! یہ بڑا اہم سوال ہے کیونکہ نیشنل ایکشن پلان کے بارے میں I am sure کہ اس ہاؤس میں اور آپ بھی پچھلی دفعہ نیشنل اسمبلی میں تھے تو you must be aware of this fact کہ نیشنل ایکشن پلان ہمارے ملک کے لئے کتنا ضروری تھا اور اس کو آگے لے جا کر ہمارے ملک کی سالمیت کے اوپر الحمد للہ سب نے بہت کام کیا۔

جناب سپیکر! اب یہ سوال جو میں نے کیا ہے یہ سرگودھا ڈویژن کے بارے میں تھا اب کچھ ایسی معلومات اور کچھ ایسی information's through ہمارے ووٹرز یا تحصیل لیول پر اور ڈسٹرکٹ لیول پر شکایتیں آرہی تھیں کہ جو SOPs بنائے گئے ہیں، جب آپ کی گورنمنٹ آئی تو اس میں یہ ہوتا ہے سوال کا جز (الف) ہے اُس میں جو انہوں نے جواب دیا ہے کہ ہر قسم کی مذہبی تقاریر کو بذریعہ فیلڈ سکیورٹی سٹاف اور LEAs کے مل کر مانیٹر کرتے ہیں اور اس پر zero tolerance ہے بالکل ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر! اس میں میرا سوال یہ ہے کہ جو فیلڈ سکیورٹی سٹاف اور اُن کے متعلقہ جو وہاں پر گراؤنڈر کام کر رہے ہیں اُس کے بارے میں اس جُز کے اندر میری request ہے پہلی بات تو یہ بتا دیں کہ وہ سکیورٹی سٹاف specifically پولیس کے related ہے یا ہمارے آرمی کے related ہے اور ان کے SOPs اس بارے میں کیا ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ معزز ممبر اگر سوال ملاحظہ فرمائیں تو اس میں لکھا گیا ہے کہ نیشنل ایکشن پلان کے تحت سرگودھا ڈویژن میں مدارس اور مساجد میں امامت کے فرائض انجام دینے

والے امام کی رجسٹریشن سے متعلق پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ رجسٹریشن پولیس نہیں کرتی ،انہیں DO Industries رجسٹریشن کرتے ہیں یا سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کے تحت رجسٹریشن کی جاتی ہے لیکن اس کے باوجود پیچھے جز(ب) میں جن جن مساجد علماء کی رجسٹریشن کی گئی ہے اُس کی تفصیل دی گئی ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجہ پرانے پارلیمنٹیرین ہیں میں درخواست ہی کروں گا کہ میرا سوال نمبر 2658 ہی ہے جو میں نے جناب محمد بشارت راجہ سے پوچھا ہے۔ جناب محمد بشارت راجہ سوال نمبر 2659 پر چلے گئے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں معذرت چاہتا ہوں اُس سوال کی فائل اس وقت میرے پاس موجود نہیں ہے میرے پاس فائل سوال نمبر 2659 کی تھی میں نے اُس کا جواب دیا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے سوال نمبر 2658 آپ سے اجازت لے کر پڑھا تھا اگر جناب محمد بشارت راجہ کے پاس اس سوال کا جواب موجود نہیں ہے تو آپ بتادیں اس سوال کو pending کردیں اس سوال کو next time پوچھ لیں گے۔ جیسے آپ کا حکم ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس سوال کو pending کردیں۔

جناب سپیکر: جی، اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال بھی جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 2659 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا ڈویژن میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت
مساجد کے پیش امام اور علماء کرام کی رجسٹریشن سے متعلقہ تفصیلات

*2659: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت سرگودھا ڈویژن میں مدارس اور مساجد میں امامت کے فرائض سر انجام دینے والے امام اور علماء کرام کی رجسٹریشن کی گئی ہے اگر ہاں تو سرگودھا ڈویژن میں کی جانے والی رجسٹریشن کی رپورٹ فراہم کی جائے؟

(ب) گزشتہ تین برس میں سرگودھا ڈویژن میں کتنے مدارس، مساجد اور امام و علماء کرام کی رجسٹریشن کی گئی تفصیلات پیش کی جائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ 1860 کے تحت امام و علماء کرام کی رجسٹریشن نہ کی جاتی ہے۔ تاہم مسجد و مدرسہ کا انتظام و انصرام چلانے کے لئے انجمن رجسٹرڈ کی جاتی ہے۔ امام مسجد مدرسین کی تعیناتی کرنا بھی انجمن کے انتظام و انصرام میں شامل ہے۔

(ب) گزشتہ تین برسوں میں سرگودھا ڈویژن میں سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ 1860 کے تحت رجسٹرڈ کی گئی مساجد اور مدارس کی تعداد درج ذیل ہے:

نام ضلع	مساجد	مدارس
سرگودھا	39	02
میانوالی	28	08
خوشاب	39	09
بھکر	79	37
کل تعداد	185	56

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے میں نے تو serious سوال کرنے ہیں میں 300 کلومیٹر سے ہاؤس کا ٹائم ضائع کرنے نہیں آتا، I very much like to talk forward میں تو وہ بات کروں گا جو اس ہاؤس کے لئے فائدہ مند ہو گی۔ آپ حکم کریں گے تو۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ آپ نے صحیح پوائنٹ آؤٹ کیا ہے اور جناب محمد بشارت راجہ نے کہا ہے کہ ٹھیک ہے اس سوال کو pending کر لیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! اگلا سوال اگر آپ کی اجازت ہو تو کر لوں؟

جناب سپیکر: جی، بالکل کریں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! جز (الف) میں یہ کہہ رہے ہیں کہ سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ 1860 ہے I am sure پتا نہیں ان کے پاس اس کی book ہے کہ نہیں ہے لیکن میں تھوڑا سا پڑھ کر آیا ہوں اُس کے اندر یہ direction دی گئی ہے کہ جو بھی علماء کرام یا جو بھی امام ہوں گے جو متعلقہ سوسائٹیز ہیں وہ اُن کا اندارج کریں گے انہوں نے جواب یہ دیا ہے کہ 1860 ایکٹ کے مطابق وہ رجسٹریشن نہ کی جاتی ہے جو کہ میرے خیال سے غلط ہے، چلیں اگر نہیں کی جاتی تو ہمیں کوئی ایسا طریق کار بتا دیں کہ جو سوسائٹیز پنجاب میں کسی بھی جگہ پر موجود ہیں سرگودھا میں ہوں، گجرات میں ہوں، شیخوپورہ میں ہوں، سیالکوٹ میں ہوں، تو کس ترجیحات کے اوپر جو متعلقہ امام یا وہاں پر جو مدرسہ بنا ہے تو کس کے مطابق اُس کو رجسٹرڈ کیا جاتا ہے کیونکہ جز (الف) میں جو جواب ہے یہ غلط ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں نے گزارش یہ کی ہے کہ سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ کے تحت ہی ان کی رجسٹریشن ہوتی ہے اگر کوئی سوسائٹیز یا انجمن جس طرح انہوں نے بتایا ہے تو وہ بھی پہلے سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ 1860 کے تحت ہی رجسٹرڈ ہوگی پھر اُس کے بعد وہ علماء کی رجسٹریشن کر سکے گی یہ پولیس کے متعلقہ نہیں ہے۔ پولیس اُن سوسائٹیز کو regulate کرتی ہے اور نہ ہی علماء کرام کی رجسٹریشن کرتی ہے۔ DO industries رجسٹریشن کرتا ہے یا محکمہ سوشل ویلفیئر رجسٹریشن کرتا ہے۔

جناب سپیکر: پولیس مدرسوں کو تو deal نہیں کرتی یہ مجھے بھی پتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ ہمارے متعلقہ نہیں ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے ابھی آپ کو request کی ہے میں نے کہا ہے کہ اُس کے مطابق نہیں ہوتی۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ صفحہ نمبر 4 پر پہلی لائن پڑھ لیں۔ جناب محمد بشارت راجہ اپنے جواب کے ہی برخلاف جا رہے ہیں کہہ رہے ہیں اُس کے مطابق رجسٹریشن ہوتی ہے۔ جواب میں لکھا ہے سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ 1860 کے تحت علماء کرام کی رجسٹریشن نہ کی جاتی ہے۔ جناب محمد بشارت راجہ کہہ رہے ہیں کی جاتی ہے تو جیسے آپ کا حکم ہو۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے اس میں تصحیح آگئی ہے۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! معزز ممبر کو تھوڑی سی غلط فہمی ہو رہی ہے "کی جاتی ہے" میں نے کہا ہے کہ سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ 1860 کے mention کرنے کا مقصد ہی یہ تھا اگر اس کے تحت رجسٹریشن نہ کی جاتی ہوتی تو میں اس کو کبھی mention نہ کرتا میرے پاس یہ موجود ہے۔ جو آپ کے پاس clerical mistake آگئی ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میرے پاس جو کاپی ہے آپ کے پاس بھی سارا ہاؤس کا ریکارڈ ہو گا آپ چیک کر لیجئے گا میرا دوسرا ضمنی سوال ہے کہ امام مسجد مدرسین کی تعیناتی کرنا بھی انجمن کے انتظام و انصرام میں شامل ہے۔

جناب سپیکر! اب اس میں آپ سے درخواست یہ کرنی ہے کہ یہ انہوں powers اگر بہتری کے لئے اس کو سمجھا جائے تو اس کو add up کر لیں انہوں نے کہا کہ وہاں ایک لوکل کمیٹی بنا لیتی ہے جو آپ کے پاس بھی ہوں گی، I am sure پورے پنجاب میں ہر جگہ اسی طرح ہی ہیں تو وہ انجمنیں اُس کا طریق کار یا زائچہ یا اُس کے جو ایس او پیز بنائے ہوئے ہیں اُس کے بارے میں ہمیں تھوڑا highlight کر دیں۔ یہ issue کہ اُس کے اوپر کیا کوئی ہوم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے یا کوئی پولیس کی طرف سے یا کوئی بھی army personnel کی طرف سے کوئی ایسے ہیں جو اس کو check and balance کرتے ہیں۔ بہت شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جو general instruction ہوم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جاری کی جاتی ہیں میں اُن کی کاپی معزز ممبر کو فراہم کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: میں آپ کو بتاؤں مدرسوں کو پولیس deal کرتی ہے اور نہ ہی ہوم ڈیپارٹمنٹ deal کرتا ہے ان کو لوکل سوسائٹیز deal کرتی ہیں پھر مدرسوں کے حوالے سے جو important سلسلہ ہے اُن کے syllabus کے حوالے سے یہ علیحدہ علیحدہ بات ہے، syllabus کے لئے فیڈرل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اس کو deal کرتا ہے۔ پنجاب کا ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ deal نہیں کرتا کیونکہ سارے پاکستان میں مدارس ہیں اس کے لئے فیڈرل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اس کو deal کرتا ہے اُس کے بعد کوئی نیا مدرسہ بنانا ہو تو اُس حوالے سے اپنے اپنے صوبوں میں اُس کی رجسٹریشن ہوتی ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے میں تو بہتری کی بات کرتا ہوں پھر اگر اس کے اوپر کوئی اور کمیٹی بنا دی جائے تو بڑی اچھی لیکن آپ نے بڑا بہترین جواب دیا ہے میں آپ کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 2979 جناب شجاعت نواز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1009 محترمہ صدیقہ صاحبداد خان کا ہے۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میں آپ سے request کرتی ہوں کہ میں ان کے behalf پر ہوں۔ میں نے پہلے دن جب اسمبلی join کی تھی تو اس دن بھی میرا سب سے پہلا سوال beggars کے حوالے سے تھا اور میں نے یہ سوال دیا تھا کہ رائیونڈ روڈ پر ایک beggar home موجود ہے جو کہ خالی پڑا ہوا ہے اس کا آج تک کچھ نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ پہلے اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر1009 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ صدیقہ صاحبداد خان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گداگر اور اپاہج بچوں سے بھیک منگوانے سے متعلقہ تفصیلات

***1009: محترمہ صدیقہ صاحبداد خان:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے ہر چھوٹے اور بڑے شہروں کے چوراہوں پر پیشہ ور گداگر، اپاہج اور معصوم بچوں کو نشہ آور دوا دے کر بھیک منگواتے ہیں؟

(ب) جن بچوں کی عمر سکول جانے کی ہے ان سے جو والدین سڑکوں پر بھیک منگواتے ہیں ان کو سزا دینے کی تجویز حکومت کے زیر غور ہے؟

(ج) کیا حکومت ایسے پیشہ ور گداگروں کو عزت سے پیسے کمانے کے لئے متبادل ذرائع فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) اے آئی جی مانیٹرنگ برائے انسپکٹر جنرل آف پولیس پنجاب لاہور۔

تجزیہ سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ بھیک مانگنے والے بچوں کا تعلق پیشہ ور گداگروں کے اپنے خاندانوں سے ہوتا ہے جن کو وہ اس کام کے لئے بچپن سے ہی تربیت دینا شروع کر دیتے ہیں۔

ڈائریکٹر جنرل چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو پنجاب صوبے کے بہت سارے شہروں کے مختلف چوراہوں پر پیشہ ور گداگر بھیک مانگتے ہیں، ان میں کچھ اپاہج بچے بھی شامل ہیں اس کے علاوہ مختلف جگہوں پر خواتین معصوم بچوں کو نشہ آور ادویات کی مدد سے سُلائے رکھتی ہیں اور اُن کی بے بسی اور لاچارگی کی آڑ میں بھیک مانگتی ہیں۔

چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو پنجاب نادار اور بے توجہی اطفال ایکٹ 2004 کے تحت بھیک مانگنے والے بچوں کو اپنی تحویل میں لیتا ہے۔ مزید برآں ایسے والدین جو بچوں کے حقوق کی پامالی کرتے ہیں۔ پنجاب نادار اور بے توجہی اطفال ایکٹ 2004 کی دفعہ 24 اور

مخصوص طریق کار کے تحت ایسے والدین سے بچوں کو حفاظتی تحویل میں لیتا ہے۔اس کے علاوہ Punjab Vagrancy Act 1958 کے تحت پولیس کی ذمہ داری ہے کہ ان کے خلاف کارروائی کرے۔

(ب) اے آئی جی مانیٹرنگ برائے انسپکٹر جنرل آف پولیس پنجاب لاہور۔

ایسے فعل کے سدّباب کے لئے The Punjab Prevention of Beggary Act, 1971 موجود ہے۔کوئی بھی ایسا فرد جو کسی بچے کا کفیل ہو اور سکول کی عمر کے بچے سے بھیک منگوائے وہ اس ایکٹ کی دفعہ 9 کے تحت قابل تعزیر ہے۔گزشتہ دو سالوں میں ایسے افراد کے خلاف کل 4462 مقدمات درج رجسٹر ہوئے جن میں کل 5890 ملزمان گرفتار ہو کر چالان عدالت ہوئے۔

ڈائریکٹر جنرل چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو پنجاب

پنجاب نادار اور بے توجہی اطفال ایکٹ 2004 کی دفعہ 36&36A کے تحت بچوں سے بھیک منگوانا جُرم ہے جس کی سزا پانچ سال قید اور -/100,000 جرمانہ ہے چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو روزانہ کی بنیاد پر چوک چوراہوں میں ریسکیو آپریشن کرتا ہے اور دوران ریسکیو آپریشن بھیک مانگنے والے بچوں کو حفاظتی تحویل میں لے کر چائلڈ پروٹیکشن کورٹ میں قانونی چارہ جوئی کے لئے پیش کرتا ہے۔

(ج) اے آئی جی مانیٹرنگ برائے انسپکٹر جنرل آف پولیس پنجاب لاہور۔

ایسے بچوں کی بحالی اور اُن کی بہتر تعلیم و تربیت کے لئے حکومتی ادارہ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کام کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پنجاب نادار اور بے توجہی اطفال ایکٹ 2004 کی دفعہ 36&36A کے تحت آج تک کتنے لوگوں کو سزا دی گئی ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ پیچھے دیکھیں تو محترمہ صدیقہ صاحبداد خان تشریف لے آئی ہیں اور یہ انہی کا سوال ہے۔ محترمہ صدیقہ صاحبداد خان! آپ کا سوال discuss ہو رہا ہے لہٰذا آپ نے جس مقصد کے لئے اسمبلی میں سوال جمع کروایا تھا اس حوالے سے ایک ضمنی سوال کر لیں۔

محترمہ صدیقہ صاحبداد خان: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز(الف) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے ہر چھوٹے اور بڑے شہروں کے چوراہوں پر پیشہ ور گداگر، اپاہج اور معصوم بچوں کو نشہ آور دوا دے کر بھیک منگواتے ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! وہ بھی یہی سوال کر رہی ہیں کہ پنجاب نادار اور بے توجہی اطفال ایکٹ 2004 کی دفعہ 36A&36 کے تحت آج تک کتنے لوگوں کو سزا دی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! آپ کو یاد ہو گا بھیک مانگنے والے بچوں کے حوالے سے ہمارے دور میں چائلڈ پروٹیکشن ایکٹ بنا تھا جس میں باقاعدہ چوراہوں اور مزاروں سے ایسے لوگوں کو اٹھا لیا جاتا تھا اور پھر کچھ گینگ بھی ہم نے پکڑے جو کہ ان بچوں کو زبردستی بھیک مانگنے پر مجبور کرتے تھے لہٰذا یہ قانون تو already موجود ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! آپ نے بالکل درست فرمایا ہے اگر آپ جواب ملاحظہ فرمائیں تو ہم نے چائلڈ پروٹیکشن کے حوالے سے ہی جواب دیا ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن بیورو نے اس عرصے کے دوران کیا کارروائی کی؟

جناب سپیکر! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں سوال کے جز(ج) کے حوالے سے عرض کر دیتا ہوں کہ ایسے فعل کے سدّباب کے لئے The Punjab Prevention of Beggary Act, 1971 موجود ہے لہٰذا کوئی بھی ایسا فرد جو کسی بچے کا کفیل ہو اور سکول کی عمر کے بچے سے بھیک منگوائے وہ اس ایکٹ کی دفعہ 9 کے تحت قابل تعزیر ہے۔ اس جرم میں ہم نے 4462 مقدمات درج کئے اور 5890 ملزمان کو ہم نے اس حوالے سے گرفتار کیا ہے۔ پنجاب نادار اور بے توجہی اطفال ایکٹ 2004 کی دفعہ 36A&36 کے تحت بچوں سے بھیک منگوانا جُرم ہے جس کی سزا پانچ سال قید اور ایک لاکھ روپے جرمانہ ہے۔ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو اس حوالے سے مسلسل کارروائی کرتا ہے اور اگر آپ چاہیں گے تو اس حوالے سے چائلڈ پروٹیکشن بیورو کی پورے سال کی کارروائی آپ کے سامنے رکھ دیں گے۔

جناب سپیکر! میں آج بھی انتہائی وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ آج بھی یہ ادارہ آپ نے جس سوچ کے تحت قائم کیا تھا اسی سوچ کے تحت کام کر رہا ہے اور ایک فعال طریقے سے کام کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! یہ ادارہ تو کام کر رہا ہے اور باقاعدہ جتنے بھی چوک یا مزار ہیں اور جہاں بھی کہیں ایسے بچوں کی اطلاع ملتی ہے یہ ادارہ فوری طور پر ایکشن میں آتا ہے اور وہاں سے بچوں کو اُٹھا کر لے جاتے ہیں اور پھر اس ایکٹ کے تحت ایک پورا طریق کار ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! آپ نے درست فرمایا ہے اور انیس مقدمات ابھی recently past میں درج کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ صدیقہ صاحبداد خان!

محترمہ صدیقہ صاحبداد خان: جناب سپیکر! مجھے خوشی ہے کہ ان مانگنے والے بچوں کی تعداد کم ہو گئی ہے لیکن ایک اور problem ہے جس کے بارے میں، میں آپ کو بتانے کا سوچ رہی تھی وہ یہ ہے کہ نوجوان لڑکیاں منہ چھپا کر چوراہوں پر کھڑے ہو کر مانگتی ہیں اب میرا دل کرتا ہے کہ میں ان کو پیسے دوں لیکن میرے بچے کہتے ہیں کہ ان کو پیسے مت دیں ورنہ ان کو مانگنے کی عادت پڑ جائے گی۔ میرے خیال میں وہ لڑکیاں غریب ہی ہیں لیکن اب آپ بتائیں کہ ہم کیا کریں؟

جناب سپیکر: محترمہ! اگر ان بچیوں کے شناختی کارڈ بنے ہوئے ہیں تو ان کے لئے پی ٹی آئی کی گورنمنٹ کا احساس پروگرام چل رہا ہے اور بڑی کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس طرح کی بالغ لڑکیاں یا بالغ لوگ جو کہ چوک میں کھڑے ہو کر بھیک مانگتے ہیں تو ان کے خلاف باقاعدہ کارروائی ہوتی ہے اور روزانہ کی بنیاد پر ہوتی ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ جب ہم ان کو پکڑتے ہیں تو وہ پھر کسی بھی طریقے سے bail کروا کے باہر آ کر دوبارہ بھیک مانگنا شروع کر دیتے ہیں حالانکہ جس طرح آپ نے فرمایا ہے کہ اس وقت موجودہ حکومت نے احساس پروگرام کے تحت جو مستحق لوگ ہیں ان کو باقاعدہ مالی امداد دی ہے لیکن اس کے باوجود جو

professionalلوگ ہیں وہ اپنی حرکتوں سے باز نہیں آتے لیکن پولیس روزانہ کی بنیاد پر کارروائی کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ !وہ حکومت سے امداد بھی لے لیتے ہیں اور پھر اس کے بعد دوبارہ مانگنا بھی شروع کر دیتے ہیں۔ یہ تو پھر ایک بیماری ہے لہٰذا آپ پھر دعا کریں کہ اس بیماری کا کوئی حل نکل آئے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر !میں معزز وزیر قانون سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے پہلے بھی ایک دن ان سے اس حوالے سے گزارش کی تھی کہ اس کو aggressively لیں۔ اگر ابھی وزیر قانون کے پاس ٹائم ہے تو ابھی مال روڈ پر چلے جاتے ہیں اور آپ دیکھیں گے لوگوں نے بچوں کو انجکشن لگائے ہوتے ہیں اور ان بچوں کو اپنے کاندھوں پر بٹھایا ہوتا ہے۔ چائلڈ پروٹیکشن بیورو بہت اچھا کام کر رہی ہے لیکن پولیس ان کا اُس لیول پر ساتھ نہیں دیتی اس لئے جن کو چائلڈ پروٹیکشن والے پکڑیں ان کی رجسٹریشن کر لیں کیونکہ جن کو یہ پکڑتے ہیں وہ پھر دوبارہ اسی جگہ پر کھڑے نظر آتے ہیں تو یہ ایک بہت غلط picture paintہوتی ہے لہٰذا ہمیں unanimouslyاس حوالے سے کچھ کر لینا چاہئے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ !میرے خیال میں چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے انچارج بہت اچھا کام کر رہے ہیں ان کو آپ ذرا اس حوالے سے گائیڈ کریں کہ کوئی ایسا سسٹم بنائیں کہ جن کو یہ پکڑیں ان کی باقاعدہ رجسٹریشن ہو تاکہ پھر پتا چل جائے گا کہ کون لوگ اس میں ملوث ہیں اور یہ کیا کر رہے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر !ڈائریکٹر چائلڈ پروٹیکشن بیورو یہاں پر موجود ہیں انہوں نے نوٹ کر لیا ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ اس پر عملدرآمد ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جناب محمد ارشد ملک! آپ ناراض ذرا کم ہوا کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! نہیں، نہیں، آپ سے ناراض نہیں ہو سکتے۔ آپ کی مہربانی ہے۔ سوال نمبر 1682 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال کے تھانہ جات میں
پولیس تشدد سے ہلاک شدگان سے متعلقہ تفصیلات

*1682: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال کے تھانہ جات میں جنوری 2017 سے آج تک کتنے ملزم / افراد تشدد سے ہلاک ہوئے ان کے نام و پتا کی تفصیل تھانہ وار فراہم کریں؟

(ب) جن جن پولیس افسران / اہلکاران کے تشدد سے ہلاکتیں ہوئیں ان کے نام، عہدہ اور ان کے خلاف ہونے والی تادیبی کارروائی سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا حکومت ضلع ساہیوال میں ملزمان / عوام الناس پر پولیس کے بہیمانہ تشدد کو روکنے کا ارادہ کب تک رکھتی ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(لف) ضلع ساہیوال کے تھانہ جات میں جنوری 2017 سے آج تک کوئی بھی ملزم / شخص تشدد سے ہلاک نہ ہوا ہے۔ تاہم تھانہ فتح شیر میں پولیس پر تشدد کا الزام لگایا گیا تھا جس پر مقدمہ نمبر 18/583 مورخہ 26.12.18 بجرم 302 ت پ تھانہ فتح شیر درج ہوا جو کہ دوران تفتیش بمطابق میڈیکل رپورٹ تشدد ثابت نہ ہوا اور مقدمہ خارج ہوا جو کہ sent up ہو چکا ہے۔

(ب) Nil

(ج) ضلع ہذا میں کسی شخص پر تشدد نہ کیا جاتا ہے۔اس قسم کا وقوعہ سرزد ہونے کی صورت میں متعلقہ پولیس ملازمان کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ ذرا سوال ملاحظہ فرمالیں یہاں پر ہمارے وزیر قانون بھی بیٹھے ہیں میں نے اپنے سوال کے جز(الف) میں پوچھا تھا کہ ضلع ساہیوال کے تھانہ جات میں جنوری2017 سے آج تک کتنے ملزم / افراد تشدد سے ہلاک ہوئے ان کے نام و پتا کی تفصیل تھانہ وار فراہم کریں اور میں نے اپنے سوال کے جز(ب) میں پوچھا تھا کہ جن جن پولیس افسران / اہلکاران کے تشدد سے ہلاکتیں ہوئیں ان کے نام اور عہدہ سے آگاہ کریں تو مجھے جواب میں بتایا گیا ہے کہ ضلع ساہیوال کے تھانہ جات میں جنوری 2017 سے آج تک کوئی بھی ملزم / شخص تشدد سے ہلاک نہ ہوا ہے۔ تاہم تھانہ فتح شیر میں پولیس پر تشدد کا الزام لگایا گیا تھا۔ جس پر مقدمہ نمبر 18 / 583 مورخہ 2018-12-26 بجرم 302 ت پ تھانہ فتح شیر درج ہوا جو کہ دوران تفتیش بمطابق میڈیکل رپورٹ تشدد ثابت نہ ہو سکا اور مقدمہ خارج ہو گیا اور چالان عدالت کو sent up ہو چکا ہے اور جز(ب) کے جواب میں nil لکھ دیا ہے۔

جناب سپیکر! اب میں آپ سے راہنمائی لینا چاہتا ہوں کہ میں جواب کے جز(الف) کو درست مانوں یا جز(ب) کو درست مانوں؟ ایف آئی آر میں جو ملزمان تھے ان کے نام دینے میں کیا قباحت تھی؟ کم از کم ہاؤس کو تو بتائیں کہ کون کون سے اہلکاران ذمہ داران تھے، یہ بات تو بعد کی ہے کہ وہ درست ثابت ہوا یا غلط لیکن ایف آئی آر تو درج ہوئی تھی۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے کہا ہے کہ ایک مقدمے میں تشدد کا الزام لگا تھا بعد میں انکوائری ہوئی میڈیکل رپورٹ آئی اور میڈیکل رپورٹ کے مطابق وہ الزام درست ثابت نہیں ہوا۔ مقدمہ خارج ہو چکا ہے، جب مقدمہ ہی خارج ہو گیا اور کسی پر تشدد کا الزام ثابت نہیں ہوا تو میں کون سے پولیس افسر کا یہاں نام بتاؤں کہ تشدد کرنے پر ہم نے اس کے خلاف کارروائی کی

ہے۔ ہم نے اس صورت میں کارروائی کرنی تھی جب وہguilty قرار دیا جاتا لیکن جب وہguilty ہی قرار نہیں دیا گیا تو اس لئےnil لکھا ہے۔ ایک کیس رپورٹ ہوا تھا جو خارج کر دیا گیا اور اس میں کوئی پولیس افسر ملوث نہیں تھا اگر کوئی ملوث ہوتا تو میں نام بھی دے دیتا اور اس کے خلاف جو کارروائی ہوتی وہ بھی بتا دیتا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میںspecific سوال پر رہنا چاہتا ہوں۔ آپ کے علم میں ہے کہ سانحہ ساہیوال میں جنہوں نے سب کے سامنے نہتے لوگوں پر گولیاں برسائیں وہ بندے بھی بے گناہ ہو گئے اور سانحہ ساہیوالmanage ہو گیا۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر قانون کی خدمت میں دوبارہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک ایف آئی آر درج ہوئی جس میں ایک بندہ تشدد سے ہلاک ہوا، اس کے گھر والوں نے احتجاج کیا روڈ بلاک کیا اور وہ لواحقین آج تک عدالتوں کے چکر لگا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ رپورٹsent to court ہو چکی ہے یہ تو ہمیشہ ایسے ہی ہوتا ہے۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایک سوال دیا گیا اور اس پر جو گفتگو ہو رہی ہے یہ رہتی دنیا تک کاغذوں میں رہے گی۔

جناب سپیکر! میں تو صرف اتنا پوچھ رہا ہوں کہ ایک ایف آئی آر درج ہوئی کہ پولیس نے ایک بچے کو دوران حراست قتل کیا جس پر دفعہ 302 لگا تو ان ملزمان کے نام ایوان میں پیش کرنے میں کیا قباحت تھی؟ جب ایک ایف آئی آر درج ہو گئی تو اس کے ملزمان کے نام کیوں نہیں دیئے جا رہے چاہے بعد میں جو مرضی ہو جائے لیکن نام دینے چاہئیں۔

جناب سپیکر! محکمے نے جواب میں میری بات کوconfirm کیا ہے کہ دفعہ 302 کی ایف آئی آر آئی ہے اور یہ اکلوتی ایف آئی آر ہے۔ یہ نہیں کہ دو، دس یا سو ایف آئی آرز ہیں اور لمبا کام تھا لیکن ایک ایف آئی آر کے ملزمان کا نام دینے میں کیا قباحت ہے؟

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):
جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں پہلی بات تو یہ ہے کہ جب ایک ایف آئی آر درج ہوئی وہ ایف آئی آر خارج ہو گئی۔ جب ملزم ہی کوئی نہیں تو میں کس کا نام بتاؤں، جس پر الزام تھا کیا میں اس کا نام یہاں لینا شروع کر دوں؟ الزام پر تو اس طرح بات نہیں ہو سکتی۔

جناب سپیکر! معزز ممبر نے دوسری بات سانحہ ساہیوال کے متعلق کی ہے - سانحہ ساہیوال کی انکوائری ہوئی، معزز ممبر کا تعلق بھی ساہیوال سے ہے اگر آپ یہ محسوس کرتے تھے کہ وہاں پر زیادتی ہوئی ہے اور وہاں پر غلط طور پر دباؤ ڈال کر کارروائی کی جا رہی ہے تو آپ کا فرض بنتا تھا کہ مدعی کو چھوڑ دیتے اور آپ سینہ چوڑا کر کے سامنے آجاتے کہ میرے حلقے میں یہ زیادتی ہو رہی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا ضمیر اس لئے مطمئن ہے کہ ہم نے انکوائری کروائی، اس کے بعد پرچے دیئے، پرچوں کے بعد گرفتاریاں کیں۔ اگر صلح کر لیتے ہیں تو وہ گھر والوں کا فعل ہے لیکن گورنمنٹ کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے - آپ کے دور میں تو سانحہ ماڈل ٹاؤن کی انکوائری تک نہیں ہو سکی۔

معزز ممبران حزب اقتدار: شیم شیم۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مجھے بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر: بات ہو گئی ہے، اب آپ چھوڑ دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! وزیر قانون نے میرا نام لے کر بات کی ہے اس لئے مجھے جواب دینے دیں۔

جناب سپیکر: پھر بات پولیس مقابلوں میں آجائے گی پھر آپ کہیں گے کہ اس دور کی بات نہ کریں۔ آپ چھوڑیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! وزیر قانون نے مجھے target کیا ہے اس لئے مجھے جواب دینے دیں۔

جناب سپیکر: آپ کے سوال کا جواب آ گیا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگلا سوال بھی میرا ہی تھا۔

جناب سپیکر: آپ نے سوال کا نمبر نہیں بولا اس لئے اب وہ سوال گزر گیا ہے اور ہم اگلے سوال پر آ گئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مجھے سوال کرنے دیا جائے۔

جناب سپیکر: آپ کے چار سوال آ گئے ہیں اب کسی اور کو بھی کرنے دیں۔اچھا ابھی آپ بیٹھیں وہ سوال بعد میں لے لیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: چلو ٹھیک ہے۔آپ کا سوال نمبر 1683 پینڈنگ کیا جاتا ہے۔جی، محترمہ! آپ کا سوال نہیں لینے دے رہے تھے بڑی مشکل سے لیا ہے۔اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! سوال نمبر 2621 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں کیمیکل والی ڈور کی تیاری و فروخت سے متعلقہ تفصیلات

*** 2621: محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پتنگ اڑانے والی قاتل ڈور کے بنانے کا گھناؤنا کاروبار صوبہ بھر میں جاری ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کیمیکل والی اس ڈور کی تیاری و فروخت ایک جرم ہے؟

(ج) اگر جز (الف اور ب) کے جوابات اثبات میں ہیں تو محکمہ نے اس کے سدباب کے لئے کیا مؤثر اقدامات اٹھائے ہیں ان کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ پتنگ اُڑانے والی دھاتی ڈور کا غیر قانونی کاروبار صوبہ بھر میں جاری ہے۔

(ب) جی، ہاں! یہ بھی درست ہے کہ دھاتی دوڑ کی تیاری اور فروخت ایک جرم ہے جس کے تدارک کے لئے The Punjab Prohibition of Kite Flying Ordinance 2001 کی دفعات نمبر 3اور 4موجود ہیں۔

(ج) اب تک اس آرڈیننس کے تحت صوبہ بھر میں 2194 مقدمات درج رجسٹر ہو چکے ہیں جن میں سے 2451ملزمان گرفتار ہو کر چالان عدالت ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! سوال کے جز(الف) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ پتنگ اڑانے والی قاتل ڈور کے بنانے کا گھناؤنا کاروبار صوبہ بھر میں جاری ہے؟

جناب سپیکر! جس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ جی ہاں یہ درست ہے کہ پتنگ اڑانے والی دھاتی ڈور کا غیر قانون کاروبار صوبہ بھر میں جاری ہے۔ مزید یہ کہ اس کے جز(ج) میں یہ بتایا گیا کہ 2194 مقدمات درج ہوئے۔ میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ مقدمات کب سے کب تک یعنی کتنے دورانیے میں درج ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جس دن محترمہ نے سوال دیا اور وہ سوال محکمے کو دیا گیا یہ اس دن تک کے مقدمات ہیں۔ اس کے بعد کل تک کے مقدمات کی علیحدہ فہرست موجود ہے لیکن ہم نے جواب میں 2194 مقدمات لکھے تھے چونکہ جس دن جواب جمع کرایا گیا اس وقت تک 2194 مقدمات ہی درج ہوئے تھے۔

جناب سپیکر: دراصل یہ مسئلہ پرانا چل رہا ہے اس لئے اس طرح ہے۔ ویسے آپ کی بات کی ایک چیز بالکل صحیح ہے کہ ساری حکومتوں میں یہ ہوتا رہا ہے۔ وزیر قانون! اس طرح کی بات ہونی چاہئے کہ جہاں یہ ڈور بنتی ہے ان بنانے والوں کے خلاف ایکشن ہونا چاہئے تاکہ یہ ڈور بازار میں ہی نہ آئے چونکہ واقعی اس سے بڑے حادثے ہوئے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! آپ کا فرمانا بالکل درست ہے، جو یہ ڈور بناتے ہیں ان کے خلاف ہی کارروائی کی جاتی ہے۔ اس وقت لاہور میں یہ کاروبار کافی حد تک کم ہو چکا ہے لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ باقی صوبوں سے یہ ڈور تیار کروا کر لاہور میں لائی جاتی ہے اور پھر اسے فروخت کیا جاتا ہے۔ ہم فروخت کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرتے ہیں، بنانے والوں کے خلاف کارروائی کرتے ہیں اور ڈور استعمال کرنے والوں کے خلاف بھی کارروائی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ نے سوال کے ذریعے صحیح نشاندہی کی ہے واقعی یہ ایک بہت ہی problem ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! actually آئے روز اس دھاتی ڈور کے ہاتھوں کوئی نہ کوئی اندھا قتل ہوتا ہے کبھی کوئی بچہ اور کبھی کوئی جوان قتل ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! یہ سوال پوچھنے کا میرا مقصد یہی ہے کہ یہاں بتایا گیا ہے کہ فروخت کرنے والے 2194 لوگوں کے خلاف مقدمات ہوئے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ جو ڈور تیار ہو رہی ہوتی ہے اسے روکنے کے لئے ہم نے کیا حکمت عملی اپنائی ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! وزیر قانون نے وہی کہا ہے کہ یہاں پنجاب میں ان کے خلاف ایکشن ہوتا ہے لیکن جب تک باقی صوبے مثال کے طور پر اگر کوئی سندھ سے تیار کر کے ادھر لائے گا تو اس کا تو پتا نہیں چلتا۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! ہم نے اپنے گھر پنجاب کو اس سے محفوظ رکھنا ہے تو اس پر بھی ہمیں مل بیٹھنے کی ضرورت ہے۔ جب دوسرے صوبوں سے ہمارے صوبے میں یہ ڈور آتی ہے تو اسے روکنے میں بھی تو ہم بے بس نہیں ہو سکتے اور ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر تو نہیں بیٹھ سکتے۔

جناب سپیکر! میں یہی چاہتی ہوں کہ اس کے سدّباب کے لئے، اس کی ترسیل روکنے کے لئے کوئی حکمت عملی اپنائی جائے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں وزیر قانون یہی بات باور کرائی گئی ہے، آپ کی نشاندہی صحیح ہے اور انشاءاللہ اس پر عمل ہو گا۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال نمبر 2628 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: سی آئی اے پولیس ملازمین
کی تعداد اور بجٹ 19-2018 میں اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*2628: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد سی آئی اے پولیس میں کتنے ملازمین عہدہ اور گریڈ وار تعینات ہیں؟

(ب) سی آئی اے فیصل آباد میں کانسٹیبل، اے ایس آئی، سب انسپکٹر اور انسپکٹر جو یہاں پر تعینات ہیں کے ناموں کی تفصیل مع عہدہ بتائیں؟

(ج) کتنے ملازمین عرصہ دراز سے فیصل آباد سی آئی اے ونگ میں کام کر رہی ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کتنے ملازمین کے خلاف محکمانہ اور قانونی کارروائی چل رہی ہے ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ہ) سی آئی اے فیصل آباد کے مالی سال19-2018 کے اخراجات کی تفصیل مد وار بتائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) انسپکٹرز دو(BS-16)،سب انسپکٹرز چار(BS-14)،
اسسٹنٹ سب انسپکٹرز دس(BS-11)،
ہیڈ کانسٹیبلز دس(BS-9)،کانسٹیبلز37(BS-7)

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) دو کانسٹیبلز 2014 سے بطور کمپیوٹر آپریٹر اور انتھر وکلرک تعینات ہیں ان کے علاوہ کوئی بھی ملازم عرصہ دراز سے تعینات نہ ہے یہ دونوں ملازمان ٹیکنیکل اور شناخت کے کام میں ماہر ہیں اس وجہ سے ان کو تبدیل نہیں کیا گیا۔

(د) چار ملازمین کے خلاف محکمانہ کارروائی چل رہی ہے۔
سب انسپکٹر محمد افضل / 22 F(BS-14)،اے ایس آئی فہد علی / 535F ((BS-11)
ہیڈ کانسٹیبل اصغر علیHC /20(BPS-09)کانسٹیبل عنصر الطاف/6371C(BPS-07)

(ہ) سی آئی اے فیصل آباد علیحدہ فورس نہ ہے بلکہ سی آئی اے فیصل آباد ڈسٹرکٹ پولیس فیصل آباد کا حصہ ہے جس کے لئے علیحدہ بجٹ مختص نہ ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جواب میں گریڈ16 کے انسپکٹر کی تعداد دو بتائی گئی ہے۔ کیا ان انسپکٹرز کی سی آئی اے میں تعیناتی کسی مخصوص عرصہ کے لئے کی جاتی ہے یا عرصہ کا تعین نہیں کیا جاتا اور جب ان کے خلاف کوئی درخواست آتی ہے تو پھر ان کو تبدیل کیا جاتا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! کوشش یہ کی جاتی ہے کہ ان کی سی آئی اے میں تعیناتی کے لئے مدت ملازمت کے عرصہ کا تعین کر لیا جائے لیکن پولیس میں عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ ان کا tenure مکمل ہونے سے پہلے ہی ٹرانسفر کر دی جاتی ہے۔ ٹرانسفر کے سلسلے میں کوئی ایسا hard and fast rule نہیں ہے۔ اگر کسی کے خلاف کوئی شکایت آتی ہے تو وہ تعیناتی کے فوراً بعد بھی ٹرانسفر ہو سکتا ہے اور

اگر کوئی اچھا کام کر رہا ہے تو زیادہ عرصہ کے لئے بھی تعینات رہ سکتا ہے۔ بہرحال اس میں کوئی hard and fast rule نہیں ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! وزیر قانون نے بالکل ٹھیک فرمایا ہے اور میں ان کی بات سے agree کرتا ہوں لیکن فیصل آباد میں issue یہ ہے کہ جو ملازمین سی آئی اے میں تعینات ہوتے ہیں وہ صرف دس دن کے لئے اپنی ٹرانسفر کسی اور جگہ کروا لیتے ہیں اور پھر واپس سی آئی اے میں آ جاتے ہیں۔ اس طرح ان کی تعینات کی تاریخ نئے سرے سے شروع ہو جاتی ہے اور وہ زیادہ عرصہ سی آئی اے میں ہی تعینات رہتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے متعلقہ CPO/RPO سے بات کرنے کی ضرورت ہے کہ جو لوگ بار بار سی آئی اے میں تعینات ہوتے ہیں ان کو روکا جائے کیونکہ جو لوگ سی آئی اے میں تعینات ہوتے ہیں وہ شہر کے ہر علاقے میں جا کر منتھلی اکٹھی کرتے ہیں، وہ ہر علاقے میں جا کر raid کرتے ہیں اور لوگوں کو ہراساں کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری آپ کی وساطت سے وزیر قانون سے یہ گزارش ہے کہ جو لوگ صرف دس دن کے لئے سی آئی اے سے باہر ٹرانسفر ہوتے ہیں اور دس دن بعد دوبارہ واپس سی آئی اے میں آ جاتے ہیں ایسے لوگوں کا کوئی سدّباب کیا جائے اور ان کو اس عمل سے روکا جائے۔ پولیس ملازمین ایک ضلع یا صوبہ پنجاب کے لئے بھرتی ہوئے ہیں اور انہوں نے ایک ضلع یا صوبہ میں نوکری کرنی ہوتی ہے نہ کہ انہوں نے صرف سی آئی اے میں نوکری کرنی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! معزز ممبر کی یہ اچھی تجویز ہے لیکن فی الحال کوئی بھی انسپکٹر طویل عرصہ سے سی آئی اے فیصل آباد میں تعینات نہیں ہے۔ صرف دو ملازمین ایسے ہیں کہ جن کا تعلق field سٹاف سے نہیں بلکہ ٹیکنیکل سٹاف سے ہے وہ کافی عرصہ سے وہاں پر تعینات ہیں۔

جناب سپیکر! معزز ممبر کی تجویز بڑی مثبت ہے اور اس کی روشنی میں محکمہ کو ہدایت کی جائے گی کہ جو لوگ مختصر عرصہ کے لئے، tenure break کرنے کے لئے ٹرانسفر ہوتے ہیں انہیں discourage کیا جائے اور اس trend کو ختم کیا جائے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ !یہ بات بالکل صحیح ہے کہ اس کو as a parking lot استعمال نہ کریں کہ کچھ دن لئے سی آئی اے سے ٹرانسفر ہوئے اور واپس پھر وہیں پر آ گئے۔ اگلا سوال بھی جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر !سوال نمبر 2629 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد شہر میں تھانہ جات، چوکیاں اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***2629: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد شہر کی حدود میں کتنے تھانہ جات اور چوکیاں ہیں ان میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) فیصل آباد شہر کی حدود میں کون کون سی فورس امن عامہ کے لئے تعینات ہیں ان میں ملازمین کی تفصیل عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ج) ان کے ماہانہ اخراجات کی تفصیل علیحدہ علیحدہ فراہم کی جائے؟

(د) ان کے پاس کتنی گاڑیاں اور موٹر سائیکل ہیں؟

(ہ) ان کو کیا کیا سہولیات حکومت فراہم کرتی ہے؟

(و) فیصل آباد شہر میں پچھلے چھ ماہ میں جرائم کی شرح کی تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) فیصل آباد شہر کی حدود میں کل 41 تھانہ جات اور 45 چوکیاں ہیں جبکہ 3105 ملازمین فرائض منصبی سرانجام دے رہے ہیں

(ب) فیصل آباد شہر کی حدود میں ذیل فورس امن عامہ کے لئے تعینات ہیں۔

1۔ پنجاب پولیس 2۔ ایلیٹ فورس 3۔ ڈولفن فورس

عہدہ اور گریڈ وار تفصیل:

انسپکٹرز=(BS-16) 50، سب انسپکٹر=(BS-14)365،

اسسٹنٹ سب انسپکٹر=(BS-11) 721، ہیڈ کانسٹیبل=(BS-09)894،

کانسٹیبلز=(BS-07)5582

(ج)	انسپکٹرز(BS-16)	=	4499100
	سب انسپکٹرز(BS-14)	=	26598312
	اسسٹنٹ سب انسپکٹرز(BS-11)	=	41024900
	ہیڈ کانسٹیبل(BS-09)	=	46277910
	کانسٹیبلز(BS-07)	=	266328384

(د) کل گاڑیاں= 106، کل موٹر سائیکلز= 306

(ہ) ان کو درج ذیل سہولیات میسر ہیں:

1. گشت کے لئے سرکاری گاڑیاں اور موٹر سائیکل فراہم کئے گئے ہیں۔
2. کیمونیکیشن کے لئے وائرلیس سیٹ فراہم کئے گئے ہیں۔
3. ملازمان اور افسران کے علاج معالجہ کے لئے سرکاری ہسپتال پولیس لائن میں ہے۔
4. ملازمان اور افسران کی رہائش کے لئے سرکاری کوارٹرہیں۔

(و) فیصل آباد شہر میں پچھلے چھ ماہ میں جرائم کی شرح کی تفصیل مقابلتاً کرائم سال 2018-19، 01-01-2018/19تا30-06-2018/19

ہیڈز	سال2019	سال2018	فیصد
کل کرائم	19928	16539	20فیصد+
قتل	147	161	09فیصد-
اقدام قتل	201	167	20فیصد+
ڈکیتی	52	21	148فیصد+
راہزنی	965	638	51فیصد+
وہیکل چوری	672	607	11فیصد+

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز(الف) میں پوچھا ہے کہ فیصل آباد شہر میں کل کتنے تھانہ جات ہیں؟ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ فیصل آباد شہر کی حدود میں کل 41 تھانہ جات ہیں۔ ان میں سے کچھ تھانہ جات زیر تعمیر ہیں اور پچھلے دو سال سے ان کو پیسے نہیں دیئے جا رہے۔ یہ ongoing schemes ہیں۔ کیا وزیر قانون ان تھانہ جات کی عمارتوں کو مکمل کرنے کے لئے فنڈ release کرنے کی کوئی یقین دہانی کرواتے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں ایک تصحیح کر دوں کہ فیصل آباد میں اس وقت 41 نہیں بلکہ 42 تھانہ جات ہیں کیونکہ اس دوران ایک مزید تھانہ بن گیا تھا۔ پنجاب میں تقریباً ایک سو سے زائد ایسے تھانے تھے جو کہ زیر تعمیر تھے اور ان کی تعمیر مکمل نہیں کی جا رہی تھی۔ یہ پہلی مرتبہ ہوا ہے کہ موجودہ حکومت نے ان تھانہ جات کی عمارتوں کو مکمل کرنے کے لئے ایک خطیر رقم مختص کی ہے۔ جن تھانہ جات کی عمارتیں نامکمل ہیں ان کو مکمل کرنے کے لئے ہم کوشش کر رہے ہیں اور بہت جلد انشاءاللہ تعالیٰ یہ عمارتیں مکمل ہو جائیں گی۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال کے جز (ب) کا جواب دیا گیا ہے کہ فیصل آباد شہر کی حدود میں امن عامہ کے لئے پنجاب پولیس، ایلیٹ فورس اور ڈولفن فورس تعینات ہے۔ اب ہوتا یہ ہے کہ ڈولفن فورس والے گاڑیوں کو روکتے ہیں۔ پہلے وہ مجرموں کی نشاندہی کرتے تھے اور پولیس کی presence بتاتے تھے۔ یہاں تک تو چلیں ٹھیک ہے لیکن اب ڈولفن فورس والے لوگوں کو گاڑیوں سے باہر نکال کر چیک کرتے ہیں اور اگر گاڑی میں کوئی خاتون بیٹھی ہوئی ہے تو اس کا بھی کوئی خیال نہیں کیا جاتا۔ فیصل آباد میں ڈولفن فورس کے حوالے سے CPO کے پاس کافی زیادہ شکایات on record موجود ہیں۔ ڈولفن فورس نے موبائل گشت کرنا ہوتا ہے یا کسی مجرم کا پیچھا کرنا ہوتا ہے۔ کیا وزیر قانون کوئی ایسا میکنزم بنانا چاہتے ہیں کہ ڈولفن فورس وہی کام کرے جو کہ اس کی ذمہ داری ہے؟ ان سے ڈسٹرکٹ پولیس یا تھانہ کی پولیس کا کام نہ لیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! معزز ممبر کا فرمانا درست ہے کہ ڈولفن فورس جس مقصد کے لئے قائم کی گئی ہے اسے اسی کے لئے استعمال کیا جانا چاہئے۔ یہ شکایت واقعی آتی ہے کہ ڈولفن فورس ویسے ہی عام شہریوں کو چیک کرنے کی کوشش کرتی ہے لیکن اس سلسلے میں ان کے خلاف کارروائی بھی کی جاتی ہے۔ فیصل آباد پولیس کو بالخصوص لکھا جائے گا کہ وہ اس سلسلے میں ڈولفن فورس کے لئے SOPs develop کریں اور جو کام ان کو تفویض کیا گیا ہے وہ اس کے علاوہ دوسرا کام نہ کریں۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! جب ڈولفن فورس بنائی گئی تھی تو کیا پہلے ان کی کوئی ٹریننگ ہوئی تھی؟ جیسے ہم نے پٹرولنگ پوسٹیں بنائی ہیں تو ان کی پہلے selection ہوئی اور پھر ان ملازمین کی باقاعدہ ٹریننگ کروائی گئی تھی اور انہیں اپنے کام کا بخوبی علم تھا۔ کیا ڈولفن فورس کی کوئی باقاعدہ ٹریننگ ہوئی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! دہشت گردی کو combat کرنے کے لئے ان کی ٹریننگ کروائی گئی تھی۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! کتنے پیریڈ کے لئے ان کی ٹریننگ کروائی گئی تھی؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ڈولفن فورس کے جوانوں کو 9 ماہ کی ٹریننگ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! کیا انہوں نے وردیاں پہلے پہن لی تھیں اور ان کی ٹریننگ بعد میں ہوئی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ایسا نہیں ہے بلکہ پہلے ان کی ٹریننگ ہوئی ہے اور وردیاں بعد میں دی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں ہم SOPs پر عملدرآمد کروانے کے لئے پوری کوشش کریں گے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! ان کو اتنے heavy موٹر سائیکل دے دیئے گئے ہیں کہ وہ ملزم سے آگے نکل جاتے ہیں اور اب ان میں سے زیادہ تر موٹر سائیکل کباڑ خانے میں پڑے ہوئے ہیں۔ ان کو جو وردی دی گئی ہے وہ تو سردی میں بھی نہیں پہن سکتے کیونکہ یہاں ہمارے ہاں برف نہیں پڑتی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں صرف یہی عرض کروں گا کہ ڈولفن فورس قائم کرنے کا فیصلہ جس حکومت نے کیا تھا اب وہ نہیں ہے۔ ہم پوری کوشش کریں گے کہ ڈولفن فورس کی اصلاح کی جائے۔

جناب سپیکر: جی ہاں! بالکل۔ آپ اس ڈولفن فورس کی اصلاح کر لیں۔ اسے ختم نہ کریں بلکہ اس کی اصلاح کر لیں۔ جس طرح مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے ٹریفک وارڈن کا بیڑا غرق کر دیا تھا اس طرح نہ کیا جائے بلکہ ان میں بہتری لائی جائے اور ان کا جو کام ہے یہ وہی کریں۔ اگلا سوال محترمہ سیمابیہ طاہر کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب سپیکر! سوال نمبر2642 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی ڈویژن میں نفرت آمیز تقاریر
کی روک تھام کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*2642: **محترمہ سیمابیہ طاہر:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت نفرت آمیز تقاریر کے خاتمے کے لئے راولپنڈی ڈویژن میں کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) نفرت آمیز تقاریر کے خلاف گزشتہ تین برس میں راولپنڈی ڈویژن کے اضلاع میں کتنے مقدمات درج ہوئے اور کتنے لوگوں کو سزائیں دی گئی ہیں؟

(ج) راولپنڈی ڈویژن کے اضلاع، تحصیل اور یونین کونسلوں کی سطح پر نفرت آمیز تقاریر کے خاتمے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں اور اس کے تحت کیا کارروائی ہوئی ہے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) سٹی پولیس آفیسر راولپنڈی:

نیشنل ایکشن پلان کے تحت راولپنڈی میں ضلع کی سطح پر CPO اور ڈپٹی کمشنر راولپنڈی کے دفاتر میں وقتاً فوقتاً ضلع امن کمیٹی کے اجلاس منعقد کرائے جاتے ہیں جس میں فقہ جعفریہ اور فقہ حنفیہ کے علماء کرام شرکت کرتے ہیں جنہوں نے اس بات کی یقین دہانی کروائی ہے ہم خود نفرت آمیز تقاریر کریں گے اور نہ ہی کسی عالم یا ذاکر کو دعوت دیں گے جو نفرت آمیز تقاریر کرتا ہو نیز ایسے علماء کرام جو کہ ماضی میں نفرت آمیز تقاریر کے مرتکب ہوتے

رہے ہیں ان پر ضلع بندی کے احکامات جاری کئے گئے ہیں۔ضلع راولپنڈی کے امام بار گاہوں کے متولی حضرات اور جلوسوں کے بانی حضرات نے ضابطہ اخلاق کی مکمل پاسداری کرنے کی یقین دہانی کروائی ہے۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر اٹک:

ضلع ہذا کے تمام SDPO صاحبان اور SHOs صاحبان اور سکیورٹی سٹاف کو ہدایات جاری کی گئیں کہ وہ اپنے اپنے علاقہ جات میں کڑی نگرانی جاری رکھیں اور اگر کوئی شخص نفرت آمیز تقاریر میں ملوث پایا جائے یا کوئی درخواست /رپورٹ موصول ہو تو بمطابق قانون کارروائی عمل میں لائیں۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر جہلم:

ضلع ہذا کے تمام SDPOs اور SHOs کو سخت ہدایات جاری کیں کہ نیشنل ایکشن پلان کے تحت اپنے علاقہ میں عملداری کو یقینی بنائیں نیز اگر کوئی بھی شخص نفرت آمیز تقریر کا مرتکب ہو تو فوری اس کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے اس ضمن میں بالکل بھی نرمی نہ برتی جائے۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر چکوال:

ضلع ہذا کے تمام SDPOs/DSP صاحبان و SHOs صاحبان و فیلڈ سکیورٹی سٹاف کو سخت ہدایات جاری کی گئیں ہیں کہ وہ کڑی نگرانی جاری رکھیں ۔ اگر اس قسم کی کوئی درخواست / رپورٹ موصول ہو تو بمطابق قانون کارروائی عمل میں لائیں۔

(ب) سٹی پولیس آفیسر راولپنڈی:

نفرت آمیز تقاریر کے خلاف گزشتہ تین برس میں راولپنڈی ضلع میں ایک مقدمہ درج رجسٹر کرکے ایک کس ملزم کو پابند سلاسل کرایا گیا ہے جس کو عدالت مجاز سے جرمانہ کی سزا دلوائی گئی ہے۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر اٹک:

ضلع ہذا میں گزشتہ تین برس میں ایک مقدمہ درج ہوا جس مقدمہ میں ایک شخص گرفتار ہوا اور مورخہ 28.02.2019 کو سزا ہوا۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر جہلم:

ضلع ہذا میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت نفرت آمیز تقاریر کرنے پر کل دو مقدمات درج رجسٹر ہوئے جس میں دو ملوث ملزمان کو گرفتار کرکے پابند سلاسل کروایا گیا ہے۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر چکوال:

ضلع ہذا میں نفرت آمیز تقاریر کے بابت کوئی مقدمہ درج نہ ہوا ہے۔

(ج) سٹی پولیس آفیسر راولپنڈی:

راولپنڈی ضلع میں تحصیل اور یونین کونسلوں کی سطح پر نفرت آمیز تقاریر کے خاتمے کے لئے SDPOs اور SHOs نے اپنے اپنے علاقہ میں امن و مصالحتی کمیٹیوں کے اجلاس منعقد کروائے اور ضابطہ اخلاق کی مکمل پاسداری کی مکمل یقین دہانی کروائی ہے۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر اٹک:

ضلع ہذا کے تمام SDPO صاحبان اور SHOs صاحبان اور سکیورٹی سٹاف کو ہدایات جاری کی گئیں کہ وہ اپنے اپنے علاقہ جات میں کڑی نگرانی جاری رکھیں اور اگر کوئی شخص نفرت آمیز تقاریر میں ملوث پایا جائے یا کوئی درخواست / رپورٹ موصول ہو تو بمطابق قانون کارروائی عمل میں لائیں۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر جہلم:

ضلع ہذا میں شہری اور دیہی امن کمیٹیاں تشکیل دی گئیں جس میں علماء کرام اور مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل ہیں جن کے ساتھ میٹنگز عمل میں لا کر نیشنل ایکشن پلان پر عمل داری کو یقینی بنایا جاتا ہے۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر چکوال:

ضلع ہذا کے تمام SDPOs/ DSP اور SHOs صاحبان و فیلڈ سکیورٹی سٹاف کو سخت ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ وہ کڑی نگرانی جاری رکھیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب سپیکر! میں محکمہ اور وزیر قانون کی بہت شکر گزار ہوں کہ انہوں نے بہت تفصیلی جواب دیا ہے۔ میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔اگلا سوال بھی محترمہ سیمابیہ طاہر کا ہے۔جی، محترمہ!سوال نمبر بولیں۔

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب سپیکر!سوال نمبر 2643 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی ڈویژن میں
نیشنل ایکشن پلان کے تحت رجسٹرڈ کیسز سے متعلقہ تفصیلات

***2643: محترمہ سیمابیہ طاہر:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت راولپنڈی ڈویژن میں گزشتہ چار برس میں کتنے کیسز رجسٹرڈ کرائے گئے ہیں؟

(ب) نیشنل ایکشن پلان کے تحت کتنے ملزمان کے خلاف راولپنڈی ڈویژن میں کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟

(ج) نیشنل ایکشن پلان کے تحت راولپنڈی ڈویژن میں کتنے ملزمان کو سزائیں دی گئیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) **سٹی پولیس آفیسر راولپنڈی:**

بمطابق ریکارڈ نیشنل ایکشن پلان کے تحت درج شدہ مقدمات کی تفصیل ذیل ہے:

1. پنجاب ساؤنڈ سسٹم ریگولیشن آرڈیننس 2015 کے تحت 343 مقدمات درج رجسٹر کئے گئے جن میں سے 357 ملزمان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی اور 190 ملزمان کو مختلف سزائیں دلوائی گئی ہیں۔
2. نفرت آمیز مواد (295 تا C-298 ت پ، سیکشن ATA W- 11&9) کے تحت 19 مقدمات درج رجسٹر کئے گئے جن میں سے 18 ملزمان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی۔

3. پنجاب مینٹیننس آف پبلک آرڈیننس 1960(ترمیم شدہ 2015)کے تحت 28 مقدمات درج رجسٹر کئے گئے جن میں 93ملزمان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی اور24ملزمان کو مختلف سزائیں دلوائی گئی ہیں۔
4. پنجاب کرایہ داری آرڈیننس 2015 کے تحت 3040مقدمات درج رجسٹر کئے گئے جن میں 4886ملزمان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی اور 2292ملزمان کو مختلف سزائیں دلوائی گئی ہیں۔
5. پنجاب وال چاکنگ آرڈیننس 2015 کے تحت 520 مقدمات درج رجسٹر کئے گئے جن میں 485ملزمان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی اور 302ملزمان کو مختلف سزائیں دلوائی گئی ہیں۔
6. پنجاب اسلحہ آرڈیننس1965(ترمیم شدہ2015)کے تحت7569 مقدمات درج رجسٹر کئے گئے جن میں 7581 ملزمان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی اور 1620ملزمان کو مختلف سزائیں دلوائی گئی ہیں۔
7. پنجاب سکیورٹی آرڈیننس2015 کے تحت 825 مقدمات درج رجسٹر کئے گئے جن میں 810 ملزمان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی اور 501 ملزمان کو مختلف سزائیں دلوائی گئی ہیں۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر اٹک:

ضلع اٹک میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت مورخہ 09.01.2015 تا آج تک کُل 3688 مقدمات درج ہوئے۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر جہلم:

ضلع ہذا میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت کل 2541 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر چکوال۔

ضلع چکوال میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت مورخہ 09.01.15 سے آج تک کُل 2391 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

(ب) ضلع ہذا میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت مورخہ 09.01.2015 تا آج تک کُل 7407 ملزمان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر اٹک:

ضلع اٹک میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت مورخہ 09.01.2015 سے آج تک کُل 4061افراد گرفتار کئے گئے۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر جہلم:

ضلع ہذا میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت کل 2541 مقدمات درج رجسٹر ہوئے، جس میں 3570ملوث ملزمان کو گرفتار کیا گیا۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر چکوال:

ضلع چکوال میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت مورخہ 09.01.15سے آج تک کُل 2524 افراد گرفتار کئے گئے۔

(ج) سٹی پولیس آفیسر راولپنڈی:

ضلع ہذا میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت مورخہ 09.01.2015سے آج تک کُل 4929 ملزمان کو سزائیں دی گئیں۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر اٹک:

ضلع اٹک میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت مورخہ 09.01.2015 سے آج تک کُل 1530ملزمان کو سزائیں دی گئیں۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر جہلم:

ضلع ہذا میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت کل 2750 ملزمان کو متعلقہ عدالت ہائے نے سزائیں دی ہیں۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر چکوال:

ضلع چکوال میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت مورخہ 09.01.15سے آج تک کُل 2002 ملزمان کو سزائیں سنائی گئیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: چلیں، مہربانی۔اگلا سوال نمبر2650 جناب منان خان کا ہے۔ان کی طرف سے requestآئی ہے کہ میرے سوال کوpending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کوpending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر2651 بھی جناب منان خان کا ہے۔ان کی طرف سےrequestآئی ہے کہ میرے سوال کوpending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو بھیpending کیا جاتا ہے۔اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/سماجی بہبود و بیت المال/داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر!میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

صوبہ میں جرائم کی روک تھام کے لئے تھانوں میں مخبری کا نظام رائج کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*2979: **جناب شجاعت نواز:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبے میں جرائم کی روک تھام کے لئے ہمہ وقت کوششوں کی ضرورت ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یونین کونسل / تھانہ کی سطح پر مخبری کا نظام اہم کردار کرتا رہا ہے اگر ایسا ہے تو کیا حکومت اس نظام کو فالو کر رہی ہے یا کرنا چاہتی ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت اہل علاقہ سے باکردار افراد کی اعزازی خدمات حاصل کرنا چاہتی ہے جو جرائم کے واقعات کے حتی المقدور خاتمے میں ممد و معاون ثابت ہوں تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ملتان ریجن میں جرائم کی روک تھام کے لئے ناکہ بندی اور گشت سسٹم کو مؤثر کیا گیا ہے۔ اہم مقامات پر نصب سی سی ٹی وی کیمروں سے چیکنگ کی جاتی ہے منشیات کے مکروہ دھندہ کو ختم کرنے کے لئے باقاعدہ ایک سیل NIU تشکیل دیا گیا ہے۔ نیشنل ایکشن پلان پر سختی سے عملدرآمد کیا جارہا ہے۔ جرائم پیشہ افراد اور انتہا پسندوں کے خلاف ٹھوس معلومات حاصل ہونے پر قانون کے مطابق بروقت کارروائی کی جاتی ہے۔

ریجنل پولیس آفیسر بہاولپور:

جرائم کی روک کے لئے تمام تر وسائل بروئے کار لائے جاتے ہیں جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ ساتھ جرائم پیشہ افراد روز نئے نئے ہتھکنڈے استعمال کر کے جرائم کرتے ہیں جن کی بیخ کنی کے لئے جدید ٹیکنالوجی کو بروئے کار لایا جارہا ہے اور ایسے جرائم کی روک تھام کے لئے مزید کوشش کی جارہی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سول لائن لاہور:

جی ہاں!یہ درست ہے کہ جرائم کی روک تھام کی ہمہ وقت کوششوں کی ضرورت ہے اس سلسلہ میں ڈویژن ہذا کی سطح پر خصوصی اقدامات کئے جارہے ہیں سنیپ چیکنگ گشت کے نظام کو مؤثر بنایا جارہا ہے سابقہ ریکارڈ یافتگان کے خلاف کارروائی کی جارہی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن اقبال ٹاؤن لاہور:

بروئے رپورٹ All SDPOs ڈویژن ہذا یہ درست ہے کہ صوبے میں جرائم کے خاتمے کے لئے ہمہ وقت کوششوں کی ضرورت ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن لاہور:

انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن میں کرائم کنٹرول کرنے کے لئے تھانہ کی سطح پر ہر دور میں کوشش جاری رہی ہیں اور پولیس کرائم کنٹرول کرنے کے لئے ہمہ وقت متحرک رہتی ہے پٹرولنگ، ناکہ جات اور مشکوک افراد کی چیکنگ وغیرہ مفید انفارمیشن کے ذریعے جرائم پیشہ افراد کی سرکوبی کی جارہی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سٹی لاہور:

جی ہاں!

سٹی پولیس آفیسر راولپنڈی:

ضلع کے داخلی وخارجی راستوں پر سیف سٹی کیمرے لگائے جارہے ہیں اس سلسلہ میں تمام محافظ گشت اور ڈولفن فورس کی گشت بھی بڑھائی گئی ہے مزید تھانہ جات کے علاقہ میں وقتاً فوقتاً ہمراہ ایجنسیز سرچ آپریشن اور سنیپ چیکنگ بھی عمل میں لائی جاتی ہے نیز PFSA اور موبائل لیبارٹری کی مدد سے اور اقدامات بالا سے جرائم کی روک تھام میں کافی حد تک کمی رونما ہوئی ہے۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر جہلم:

ضلع ہذا میں جرائم کی روک تھام کے لئے سپیشل محافظ اسکواڈ تشکیل دیا گیا جس کا کنٹرول روم ریسکیو 15 جہلم پر بنایا گیا ہے جہاں پر اطلاع وقوعہ ملتے ہی فوری طور پر رسپانس کیا جاتا ہے جس سے ملزمان کو گرفتار کرنے میں بھرپور مدد ملتی ہے۔ نیز پٹرولنگ سسٹم سے مانیٹر کیا جارہا ہے مزید برآں ضلع میں سیف سٹی پراجیکٹ کے تحت ضلع میں اہم مقامات پر CCTV کیمرہ جات نصب کئے گئے ہیں اور ان کے ذریعہ مانیٹرنگ کی جارہی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن کینٹ لاہور:

جی ہاں!

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن صدر لاہور:

پولیس کرائم کنٹرول کرنے کے لئے ہمہ وقت متحرک رہتی ہے پٹرولنگ ناکہ جات اور مشکوک افراد کی چیکنگ وغیرہ مفید انفارمیشن کے ذریعے جرائم پیشہ افراد کی سرکوبی کی جارہی ہے۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر ننکانہ صاحب:

جی ہاں جرائم کی روک تھام کے لئے پولیس ہمہ وقت چوکس وچوکند رہنے کے ساتھ ساتھ معاشرہ میں اجتماعی شعور اُجاگر کرنے کے لئے حکومتی سطح پر جدید تقاضوں سے ہم آہنگ پالیسی سازی کی جاناضروری ہے۔

گوجرانوالہ ریجن:

جرائم کی روک تھام کے لئے گوجرانوالہ پولیس 24 گھنٹے ہمہ وقت ڈیوٹی کے فرائض سرانجام دے رہی ہے لہٰذا یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ جرائم کی روک تھام کے لئے ہمہ وقت کوشش کی ضرورت ہے۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر چکوال:

جرائم کے خاتمہ کے لئے ہمہ وقت کوششیں کی جارہی ہیں اس سلسلہ میں ضلع چکوال میں پولیس کے روایتی اور ماڈرن دونوں طریقوں سے استفادہ کیا جارہا ہے۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر سرگودھا:

جی، درست ہے

سٹی پولیس افسر فیصل آباد:

ضلع ہذا میں جرائم پر قابو پانے کے لئے ہمہ وقت کوشش کی جارہی ہے جس کی بابت پولیس افسران سے وقتاً فوقتاً کرائم میٹنگز کا انعقاد کیا جاتا ہے جس میں پولیس افسران کی کارکردگی کا جائزہ لیا جاتا ہے اور مؤثر پالیسیاں بنائی جاتی ہیں جس سے جرائم پر قابو پایا جاسکے۔

ریجنل پولیس آفیسر شیخوپورہ:

سال 2019 میں جرائم پر قابو پانے کے لئے مؤثر اقدامات اُٹھائے گئے ہیں اور جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کیا جارہا ہے اور روک تھام کے لئے محکمہ پولیس میں اصلاحات کی جارہی ہیں۔

(ب) سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سول لائن لاہور:

جرائم کے انسداد کے لئے مخبری کا نظام اہم کردار کرتا رہا ہے اس نظام کے ڈویژن کے تھانہ جات میں استفادہ کیا جارہا ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن اقبال ٹاؤن لاہور:

مؤثر پٹرولنگ اور عوام الناس کی معاونت سے جرائم پر کافی حد تک قابو پایا جا سکتا ہے، عوام الناس کا تعاون بھی ضروری ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن لاہور:

تھانہ کی سطح پر پولیس مخبران کی مدد سے جرائم پیشہ افراد کی نشاندہی کرواکر گرفتار کرتی ہے جس سے جرائم میں کمی واقع ہو رہی ہے پولیس اپناsource استعمال کرتے ہوئے کرائم کنٹرول کرتی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سٹی لاہور:

مطابقSOP عملدرآمد کیا جائے گا۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سٹی لاہور:

جی ہاں!

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن صدر لاہور:

تھانہ کی سطح پر پولیس مخبران کی مدد سے جرائم پیشہ افراد کی نشاندہی کرواکر گرفتار کرتی ہے جس سے جرائم میں کمی واقع ہو رہی ہے، پولیس اپناsource استعمال کرتے ہوئے کرائم کنٹرول کرتی ہے۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر ننکانہ صاحب:

انسداد جرائم کے لئے مخبری کا نظام کام کر رہا ہے جس میں مقامی افراد جرائم پیشہ افراد کے متعلق معلومات حاصل کی جاتی ہیں۔

گوجرانوالہ ریجن:

کسی بھی جرم / وقوعہ کو ٹریس کرنے میں مخبری کا نظام نمایاں حد تک کارگر ثابت ہو سکتا ہے اکثر پیشتر جرائم کی روک تھام اور مجرموں کو ٹریس کرنے میں مخبر خاص مقرر کئے جاتے ہیں جو کہ اس نظام کو فالو کرنا مناسب ہے۔

گوجرانوالہ ریجن:

جرائم کے انسداداور جرائم پیشہ عناصر کی گرفتاری کے لئے مخبری کا کردار متاثر کن ہے جس پر یکسو کرنے کے لئے عملدرآمد ہو رہا ہے۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر جہلم:

مخبری جرائم کا سراغ لگانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے جو اس ضمن میں ضلع ہذا میں DFC کو متحرک کیا گیا، جن سے خاطر خواہ معلومات حاصل کی جاکر ان پر کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر چکوال:

جرائم کے خاتمہ کے لئے یونین کونسل کی سطح پر عوام الناس میں سیمینار منعقد کرائے جارہے ہیں اور افسران پولیس جرائم کے خاتمہ کے لئے محلوں، یونین کونسلز اور اہم مقامات پر اپنے اپنے مخبر مامور کرتے ہیں جن سے مفید معلومات حاصل کرکے کارروائی کی جاتی ہے اس طرح ٹھکیری پہرہ کے نظام پر بھی روزمرہ کی بنیاد پر فالو اپ کیا جارہا ہے۔ پولیس عوامی نمائندوں کے ساتھ مل کر جرائم کے خاتمہ کے لئے مصروف عمل ہے۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر سرگودھا:

ضلع ہذا کی پولیس کی طرف سے جملہ فیلڈ افسران اس نظام پر عملدرآمد کر رہے ہیں جو کہ مخبر علاقہ تھانہ میں کسی بھی جرم کی اطلاع جو کہ منظر عام پر نہ آئی ہو کی بابت متعلقہ تھانہ افسران کو اطلاع دیتے ہیں جس سے پولیس کو جرائم کی روک تھام میں مدد حاصل ہے۔

سٹی پولیس آفیسر فیصل آباد:

جی ہاں!

ریجنل پولیس آفیسر ملتان:

جرائم کی بیخ کنی /روک تھام کے لئے مخبری کا نظام اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ملتان ریجن میں تھانہ کی سطح پر مخبر مامور ہیں جن سے وقتاً فوقتاً جرائم میں خاطر خواہ کمی واقع ہوتی ہے۔

ریجنل پولیس آفیسر بہاولپور:

ریجن ہذا میں جرائم کی روک تھام کے لئے یونین کونسل / تھانہ کی سطح پر مخبری کا نظام اہم کردار ادا کر رہا ہے جس کی وجہ سے جرائم پیشہ افراد کو پکڑنے اور جرائم کی روک تھام میں مدد ملتی ہے اور بمطابق قانون شہادت مخبر کو قانونی تحفظ بھی حاصل ہے۔

ریجنل پولیس آفیسر شیخوپورہ:

جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ج) سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سول لائن لاہور:

جرائم کے انسداد کے لئے اہل علاقہ سے باکردار افراد کی اعزازی خدمات حاصل کی جا رہی ہیں جو جرائم کے خاتمے میں مددگار ثابت ہو رہے ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن اقبال ٹاؤن لاہور:

اس بارے میں صوبائی گورنمنٹ ہی بہتر فیصلہ کر سکتی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن لاہور:

متعلقہ نہ ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سٹی لاہور:

N/A

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سٹی لاہور:

جی، ہاں! حکومتی سطح پر اہل علاقہ سے باکردار لوگوں پر مشتمل مصالحتی کمیٹیاں بنائی گئی ہیں جو پولیس کے ساتھ مل کر جرائم کی کمی میں کافی مثبت کردار ادا کرتی ہیں

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن صدر لاہور:

متعلقہ نہ ہے۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر ننکانہ صاحب:

جرائم انسداد کے لئے کمیونٹی پالیسی پر عملدرآمد کیا جا رہا ہے۔ اہم متعلق حکومت کی طرف سے مزید ہدایات موصول ہونے پر من وعن عملدرآمد کیا جائے گا۔

گوجرانوالہ ریجن:

تھانہ جات میں مخبری اور معلومات کے حصول کا مربوط نظام قائم ہے مزید تھانہ / سرکل کی سطح پر پولیس عوام رابطہ کے لئے امن کمیٹی، مصالحتی کمیٹی، اور تاجر کمیٹوں کا قیام عمل میں لایا گیا ہے یہ تمام کمیٹیاں عوام الناس سے بہتر شہرت اور کردار کے حامل افراد پر مشتمل ہے

یہ کمیٹیاں ایک طرف تو انسداد جرائم میں معاون ہیں اور دوسری طرف امن وامان کو قائم رکھنے میں مددگار ہیں۔

گوجرانوالہ ریجن:

عوام کے تعاون سے ہی پولیس جرائم پر قابو پاسکتی ہے عوام اور پولیس مل کر ہی جرائم پیشہ عناصر کا خاتمہ کرسکتے ہے اگر حکومت علاقہ کے باکردار افراد کی اعزازی خدمات حاصل کرے تو مزید بہتری آسکتی ہے۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر جہلم:

تھانہ کی سطح پر باکردار لوگوں کی مصالحتی کمیٹی بنائی گئی ہے۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر چکوال:

جرائم کے خاتمہ کے لئے خدمت کمیٹیاں،CPLC وغیرہ انتہائی مؤثر ہے اور ان سے جرائم کے خاتمہ میں بہت حد تک مدد مل رہی ہے اور ان کمیٹیوں کے فعال ہونے سے کافی سود مند نتائج حاصل ہو رہے ہیں۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر سرگودھا:

یہ بات درست ہے کہ اہل علاقہ کے باکردار افراد کی معاونت سے جرائم پر قابو پایا جاسکتا ہے اور اسی طرح چھوٹی نوعیت کے واقعات اور لڑائی جھگڑے وغیرہ کی روک تھام میں علاقہ کے باکردار افراد اہم کردار ادا کرسکتے ہیں۔

سٹی پولیس آفیسر فیصل آباد:

اس بابت علاقہ کے لمبر داران / امن کمیٹی ممبران / مصالحتی کمیٹی ممبران سے میٹنگ کرکے ان کو بریف کیا گیا ہے اور جرائم کی روک تھام میں اپنا کردار ادا کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ لمبرداران کے لئے ایک خصوصی APP تیار کی گئی جس کے ذریعے وہ کسی بھی وقوعہ کی اطلاع دیتے ہیں۔ نیز لمبرداران کے ذریعے ٹھیکری پہرہ کو مؤثر کیا گیا ہے۔

ریجنل پولیس آفیسر ملتان:

معاشرہ کے باکردار افراد کی اعزازی خدمات سے جرائم کی کمی میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔

ریجنل پولیس آفیسر بہاولپور:

جرائم پر قابو پانے کے لئے عوام کا تعاون بہت ضروری ہے اس سلسلہ میں پولیس ہمہ وقت عوام سے رابطہ میں رہتی ہے شہریوں کی جان ومال لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کو برقرار رکھنے اور سماج دشمن عناصر کی نشاندہی کرکے ان کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی

ہے۔ پولیس جرائم کی روک تھام کے لئے معززین علاقہ، ریٹائرڈ پولیس ملازمان، ریٹائر فوجی افسران، معزز وکلاء، میڈیا اور لمبرداران وغیرہ اچھی شہرت کے حامل افراد کی مدد حاصل کر رہی ہے۔

ریجنل پولیس آفیسر شیخوپورہ:

عوام الناس کے درمیان ہم آہنگی پیدا ہوئی ہے جرائم کے انسداد میں کمیونٹی پالیسنگ نے انتہائی اہم کردار ادا کیا ہے یہ ایک اچھی تجویز ہے جس پر عمل کرکے جرائم پیشہ اشخاص کے بارے میں بروقت آگاہی حاصل کرکے ان کا بروقت تدارک کیا جا سکتا ہے۔ کمیونٹی پولیسنگ بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے جس کے ذریعے پولیس عوام الناس کے درمیان رابطہ اور جرائم کی نشاندہی اور سرکوبی میں مدد مل سکتی ہے۔

ضلع سرگودھا: ریسکیو1122 سنٹر
بھیرہ کی تعمیر و سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*2902: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ریسکیو 1122 سنٹر بھیرہ ضلع سرگودھا کی تعمیر کے لئے موجودہ مالی سال 20-2019 میں کتنے فنڈز مختص کئے گئے ہیں؟

(ب) اس سنٹر کی کتنی عمارت مکمل ہو چکی ہے اور کتنی بقایا ہے؟

(ج) کیا ریسکیو 1122 سنٹر بھیرہ ورکنگ کنڈیشن میں ہے کیا اس پر عملہ کام کر رہا ہے اگر ہاں تو کتنے ملازمین کس عہدہ اور گریڈ کے تعینات ہیں ان کے نام بھی بتائیں؟

(د) اس سنٹر میں کون کون سی سہولیات میسر ہیں اور کون کون سی گاڑیاں اور مشینری موجود ہے مزید کون کون سی گاڑیاں، مشینری اور سہولیات فراہم کرنا مقصود ہے کب تک یہ فراہم کر دی جائیں گی؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) پانچ لاکھ فنڈز مختص کئے گئے۔

(ب) اب تک اس کا 90 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔

(ج) ریسکیو1122 سنٹر بھیرہ ابھی تک ورکنگ کنڈیشن میں نہیں ہے۔

(د) ابھی تک ریسکیو 1122 سنٹر بھیرہ نامکمل ہے۔ تمام سہولیات سنٹر مکمل ہونے کے بعد فراہم کی جائیں گی۔

لاہور: تھانہ گجرپورہ کی بلڈنگ کی مناسب جگہ پر منتقلی سے متعلقہ تفصیلات

*2950: **چودھری اختر علی:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تھانہ گجرپورہ لاہور کی عمارت کرایہ کی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کی بلڈنگ کی حالت نہایت خستہ حال ہے جو کہ ویران اور غیر معروف علاقہ میں واقع ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس تھانہ کی حدود میں منشیات فروشی، چوری، ڈکیتی راہزنی جیسی وارداتیں عام ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس تھانہ کی پولیس ملازمین نے ٹارچر سیل بنائے ہوئے ہیں ان ٹارچر سیل سے چند روز قبل 9/8 افراد ملے تھے جن کو بغیر کسی ایف آئی آر اور غیر قانونی طور پر رکھا ہوا تھا؟

(ہ) کیا حکومت اس تھانہ کی بلڈنگ کسی ایسی جگہ بنانا چاہتی ہے جو کہ عوام الناس کی پہنچ میں ہو تو حکومت اس بابت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) تھانہ گجرپورہ کی عمارت پرائیویٹ اور کرائے پر ہے۔

(ب) تھانہ گجرہ پورہ کی بلڈنگ چائنہ سکیم میں واقع ہے جو پرانی اور خستہ حال ہے۔

(ج) علاقہ تھانہ گجرپورہ میں کرائم کنٹرول کے لئے خصوصی ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں۔ باوردی اور سول پارچات میں خصوصی ڈیوٹی لگائی جارہی ہے سال رواں میں منشیات فروشوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے 132 مقدمات درج رجسٹر کر کے ملزمان کو گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا ہے۔

(د) علاقہ تھانہ گجر پورہ میں پولیس نے کوئی ٹارچر سیل نہ بنایا ہوا ہے تاہم ایسی کوئی شکایت موصول ہونے پر سخت محکمانہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(ہ) ایس ایچ او تھانہ گجر پورہ نے آٹھ کنال رقبہ جو کہ تھانہ گجر پورہ کے علاقہ میں ہے نشاندہی کی ہے اور رپورٹ مرتب کی ہے لہٰذا اس سلسلے میں ڈی جی، ایل ڈی اے کو لیٹر لکھا گیا ہے کہ متذکرہ بالا پلاٹ محکمہ پولیس کو الاٹ کیا جائے۔ لیٹر کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور، گوجرانوالہ اور ساہیوال ڈویژن
میں پولیس کے تشدد سے ہلاکتوں سے متعلقہ تفصیلات

*2980: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور، گوجرانوالہ اور ساہیوال ڈویژن میں اگست 2018 سے اگست 2019 تک پولیس کے تشدد سے کتنے لوگ ہلاک ہوئے مکمل تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران تشدد میں ملوث کتنے پولیس افسران و اہلکاران کے خلاف کارروائی کر کے سزا دلوائی جا چکی ہے نام وار تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت ذمہ داران افسران و اہلکاران کے خلاف کارروائی کرنے اور تشدد سے ہلاک کئے گئے بے گناہ شہریوں کے ورثاء کی داد رسی کرنے اور ایسے سانحہ کی روک تھام کے لئے پالیسی یا قانون بنا کر عملدرآمد کرانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور:

بروئے رپورٹ نقشہ نویس اقبال ٹاؤن لاہور میں سال اگست 2018 سے سال اگست 2019 تک پولیس کے تشدد سے کوئی فرد / ملزم ہلاک نہ ہوا ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سٹی ڈویژن لاہور:

سٹی ڈویژن انوسٹی گیشن ونگ میں دوران تشدد ہلاکت کا کوئی واقعہ رونما نہ ہوا ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور:

انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن میں اگست 2018 سے اگست 2019 تک پولیس کے تشدد سے کوئی ہلاکت نہ ہوئی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن صدر ڈویژن لاہور:

بروئے رپورٹ SDPOs صدر ڈویژن لاہور تحریر ہے کہ تھانہ جات میں اگست 2018 تا اگست 2019 تک ڈویژن ہذا میں پولیس تشدد سے کوئی ہلاکت نہ ہوئی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سول لائن ڈویژن لاہور:

سول لائن ڈویژن میں اگست 2018 سے اگست 2019 تک پولیس تشدد سے ہلاک ہونے کا کوئی وقوعہ سرزد نہ ہوا ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن کینٹ ڈویژن لاہور:

مقدمہ نمبر 19/ 1720 مورخہ 02.09.2019 بجرم 34/342/302 ت پ تھانہ شمالی چھاؤنی لاہور میں مقدمہ درج بالا پولیس افسران کے خلاف درج رجسٹر ہونا پایا گیا ہے جس کی تفتیش بحوالہ آرڈر نمبر DSP-Legal-11277 مورخہ 05.09.2019 کے تحت تبدیل ہو کر CIA نواں کوٹ عمل میں لائی جا رہی ہے لہٰذا مقدمہ ہذا کی مزید پراگرس رپورٹ CIA نواں کوٹ سے حاصل کی جانا مناسب ہوگی۔

ضلع گوجرانوالہ:

ضلع گوجرانوالہ میں اگست 2018 سے اگست 2019 تک پولیس تشدد سے کوئی ہلاکت نہ ہوئی ہے۔

ضلع سیالکوٹ:

ضلع سیالکوٹ میں اگست 2018 سے اگست 2019 کے دوران ایسا کوئی واقعہ رونما نہ ہوا ہے۔

ضلع گجرات:

ضلع گجرات میں اگست 2018 سے اگست 2019 کے دوران ایسا کوئی واقعہ رونما نہ ہوا ہے۔

ضلع نارووال:

بمطابق رپورٹ ضلع نارووال میں اگست 2018 سے لے کر 2019 تک پولیس تشدد سے ہلاکت کی بابت کوئی وقوعہ درج نہ ہوا ہے۔

ضلع منڈی بہاؤالدین:

بمطابق رپورٹ ضلع منڈی بہاؤالدین میں اگست 2018 سے لے کر 2019 تک پولیس تشدد سے ہلاکت کی بابت کوئی وقوعہ درج نہ ہوا ہے

ضلع حافظ آباد:

ضلع حافظ آباد میں اگست 2018 تا اگست 2019 تک ضلع ہذا میں کوئی بھی ایسا ناخوشگوار وقوعہ سرزد نہ ہوا ہے۔

ضلع ساہیوال:

ضلع ساہیوال کے تھانہ جات میں اگست 2018 سے اگست 2019 تک کوئی بھی ملزم / شخص تشدد سے ہلاک نہ ہوا ہے۔ تاہم تھانہ فتح شیر میں پولیس پر تشدد کا الزام لگایا گیا تھا جس پر مقدمہ نمبر 18/583 مورخہ 26.12.2018 بجرم 302 ت پ تھانہ فتح شیر درج ہوا جو کہ دوران تفتیش بمطابق میڈیکل رپورٹ تشدد ثابت نہ ہوا اور مقدمہ خارج ہوا جو کہ sent up ہو چکا ہے۔

ضلع پاکپتن شریف:

ضلع ہذا میں مورخہ 13.05.2019 کو تھانہ صدر عارف والا میں ایک شخص محمد عباس پولیس تشدد سے ہلاک ہوا جس پر پولیس ملازمان محمد منشاء SI/SHO، شوکت علی TSI، صابر علی C/723، خالد عزیز C/151 خلیل احمد C/718، محمد یٰسین C/916، محمد رمضان C/521 اور ڈرائیور کانسٹیبل محمد اسلم کے خلاف مقدمہ نمبر 294/19 مورخہ 13.05.19 بجرم 302/201/148/149 ت پ C-155 تھانہ سٹی عارف والا درج ہوا۔

ضلع اوکاڑہ:

ضلع ہذا میں اگست 2018 تا 2019 کے دوران پولیس تشدد کے نتیجے میں کوئی ہلاکت نہ ہوئی ہے۔

(ب) سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور:

Nil

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سٹی ڈویژن لاہور:

Nil

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور:

Nil

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن صدر ڈویژن لاہور:

Nil

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سول لائن ڈویژن لاہور۔

Nil

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن کینٹ ڈویژن لاہور:

Nil

ضلع گوجرانوالہ:

ضلع گوجرانوالہ میں اگست 2018 سے اگست 2019 تک کوئی بھی ایسا وقوعہ رونما ہوا ہے جس میں کسی پولیس آفیسر کے تشدد سے ملزم کی ہلاکت ہوئی ہو۔

ضلع سیالکوٹ:

ضلع سیالکوٹ میں اگست 2018 سے اگست 2019 کے دوران پولیس تشدد سے متعلق واقع رونما ہوا ہے اور نہ ہی پولیس میں کسی پولیس آفیسر واہلکار کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔

ضلع گجرات:

ضلع گجرات میں اگست 2018 سے اگست 2019 کے دوران پولیس کے تشدد سے متعلق واقع رونما ہوا اور نہ ہی پولیس تشدد میں کسی پولیس آفیسر واہلکار کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔

ضلع نارووال:

Nill

ضلع منڈی بہاؤالدین

Nil

ضلع حافظ آباد:

ضلع حافظ آباد میں کوئی بھی ایسا ناخوشگوار وقوعہ سرزد نہ ہوا ہے

ضلع ساہیوال:

Nil

ضلع پاکپتن شریف:

محمد منشاءSI/SHO،شوکت علی TSI، صابر علی C/723 ، خالد عزیز C/151 خلیل احمد C/718، محمد یٰسین C/916، محمد رمضان C/521اور ڈرائیور کانسٹیبل محمد اسلم کو نوکری سے برخاستی کی سزادی گئی جبکہ عبدالوحید محررHC/720 کو دو سال سروس ضبطگی کی سزادی گئی۔

ضلع اوکاڑہ:

اس سلسلہ میں عرض ہے کہ ضلع ہذا میں دیئے گئے عرصے کے دوران کوئی مقدمہ درج ہوا اور نہ ہی کسی ملازم کو سزادی گئی ہے۔

(ج) سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور:

بروئے رپورٹ نقشہ نویس / تمامSDPOs صاحبان ڈویژن ہذا تحریر ہے کہ ایسے سانحہ کی روک تھام کے لئے افسران بالا کے احکامات کی روشنی میں ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں۔ روزانہ کی بنیاد پر ان کی کارکردگی چیک کی جاتی ہے اور ایسے سانحہ کی روک تھام کے لئے تمام ممکنہ وسائل عمل میں لائے جارہے ہیں۔ علاوہ ازیں ایسے سانحہ میں اگر کوئی افسریا اہلکار ملوث پایا گیا تو اس کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سٹی ڈویژن لاہور:

متعلقہ نہ ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور:

Nil

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن صدر ڈویژن لاہور:

Nil

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سول لائن ڈویژن لاہور:

Nil

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن کینٹ ڈویژن لاہور:

Nil

ضلع گوجرانوالہ:

ضلع گوجرانوالہ میں بذریعہ میٹنگ ایس ایچ او سے لے کر کانسٹیبل تک ہدایات جاری کی جاتی ہیں کہ کوئی بھی پولیس آفیسر کسی بھی ملزم پر تشدد نہ کرے گا اور اگر ایسی شکایت موصول ہوتی ہے تو اس پر فوراً قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

ضلع سیالکوٹ:

اس بابت قبل ازیں پالیسیاں اور قانون موجود ہے ایسا وقوعہ رونما ہونے پر فوری کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

ضلع گجرات:

ضلع گجرات میں ملزمان پر تشدد کا کوئی واقعہ رونمانہ ہوا ہے تاہم ایسے ناخوشگوار واقعات کی روک تھام کے لئے تمام تھانہ جات بشمول حوالات CCTV کیمرہ جات لگائے گئے ہیں بوقت گرفتاری ملزمان کا میڈیکل چیک اپ حوالات میں بند کرنے سے پہلے کروایا جاتا ہے اس کے علاوہ ویجیلنس ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں جو روزانہ کی بنیاد پر تھانہ جات کی سرپرائز چیکنگ کرتی ہیں تا کہ تشدد کا کوئی واقعہ رونمانہ ہو۔

ضلع نارووال:

Nill

ضلع منڈی بہاؤالدین:

Nil

ضلع حافظ آباد:

ضلع حافظ آباد میں ایسا کوئی وقوعہ رپورٹ نہ ہے تاہم اگر حکومت ایسے سانحہ کی روک تھام کے لئے کوئی پالیسی یا قانون پاس کرے تو اس پر سختی سے عمل پیرا ہو گا۔

ضلع ساہیوال:

ضلع ہذا میں کسی شخص پر تشدد نہ کیا جاتا ہے۔ اس قسم کا وقوعہ سرزد ہونے کی صورت میں متعلقہ پولیس ملازمان کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

ضلع پاکپتن شریف:

ایسے معاملہ میں پالیسی یا قانون بنانا متعلقہ ضلعی پولیس نہ ہے۔

ضلع اوکاڑہ:

حکومت پنجاب کی پالیسی اور انسپکٹر جنرل آف پولیس کی ہدایات کے مطابق تمام پولیس ملازمین کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ کسی بھی شخص پر تھانہ میں تشدد نہ کیا جائے خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف بلا تاخیر قانونی و محکمانہ کارروائی کی جاتی ہے۔

صوبہ میں سال2019 میں جرائم پر
قابو پانے کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*3003: **محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال2019 میں صوبہ بھر میں جرائم پر قابو پانے کے لئے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) ان اقدامات سے جرائم کی شرح کتنی کم ہوئی ہے؟

(ج) کیا حکومت جرائم پر قابو پانے کے لئے جدید ٹیکنالوجی کا بھی استعمال کر رہی ہے، اس بارے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) جرائم پر قابو پانے کے لئے جدید ٹیکنالوجی، سیف سٹی کے کیمرہ جات، ہوٹل آئی، ای، گیجٹ، موبائل ٹریکنگ اور سی ڈی آر وغیرہ سے استفادہ کیا جارہا ہے، سنیپ چیکنگ اور گشت کو مؤثر بنایا جارہا ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سٹی ڈویژن لاہور:

مطابق SOP حکومت پنجاب وضابطہ کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور:

بروئے رپورٹ SDPOs All ڈویژن ہذا سنگین وارداتوں کے انسداد / تدارک کے لئے پٹرولنگ کو مزید مؤثر اور بامقصد بنایا گیا ہے۔ تھانہ جات کی گاڑیاں، پیرو اور ڈولفن سکواڈ رونڈ دی کلاک پٹرولنگ کرتی ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور:

تھانہ کی سطح پر پٹرولنگ کے نظام کو بہتر بنایا گیا اور ڈولفن فورس، پیرو وغیرہ علاقہ میں گشت کرتے ہیں ساتھ ساتھ خفیہ کیمرہ جات اور مشکوک افراد کی چیکنگ کو مؤثر بنایا گیا ہے جس سے کرائم کی ریشو میں خاطر خواہ کمی آرہی ہے۔ سرکاری گاڑیوں پر کیمرہ جات نصب کئے گئے ہیں اور سیف سٹی کے کیمرہ جات سے بھی استفادہ کیا جارہا ہے نیز فرانزک سائنس لیبارٹری PFSA کی مدد سے ملزمان کو ٹریس کیا جاتا ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن کینٹ ڈویژن لاہور:

جرائم کی بڑھتی ہوئی وارداتوں کی روک تھام کے لئے حکومت بہت مثبت اقدامات کر رہی ہے۔

سیف سٹی سسٹم کیمرہ جات:

PRU اور ڈولفن نئی فورسز بنائی گئی ہیں جو اپنے اپنے علاقہ جات میں پٹرولنگ کرتی ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن صدر ڈویژن لاہور:

تھانہ کی سطح پر پٹرولنگ کے نظام کو بہتر بنایا گیا اور ڈولفن اور پیرو وغیرہ علاقہ میں گشت کرتے ہیں، ساتھ ساتھ خفیہ کیمرہ جات اور مشکوک افراد کی چیکنگ کو مؤثر بنایا گیا ہے جس سے جرائم کی ریشو میں خاطر خواہ کمی آرہی ہے، سرکاری گاڑیاں پر کیمرہ جات نصب کئے گئے ہیں اور سیف سٹی کے کیمرہ جات سے استفادہ کیا جارہا ہے نیز فرانزک سائنس لیبارٹری PFSA کی مدد سے ملزمان کو ٹریس کیا جاتا ہے۔

ریجنل پولیس آفیسر شیخوپورہ ریجن:

سال 2019 میں جرائم پر قابو پانے کے لئے مؤثر اقدامات اُٹھائے گئے ہیں روائتی طریق کار کے علاوہ جدید ٹیکنالوجی سے بھرپور استفادہ کیا جارہا ہے جدید ٹیکنالوجی ملزمان کو ٹریس کرنے میں بڑی معاون ثابت ہو رہی ہے اس کے ساتھ ساتھ CCTV کیمرہ جیولری شاپ، پٹرول پمپ اور بنک ہائے پر نصب کئے گئے ہیں پولیس گشت کے نظام کو مزید بہتر بنانے کے لئے پولیس گاڑیوں میں ٹریکر بھی نصب کئے گئے ہیں۔ جس سے جرائم کی شرح میں کافی حد تک کمی ہوئی ہے اور جرائم پیشہ افراد کو ٹریس و گرفتار کرنے میں کافی حد تک اضافہ ہوا ہے۔

ریجنل پولیس آفیسر گوجرانوالہ ریجن:

گوجرانوالہ ریجن میں جرائم کے انسداد کے لئے داخلی / خارجی مقامات پر ناکہ بندی کر کے وقتاً فوقتاً چیکنگ کی جارہی ہے۔ گشت ناکہ بندی اور بیٹ سسٹم کو مؤثر بنایا گیا ہے جرائم پر قابو پانے کے لئے جدید ٹیکنالوجی سے بھی مدد حاصل کی گئی ہے جس سے جرائم کے انسداد میں کافی مدد ملی ہے مزید دیہات کے علاقہ تھانہ جات میں ٹھیکری پہرہ کو دوبارہ فعال کیا جارہا ہے۔

سٹی پولیس آفیسر راولپنڈی:

انسداد جرائم کے لئے نیشنل ایکشن پلان کے تحت متحرک کریمنل گینگز کے خلاف بھرپور کارروائی عمل میں لائی گئی ضلع کے داخلی و خارجی راستوں پر سیف سٹی کیمرے لگائے جارہے ہیں اس سلسلہ میں تمام محافظ گشت اور ڈالفن فورس کی گشت اور سنیپ چیکنگ بھی عمل میں لائی جاتی ہے نیزPFSAاور موبائل لیبارٹری کی مدد اور اقدامات بالا سے جرائم کی روک تھام میں کافی حد تک کمی رونما ہوئی ہے۔

ریجنل پولیس آفیسر سرگودھا ریجن سرگودھا:

سرگودھا ریجنل کے اضلاع : سرگودھا، خوشاب، میانوالی اور بھکر میں جرائم پر قابو پانے کے لئے گشت کے نظام کو مؤثر بنایا گیا ہے۔ جرائم پیشہ افراد کی کڑی نگرانی کی جاتی ہے جدید ٹیکنالوجی کو بھی جرائم پر قابو پانے کے لئے مؤثر انداز میں استعمال کیا جارہا ہے۔ تاہم جملہ افسران وملازمان کو سختی سے ہدایت کی گئی ہے کہ اپنی تمام تر ذمہ داریاں بخوبی سرانجام دی جائیں اور جرائم کا قلع قمع کرنے کے لئے اپنے تمام تر وسائل بروئے کار لائے جائیں۔

ریجنل پولیس آفیسر فیصل آباد:

ضلعی پولیس فیصل آباد نے جرائم پر قابو پانے کے لئے ایک جامع پلاننگ کی ہے جس کے تحت جن علاقوں / گلیوں میں زیادہ وارداتیں رپورٹ ہوئے ہیں ان کے پن پوائنٹ نکال کر گشت کے نظام کو مؤثر کیا گیا ہے اس کے علاوہ ڈولفن فورس اور QFR کو تشکیل دے کر مؤثر گشت کے ذریعے جرائم پر قابو پانے کی کوشش کی جارہی ہے مؤثر گشت کے نظام اور دیگر نظام سے سٹریٹ کرائم میں کمی ہوئی ہے۔

ریجن پولیس آفیسر ملتان:

ملتان ریجن میں عوام کی جان و مال کی حفاظت و انسداد جرائم کے لئے گشت اور ناکہ بندی سسٹم کو نہایت مؤثر کیا گیا ہے۔ اہم مساجد، عبادت گاہوں، تھانوں، ہسپتالوں، پبلک مقامات سمیت دیگر سرکاری و نیم سرکاری اداروں میں سی سی ٹی وی اور دیگر جدید آلات کی تنصیب سے جرائم کی روک تھام اور مجرموں تک پہنچنے میں مدد لی جاتی ہے

(ب) سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سول لائن ڈویژن لاہور:

ان قدامات سے ڈکیتی، 382، کار چھیننا، موٹر سائیکل چھیننا، کار چوری اور نقب زنی کی شرح میں کمی واقع ہوئی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سٹی ڈویژن لاہور:

N/A

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور:

ان اقدامات کی وجہ سے جرائم کی شرح میں کافی حد تک کمی ہوئی ہے اور مزید بہتری آ رہی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور:

ان اقدامات کی وجہ سے کرائم میں بتدریج کمی آرہی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن کینٹ ڈویژن لاہور:

پٹرولنگ اور CCTV کیمرہ جات کی وجہ سے جرائم پیشہ عناصر اپنے پایہ تکمیل تک نہ پہنچ سکتے ہیں جس کی وجہ سے جرائم میں کافی کمی ہوئی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن صدر ڈویژن لاہور:

ان اقدامات کی وجہ سے کرائم میں بتدریج کمی آرہی ہے۔

ریجنل پولیس آفیسر شیخوپورہ ریجن:

جدید ٹیکنالوجی اور حکومتی اقدامات کی وجہ سے جرائم میں خاطر خواہ سنگین نوعیت کے جرائم ڈکیتی، اغواء برائے تاوان وغیرہ میں تقریباً 40 فیصد تک کمی واقع ہوئی ہے۔

ریجنل پولیس آفیسر گوجرانوالہ ریجن:

گوجرانوالہ میں منشیات فروشوں، رسہ گیروں اور ڈکیتوں کو گرفتار کر کے بند حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا ہے اور سابقاریکارڈ یافتگان کی خفیہ طریقہ سے نگرانی جاری ہے جس کی وجہ سے جرائم کی شرح میں کافی حد تک کمی واقع ہوئی ہے

سٹی پولیس آفیسر راولپنڈی:

اقدامات بالا سے جرائم کی روک تھام میں کافی حد تک کمی رونما ہوئی ہے۔

سٹی پولیس آفیسر راولپنڈی:

محکمہ پولیس میں جدید ٹیکنالوجی کے استعمال سے تفتیشی عمل میں کافی حد تک مثبت پیشرفت ہو رہی ہے۔ حکومت کی طرف سے ضلع راولپنڈی میں سیف سٹی پراجیکٹ لگایا جارہا ہے۔ اس کے علاوہ جدید لیبارٹری پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی لاہور کام کر رہی ہے۔ جس کی مدد سے مقدمات کو ٹریس کرنے میں مدد ملتی ہے مزید انفارمیشن ٹیکنالوجی لیب کے ذریعے CDR حاصل کر کے سنگین مقدمات میں کافی حد تک بہتر نتائج سامنے آرہے ہیں۔

ریجنل پولیس آفیسر سرگودھا ریجن سرگودھا:

سرگودھا ریجن کی طرف سے جرائم کے کنٹرول پر خصوصی توجہ دی گئی ہے جس وجہ سے پچھلے سالوں کی نسبت اب جرائم کی تعداد میں خاطر خواہ کمی واقع ہوئی ہے۔ ریجن ہذا میں جرائم کی روک تھام کے لئے تمام تر وسائل بروئے کار لائے جارہے ہیں۔

ریجنل پولیس آفیسر فیصل آباد:

ڈولفن فورس اور QFR کی تشکیل کی وجہ سے جرائم کی شرح میں کافی حد تک کمی رونما ہوئی ہے۔

(ج) سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سول لائن ڈویژن لاہور:

جرائم پر قابو پانے کے لئے جدید ٹیکنالوجی، سیف سٹی کے کیمرہ جات، ہوٹل آئی، ای، گیجٹ، موبائل ٹریکنگ اور سی ڈی آر وغیرہ سے استفادہ کیا جارہا ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سٹی ڈویژن لاہور:

انوسٹی گیشن سٹی ڈویژن سیف سٹی اتھارٹی اور PFSA اور دیگر ٹیکنالوجی کا استعمال عمل میں لارہی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور:

جدید ٹیکنالوجی کے استعمال سے ملزمان کی گرفتاری میں کافی حد تک مدد مل رہی ہے اور جرائم کی شرح میں کمی واقع ہوئی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور:

تھانے کی سطح پر بھی جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کیا جارہا ہے جیو فینسنگ، موبائل ٹریکنگ اور سیف سٹی کیمرہ جات کی مدد سے ملزمان کو ٹریس اور گرفتار کرنے میں مدد مل رہی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن کینٹ ڈویژن لاہور:

حکومت مندرجہ ذیل جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کر رہی ہے جو ذیل ہے:

سیف سٹی کیمرہ جات جو شاہراہوں پر نصب ہیں۔

موبائل ٹریکنگ سسٹم اور CDR کی مدد سے جرائم پر قابو پانے پر کافی مدد ملتی ہے۔

ٹول کٹ کی مدد سے جرائم پیشہ عناصر کی نشاندہی میں کافی مدد ملتی ہے۔ فنگر پرنٹ اور جیو فینسنگ کی وجہ سے بھی کافی مدد ملتی ہے۔ حکومت نے اور بھی بہت مثبت اقدامات کئے ہیں جن کی مدد سے جرائم کی روک تھام میں کافی کمی ہوئی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن صدر ڈویژن لاہور:

تھانہ کی سطح پر جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کیا جارہا ہے، جیو فینسنگ، موبائل ٹریکنگ اور سیف سٹی کیمرہ جات کی مدد سے ملزمان کو ٹریس اور گرفتار کرنے میں مدد مل رہی ہے۔

ریجنل پولیس آفیسر شیخوپورہ ریجن:

جی، ہاں! حکومتی ہدایات کے مطابق پنجاب پولیس جدید ٹیکنالوجی مثلاً CDR ڈیٹا جیو فینسنگ E-GADGET فنگر پرنٹ، موبائل ٹریسنگ / ٹریکنگ، کرائم سین پر بذریعہ PFSA شہادتوں کے محفوظ کرنے کے طریقہ جات سے ملزمان کو ٹریس کرنے میں کافی مدد ملی ہے۔ مزید برآں گشت کے نظام کو مؤثر اور فعال کیا گیا ہے کرائم پاکٹس کا پتا چلا کر کرائم میپنگ کی جاتی ہے جس سے لوکل پولیس کو کرائم کنٹرول کرنے اور ملزمان گرفتار کرنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔

ریجنل پولیس آفیسر گوجرانوالہ ریجن:

گوجرانوالہ ریجن میں جرائم پر قابو پانے کے لئے جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کیا جارہا ہے، جس میں جائے وقوعہ سے جدید طریقہ سے کرائم سین یونٹ کے ذریعے فنگر پرنٹ اور بلڈ سیمپلز اکٹھے کئے جاتے ہیں بذریعہ آئی ٹی برانچ ملزمان کی CDR اور جیو فینسنگ کی جاتی ہے نادرا اور اور سز، ہوٹل اور ٹریول آئی کے ذریعہ مجرمان اشتہاری کو گرفتار کیا جاتا ہے۔

ریجنل پولیس آفیسر سرگودھا ریجن سرگودھا:

سرگودھا ریجن کے اضلاع میں جرائم پر قابو پانے کے لئے جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کیا جارہا ہے ملزمان کا ریکارڈ فنگر پرنٹ باقاعدہ کمپیوٹرائزڈ کیا جارہا ہے مزید برآں CDR، جیو فینسنگ اور فرانزک ٹیکنیکس سے بھی استفادہ کیا جاتا ہے جس سے ملزمان کا سراغ لگانے

میں مدد ملتی ہے۔ جرائم پیشہ افراد کی گرفتاری اور نقل و حرکت میں خصوصی مدد حاصل کی جارہی ہے۔

ریجنل پولیس آفیسر فیصل آباد:

آئی ٹی کنٹرول روم سے CCTV کیمرہ کی مدد سے تمام گشت سکواڈ اور hot spots پر نظر رکھی جاتی ہے جس کی مدد وجہ سے جرائم کی شرح میں خاطر خواہ کمی آئی ہے۔

صوبہ میں پولیس ٹریننگ کے لئے
مختص بجٹ اور ٹریننگ سنٹرز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3050: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب پولیس کے لئے مختص بجٹ کا کتنے فیصد حصہ (بجٹ) پولیس کی ٹریننگ پر خرچ کیا جاتا ہے؟

(ب) صوبہ بھر میں کتنے پولیس ٹریننگ سنٹر کام کر رہے ہیں؟

(ج) پولیس ٹریننگ کے لئے کتنے ٹریز اور لاء انسٹرکٹر کام کر رہے ہیں؟

(د) پولیس کو ٹریننگ دینے والے لاء انسٹرکٹر کی تعلیمی قابلیت کیا ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) پنجاب پولیس کے کل بجٹ کا پولیس ٹریننگ سنٹرز کے لئے کل مختص شدہ بجٹ 2.428 فیصد جو کہ 2.794 بلین ہے۔

(ب) ٹریننگ ڈائریکٹوریٹ کے ماتحت درج ذیل سات ٹریننگ سنٹرز کام کر رہے ہیں جس میں تین کالج اور چار سکول ہیں:

1. پولیس ٹریننگ کالج، سہالہ
2. پولیس ٹریننگ کالج، لاہور۔
3. پولیس ٹریننگ کالج، ملتان۔
4. پولیس ٹریننگ سکول، فاروق آباد۔
5. پولیس ٹریننگ سکول، روات، راولپنڈی

6. پولیس ٹریننگ سکول، سرگودھا
7. ایلیٹ پولیس ٹریننگ سکول، لاہور (ٹریننگ معاملات)

(ج)

1. پولیس ٹریننگ کالج، سہالہ۔
لاء سٹاف = 49 دیگر ٹریننز (ڈرل، مارشل آرٹس، ویپن) = 52
2. پولیس ٹریننگ کالج، لاہور۔
لاء سٹاف = 86 دیگر ٹریننز (ڈرل، مارشل آرٹس، ویپن) = 108
3. پولیس ٹریننگ کالج، ملتان۔
لاء سٹاف = 46 دیگر ٹریننز (ڈرل، مارشل آرٹس، ویپن) = 55
4. پولیس ٹریننگ سکول، فاروق آباد
لاء سٹاف = 48 دیگر ٹریننز (ڈرل، مارشل آرٹس، ویپن) = 70
5. پولیس ٹریننگ سکول، سرگودھا۔
لاء سٹاف = 34 دیگر ٹریننز (ڈرل، مارشل آرٹس، ویپن) = 46
6. پولیس ٹریننگ سکول، راولپنڈی
لاء سٹاف = 32 دیگر ٹریننز (ڈرل، مارشل آرٹس، ویپن) = 53

مجموعہ: کل لاء سٹاف = 295 کل دیگر ٹریننز (ڈرل، مارشل آرٹس، ویپن) = 384

(د) درج بالا ٹریننگ سنٹرز میں تعینات لاء سٹاف کی تعلیمی قابلیت کم از کم گریجویشن ہے جبکہ بعض سبجیکٹ سپیشلسٹ میٹرک اور انٹر میڈیٹ بھی ہیں۔

جہلم: موضع نوگراں سے حفاظتی اقدامات کے بغیر گزرنے والی ریت کی ٹرالیوں کے مالکان کے خلاف گزشتہ سال سے ہونے والی کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*3060: **چودھری اختر علی:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ریت / مٹی لے کر چلنے والے ٹریکٹر ٹرالی کے لئے لازم ہے کہ وہ اوور لوڈ نہ ہوں ترپال سے کور ہوں اور ڈالے مکمل بند ہوں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بمقام موضع نوگراں تحصیل و ضلع جہلم سے ملحقہ نالہ گھان سے ریت بھرنے والی ٹریکٹر ٹرالیاں مذکورہ قواعد پر عمل نہیں کرتیں جس کی وجہ سے گاؤں سے گزرنے والی پنڈ دادنخان روڈ پر جگہ جگہ ریت کے ٹیلے بن گئے ہیں اور گرد وغبار کی وجہ سے مقامی آبادی پریشان ہے؟

(ج) گزشتہ ایک سال میں مذکورہ بالا قواعد کی خلاف ورزی پر تحصیل جہلم میں کتنے چالان اور کتنا جرمانہ کیا گیا؟

(د) حکومت مذکورہ قواعد پر عملدرآمد نہ کرنے والے ٹریکٹر ٹرالی مالکان کے خلاف کب تک کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) یہ بالکل درست ہے کہ ریت / مٹی لے کر چلنے والے ٹریکٹر ٹرالی کے لئے لازم ہے کہ وہ اوور لوڈ نہ ہوں ترپال سے کور ہوں اور ڈالے مکمل بند ہوں۔

(ب) بمقام موضع نوگراں تحصیل و ضلع جہلم سے ملحقہ نالہ گھان سے ریت بھرنے والے کچھ ٹریکٹر ٹرالیاں مذکورہ قواعد پر عمل نہیں کرتے جس کی وجہ سے مقامی آبادی کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے ان ٹریکٹر ٹرالیوں کے خلاف ٹریفک پولیس جہلم قانون کے مطابق عمل میں لاتی ہے۔

(ج) گزشتہ ایک سال میں مذکورہ بالا قواعد کی خلاف ورزی پر ٹریفک پولیس جہلم نے ان ٹریکٹر ٹرالیوں کے خلاف کل639 چالان اور -/319500 روپے جرمانہ کیا جبکہ 76ٹریکٹر ٹرالیوں کو تھانہ میں بند بھی کیا ہے۔

(د) ٹریفک پولیس جہلم مذکورہ قواعد پر عملدرآمد نہ کرنے والے ٹریکٹر ٹرالی مالکان کے خلاف بھرپور قانونی کارروائی کر رہی ہے۔

صوبہ میں اسلحہ لائسنس کی معطلی سے متعلقہ تفصیلات

***3104: محترمہ شاہینہ کریم:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں اسلحہ لائسنس معطل کئے جا چکے ہیں اگر ہاں تو ان کو بحال کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

پنجاب حکومت نے صوبہ بھر میں مینیول بک لیٹس کو بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر SO(Judl-1)1-1/2011(P) مورخہ 31.12.2018 کو معطل کیا، تاہم درخواست گزار اپنے متعلقہ ڈپٹی کمشنرز یا ہوم ڈیپارٹمنٹ کو revalidation کے لئے درخواست دے سکتا ہے اور اپنا لائسنس بحال کروا کے کمپیوٹرائزڈ کروا سکتا ہے۔

صوبہ میں چائلڈ پروٹیکشن اداروں
کے قیام اور ان میں بچوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3147: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو سنٹرز کتنے اضلاع میں قائم ہیں ان کی عمارتوں کی تعمیر کتنے رقبے پر ہے اور اس میں رہائش پذیر بچوں کی تعداد کیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان میں بچوں سے مشقت بھی لی جاتی ہے اور ان کو بروقت کھانا بھی نہیں دیا جاتا اور ان کی صحت کے حوالے سے کوئی خاص انتظامات بھی نہ ہیں، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے مندرجہ ذیل آٹھ اضلاع میں چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشنز قائم ہیں:

چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو انگوری باغ سکیم شالیمار لنک روڈ لاہور، چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، ہاؤس نمبر 15، گلی نمبر 2 ضیاء ٹاؤن، نزدیک کشمیر پُل کینال روڈ فیصل آباد، چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، اولڈ کینال ریسٹ ہاؤس نزدیک چھٹہ ہسپتال گوجرانوالہ، چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، حسن پورہ، میانہ پورہ ایسٹ کیپیٹل روڈ نزدیک چیمہ چوک سیالکوٹ، چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، ہاؤس نمبر 123، مارکیٹ روڈ نزدیک

سی بی کالج فار گرلز صدر راولپنڈی، چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، ہاؤس نمبر 1، سٹریٹ نمبر 6، نیو شالیمار کالونی بوسن روڈ ملتان، چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، بہ علی پور چک 112، نزدیک ائرپورٹ رحیم یار خان، چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، چک نمبر 24، بی سی یزمان روڈ پوسٹ آفس 42/DB بہاولپور پر واقع ہیں جبکہ چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ سرگودھا اور ساہیوال کی عمارتیں تقریباً تکمیل کے قریب ہے۔بقیہ کام مکمل ہونے کے بعد چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کی خدمات کا آغاز یہاں سے بھی کر دیا جائے گا۔مزید بر آں چائلڈ پروٹیکشن یونٹ قصور میں بھی بچوں کی فلاح و بہبود کا کام کر رہا ہے۔

20۔نومبر 2019 کو چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹس میں نادار مفلس، غریب، لاوارث اور بے سہارا، بچوں کی تعداد مندرجہ ذیل تھی:

سیریل نمبر	ضلع کا نام	بچوں کی تعداد
1۔	لاہور	315
2۔	گوجرانوالہ	127
3۔	فیصل آباد	67
4۔	سیالکوٹ	58
5۔	روالپنڈی	69
6۔	ملتان	56
7۔	بہاولپور	63
8۔	رحیم یار خان	37

عمارتوں کی تعمیر کا رقبہ:

سیریل نمبر	ضلع کا نام	رقبہ
1۔	لاہور	48 کنال
2۔	گوجرانوالہ	27 کنال
3۔	فیصل آباد (زیرِ تعمیر)	39 کنال
4۔	سیالکوٹ	3 کنال
5۔	ساہیوال (زیرِ تعمیر)	19 کنال
6۔	ڈیرہ غازی خان (زیرِ تعمیر)	16 کنال
7۔	بہاولپور	46 کنال

8۔	رحیم یار خان	48کنال
9۔	سرگودھا(زیر تعمیر)	48کنال
10۔	ملتان	30کنال زمین ادارہ کو مل چکی ہے جبکہ P-C1 پروسیس میں ہے۔
11۔	راولپنڈی	19کنال رقبہ Indentify ہوچکا ہے اور ادارہ کو ٹرانسفر کے لئے بورڈ آف ریونیو میں زیر عمل ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے بیورو میں مفلس، نادار، بے آسرا، یتیم اور لاوارث بچوں کو جامع قسم کی رہائش، خوراک، تعلیم، صحت، تفریح اور قانونی معاونت کی سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔ بیورو میں بچوں کو گھریلو طرز پر رکھا جاتا ہے اور ان کی پرورش کی جاتی ہے۔ بیورو بچوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے ہر وقت سرگرم عمل ہے۔ بچوں پر خلاف عدم تشدد کی پالیسی پر سختی سے عمل پیرا ہے۔ ملازمین کے خلاف شکایت اور بچوں پر تشدد کی شکایت پر سخت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ بہاولپور میں مختلف شکایات پر انکوائری کی گئیں جس کے دوران بچوں پر تشدد کے حوالے سے حقائق نہ ملے۔

بچوں کو نیشنل انسٹیٹیوٹ آف فوڈ سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کی سفارشات بچوں کو خوراک مہیا کی جارہی ہے اور ان سفارشات کی روشنی میں بچوں کی جسمانی ضروریات کو مدنظر رکھ کر مینیو بنایا جاتا ہے تاکہ بچوں کو موٹاپے اور ذیابیطس اور دیگر امراض سے بچایا جاتا ہے۔ اگر بچے جلدی امراض کا شکار ہو جائیں تو ان کا بہترین علاج کروایا جاتا ہے۔

چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے اداروں میں بچے آزادانہ طور پر گھومتے پھرتے ہیں اور تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ جو بچے تعلیم میں توجہ نہیں لیتے ان بچوں کو باقاعدہ تجزیے کے بعد فنی تعلیم سکھانے کے لئے باہر بھیجا جاتا ہے یا ان کو VTI میں مطلوبہ تعلیمی بنیاد پر فنی تعلیم دی جاتی ہے۔

صوبہ میں منشیات کی روک تھام کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***3148: محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت منشیات کی روک تھام کے لئے ٹھوس اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کی طرف سے منشیات کی روک تھام کے اقدامات ہونے کے باوجود سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں سمیت صوبے بھر میں منشیات کی فروخت اور استعمال جاری ہے؟

(ج) حکومت نے سال 2018 سے اب تک منشیات کے کتنے کیس پکڑے اور کتنے ملزمان کو گرفتار کیا گیا اب تک منشیات فروخت کرنے والے کسی بڑے گروہ کو پکڑا نیز حکومت منشیات کی روک تھام کے لئے مزید کیا اقدامات اٹھا رہی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) یہ درست ہے، منشیات جیسے عفریت پر قابو پانے کے لئے پولیس ٹھوس اقدامات کر رہی ہے۔ منشیات فروشوں اور ایسے مقامات جہاں پر منشیات فروشی کا مکروہ دھندہ ہو رہا ہے کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔ تمام فیلڈ یونٹس کو خصوصی ہدایات بھی جاری کی جا چکی ہیں کہ اس جرم پر قابو پانے کے لئے تمام وسائل بروئے کار لائیں۔

(ب) منشیات فروشی کے تناظر میں سکول، کالج ہائے اور یونیورسٹیوں پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔ ان تمام اداروں کی بطور خاص بذریعہ خفیہ پولیس نگرانی بھی کی جا رہی ہے اور کسی قسم کی شکایت پر حسب ضابطہ قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ بیشتر ان مقامات پر سماج دشمن عناصر (منشیات فروش) کی موجودگی کی خفیہ اطلاع یا نشاندہی پر فوری قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔

(ج) پنجاب پولیس سال 2018 میں منشیات کے کل 86928 مقدمات درج رجسٹر ہوئے جن میں 94115 ملزمان گرفتار ہو کر چالان عدالت ہوئے۔ کل درج شدہ مقدمات میں سے 744 مقدمات سکول کالج کے گردونواح میں منشیات بیچنے والوں کے خلاف درج ہوئے۔ سکول و کالج کے گردونواح میں منشیات بیچنے والوں کے خلاف درج مقدمات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سال 2018 میں وسیع پیمانے پر منشیات کا مکروہ دھندہ کرنے والے جو گروہ گرفتار ہوئے اُن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

منشیات کے مقدمات میں پنجاب پولیس zero tolerance کی پالیسی پر عمل پیرا ہوتے ہوئے منشیات فروشوں کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لا رہی ہے۔

سرگودھا: تحصیل بھلوال میں ریسکیو1122 کے دفتر کی تکمیل، مختص فنڈز اور سٹاف کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*3163: **جناب صہیب احمد ملک**: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل بھلوال (سرگودھا) میں ریسکیو1122 کی منظوری کب دی گئی تھی؟

(ب) اب تک اس کی عمارت کا کتنا کام مکمل کر لیا گیا ہے اگر کام مکمل نہیں ہوا تو کب تک اس کو مکمل کیا جائے گا اور کب اس کو فنکشنل کیا جائے گا؟

(ج) سال 19-2018 اور 20-2019 میں ریسکیو1122 بھلوال سنٹر کے لئے کتنا فنڈز رکھا گیا ہے؟

(د) کیا حکومت تحصیل بھلوال میں ریسکیو 1122 کا عملہ اور دیگر سٹاف تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) تحصیل بھلوال (سرگودھا) میں ریسکیو1122 کی منظوری 21-جولائی2016 کو ہوئی۔

(ب) اب تک عمارت کا 96 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے محکمہ تعمیرات کے مطابق باقی ماندہ کام کو تقریباً ایک ماہ میں مکمل کر لیا جائے گا جبکہ سروس کو فنکشنل کرنے کے لئے سٹاف کی بھرتی، ٹریننگ اور ایمبولینسز کی خریداری کرنے کا عمل جاری ہے جسے چھ ماہ میں مکمل کر لیا جائے گا۔

(ج) 19-2018 کل فنڈز 63 لاکھ روپے، 20-2019 کل فنڈز 20 لاکھ روپے

(د) ریسکیو 1122 بھلوال میں عملہ دیگر سٹاف کی بھرتی کا عمل آخری مراحل میں ہے۔ سٹاف کی ایمرجنسی ٹریننگ کے عمل کو تقریباً چھ ماہ میں مکمل کر لیا جائے گا۔

لوگوں کو مجروح کئے جانے کے خدشہ کے پیش نظر

حفاظتی اداروں کے قیام اور اس سے لوگوں کے استفادہ سے متعلقہ تفصیلات

***3166: محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) Punjab Protection of Vulnerable Persons Board کا ادارہ کام کر رہا ہے؟

(ب) عام عوام اس ادارے سے کیسے فائدہ اٹھاسکتے ہیں؟

(ج) یکم جنوری2018 تا اگست2018 تک کتنے لوگ اس سے مستفید ہوسکے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) Punjab Protection of Vulnerable Persons Rules, 2015 کے تحت بورڈ کے قیام کا نوٹیفکیشن جاری ہوچکا ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) متذکرہ بالا رولز میں Rule 2(h) میں بیان کردہ اشخاص جن میں گواہ، جج، سرکاری وکیل استغاثہ، وکیل، ملزم یا کوئی دیگر شخص جو کہ قانون انسداد دہشت گردی، 1997 کے تحت کارروائی میں شریک ہو، Rule 4 کے تحت قائم یونٹ کو درخواست دے سکتا ہے اور یونٹ خود بھی کسی ایجنسی کی مہیا کردہ معلومات یا انٹیلی جنس پر کسی vulnerable کو پروگرام میں شامل کرسکتا ہے۔

(ج) متذکرہ بالا وقفہ کے دوران کسی شخص نے کوئی درخواست رولز کے تحت استفادہ کرنے کے لئے نہ گزاری ہے۔

صوبہ میں ریسکیو1122 کے ملازمین

کے سروس سٹرکچر اور پروموشن پالیسی سے متعلقہ تفصیلات

***3174: محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں ریسکیو1122 کا ادارہ کب قائم ہوا تھا اور اس کے قیام کے مقاصد کیا تھے؟

(ب) اس وقت صوبہ بھر میں ریسکیو1122 کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ریسکیو1122 کے ملازمین کا سروس سٹرکچر اور پروموشن پالیسی اب تک نہ بنائی گئی ہے ؟

(د) کیا حکومت ریسکیو 1122 کے ملازمین کا سروس سٹرکچر اور پروموشن پالیسی مرتب کرنے کے لئے کوئی مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) صوبہ پنجاب میں ریسکیو1122 کا ادارہ2004 میں قائم ہوا اور اس کا مقصد حادثات کی صورت میں مریضوں کو ابتدائی طبی امداد فراہم کرنا اور فوری اور بروقت ہسپتال منتقلی ہے اور آگ وبلڈنگ گرنے کے حادثات کو مینج کرنا ہے۔

(ب) اس وقت صوبے بھر میں ریسکیو1122 کے ملازمین کی کل تعداد13557 ہے، تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سروس سٹرکچر اور پروموشن پالیسی ہوم ڈیپارٹمنٹ میں تکمیل کے مراحل میں ہے اور اس سلسلے میں تین میٹنگز ہو چکی ہیں۔

(د) سروس سٹرکچر اور پروموشن پالیسی ہوم ڈیپارٹمنٹ میں تکمیل کے مراحل میں ہے۔ اس سلسلہ میں مورخہ 06.11.2019 کو پانچویں پنجاب ایمرجنسی کونسل میٹنگ کا اجلاس منعقد ہوا جس میں کونسل نے ایک کمیٹی تشکیل دی ہے جو کہ اگلی یعنی چھٹی پنجاب ایمرجنسی کونسل میٹنگ میں سروس سٹرکچر اور پروموشن پالیسی کے متعلق اپنی سفارشات منظوری کے لئے پیش کریں گیا۔اس سلسلے میں تین میٹنگز ہو چکی ہیں۔

رحیم یار خان:حلقہ پی پی۔264 میں
تھانہ جات وچوکیوں کی تعداد اور اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

*3180: **سید عثمان محمود**: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔264 ضلع رحیم یار خان میں کتنے تھانہ جات اور چوکیاں ہیں؟

(ب) پچھلے دو سالوں میں ان تھانہ جات میں چوری، راہزنی، ڈکیتی اور اغواء برائے تاوان کے کتنے مقدمات درج ہوئے؟

(ج) حلقہ ہذا کے کتنے تھانہ جات میں بنیادی سہولیات نہ ہیں؟

(د) ان تھانہ جات میں درج مقدمات میں سے کتنے کیسز میں چوری اور ڈکیتی کا سامان واپس کروایا گیا تفصیلاً بتایا جائے نیز اغواء برائے تاوان میں کتنے مغوی بازیاب کروائے گئے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) حلقہ پی پی۔264 رحیم یار خان میں تھانہ جات کی تعداد تین ہے۔

نام تھانہ جات= کوٹسمابہ، اقبال آباد، آباد پور

نام چوکیاں= ترنڈہ سوائے خان، راجن پور کلاں، کوٹ کرم خان

(ب)

چوری	=	217مقدمات
راہزنی	=	10مقدمات
ڈکیتی	=	01مقدمہ
اغواء برائے تاوان	=	01مقدمہ

(ج) تمام تھانہ جات میں تمام تر سہولیات موجود ہیں۔

(د) ان تھانہ جات میں درج مقدمات میں سے چوری کے 189 مقدمات اور ڈکیتی کے ایک مقدمہ میں سامان واپس کرایا گیا اور باقی تفصیل درج ذیل ہے:

جرم	مسروقہ	بازیافتہ
چوری	25176462/-	4055000/-
راہزنی	860350/-	734700/-
ڈکیتی	200000/-	200000/-

اغواء برائے تاوان گیارہ اشخاص مع بیس بکرے چار موٹر سائیکل گیارہ اشخاص مع بیس بکرے چار موٹر سائیکل۔

ایکسپلو سیو کے لئے لائسنس کے اجراء کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*3270: **رانا منور حسین:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کنٹرولڈ explosive کے لئے EL-4 کے لائسنس کا کیا طریق کار ہے؟

(ب) جعلی explosive کو کیسے کنٹرول کیا جاتا ہے کیا ضرورت مند لیز ہولڈر کو قیمت لیز کے مطابق EL-4 لائسنس جاری کیا جاتا ہے۔ جو ایک بلاک 2-ارب روپے سے لیز ہوا ہے اس پر کتنے EL-4 لائسنس جاری کئے جاتے ہیں۔ ایک بلاک 40 کروڑ میں لیز ہوا ہے اس پر کتنے EL-4 لائسنس جاری ہوتے ہیں؟

(ج) جو لوگ جعلی explosive بنا کر استعمال کر رہے ہیں اس پر کیا چیک رکھا گیا ہے اس کو کس طرح سے کنٹرول کیا جارہا ہے کیا سزا اور جزا دی گئی ہے یا دینے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) کنٹرولڈ explosive کے لئے EL-4 لائسنس حاصل کرنے کے لئے متعلقہ ڈپٹی کمشنر آفس رجوع کیا جاتا ہے۔ Law Enforcement Agencies کی رپورٹس کے بعد EL-4 لائسنس متعلقہ ڈپٹی کمشنر جاری کرتا ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ لیول پر ڈسٹرکٹ explosive کمیٹی بنائی گئی ہے جو کہ explosive سے متعلقہ تمام معاملات رولز 2010 اور پالیسی کے مطابق کنٹرول کرتی ہے۔ یہ کمیٹی مندرجہ ذیل ممبران پر مشتمل ہوتی ہے:

1. چیئرمین ڈپٹی کمشنر
2. ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر جنرل
3. نمائندہ IB
4. نمائندہ CTD
5. نمائندہ سول ڈیفنس
6. نمائندہ District Inspector Mines
7. DPO تمام explosive EL-04 لائسنسز کا ریکارڈ متعلقہ ڈپٹی کمشنر اور ڈسٹرکٹ سول ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ میں ہوتا ہے۔ جعلی لائسنز کے حوالے سے مندرجہ بالا کمیٹی کارروائی کرتی ہے۔ SOPs are attached۔

(ج) جعلی لائسنسوں کو مندرجہ بالا کمیٹی جس میں CTD،IB اور DPO کا نمائندہ ہوتا ہے۔ یہ جعلی explosive کو چیک کرتے ہیں اور ان کی جزا سزا جرم کے مطابق Explosive Rules 2010 کے تحت دی جاتی ہے۔

سیالکوٹ شہر میں جرائم کی صورتحال اور ملزمان کی گرفتاری سے متعلقہ تفصیلات

*3296: **چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ سٹی اور تھانہ صدر سیالکوٹ میں یکم اگست 2018 سے 30- ستمبر 2019 تک چوری، ڈکیتی، قتل اور اغواء برائے تاوان کے کتنے مقدمات درج ہوئے، کتنا سامان لوٹا گیا اور کتنے لوگوں کو قتل کیا گیا، مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سیالکوٹ شہر کی اکثر وارداتوں کے ملزمان روپوش یا بیرون ملک فرار ہو جاتے ہیں اور وہاں بیٹھ کر فون کال کے ذریعے اپنے گینگ سے وارداتیں کرواتے ہیں؟

(ج) موضع کالا گمناں کپور والی تھانہ مرادپور ضلع سیالکوٹ میں 4- دسمبر 2018 کو جو واردات ہوئی تھی اس میں کتنے لوگوں کو مدعیوں کی جانب سے نامزد کیا گیا تھا کیا وہ ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں اگر ہاں تو نام و پتا جات کی تفصیل فراہم کریں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ مقدمہ میں نامزد ملزمان کو گرفتار کیا گیا ہے اور نہ ہی اشتہاری قرار دیا گیا ہے کیا ملزمان اتنے بااثر ہیں کہ پولیس ان کے خلاف کارروائی کرنے سے گریزاں ہے اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) تھانہ کوتوالی اور تھانہ صدر سیالکوٹ میں یکم اگست 2018 سے 30- ستمبر 2019 تک چوری کے کل 67 مقدمات، ڈکیتی کے پانچ اور قتل کے کل اکیس مقدمات درج ہوئے جبکہ کل سامان -/16058600 مالیتی لوٹا گیا اور اکیس لوگوں کو قتل کیا گیا، چوری اور ڈکیتی کے مقدمات میں 78 ملزمان کو گرفتار کیا جن سے مال مسروقہ مالیتی -/5042100 مال مسروقہ برآمد کیا گیا جبکہ قتل کے مقدمات میں 55 کس ملزمان کو

گرفتار کرکے حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا جبکہ اغواء برائے تاوان کا ایک مقدمہ درج ہوا جس میں تین کس ملزمان کو گرفتار کرکے حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا تین کس ملزمان کو انسداد دہشت گردی عدالت گوجرانوالہ سے عمر قید سزا مع 5 لاکھ روپے فی کس جرمانہ کی سزا ہو چکی ہے۔

(ب) ایسی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے اگر کوئی ملزم بیرون ملک فرار ہو جائے تو مطابق قانون اس کی گرفتاری کا تحرک کیا جاتا ہے۔

(ج) مقدمہ نمبر 695/18 تھانہ مراد میں جو واردات رونما ہوئی اس میں کل 12 ملزمان نامزد ہوئے جن میں سے (1) محمد سرور ولد شاہ محمد (2) محمد حبیب ولد محمد ناصر (3) محمد حنیف عرف حنیفا ولد سردار (4) بہادر علی ولد طارق علی (5) عبدالروف ولد محمد فضل (6) یاسین اوڈھ ولد عنایت (7) خالد ولد محمد شریف کو گرفتار کرکے مال مسروقہ برآمد کر کے حوالات جوڈیشل بھجوایا جبکہ ملزمان (1) سرفراز پوما ولد فیاض سکنہ کرتو (2) عثمان علی ولد عبدالستار (3) محمد عارف ولد غلام محمد (4) محمد بوٹا عرف جاز ولد غلام محمد (5) محمد آصف اوڈھ مجرم اشتہاری ہیں جن کی گرفتاری کے لئے جدید تکنیک کو بروئے کار لایا جارہا ہے انشاء اللہ جلد از جلد بقیہ ملزمان کو گرفتار کرکے مقدمہ ہذا کو حقائق پر یکسو کیا جائے گا۔

(د) مقدمہ ہذا میں سات کس ملزمان کو چالان کیا جا چکا ہے جبکہ پانچ کس ملزمان کو اشتہاری کروایا گیا ہے جن کی گرفتاری کے لئے تحرک جاری ہے انشاء اللہ جلد از جلد بقیہ ملزمان کو گرفتار کرکے مقدمہ ہذا کو حقائق پر یکسو کیا جائے گا۔

صوبہ میں موٹر بائیک ایمبولینس
سروس کے سٹاف کے سروس سٹرکچر سے متعلقہ تفصیلات

***3339: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں ریسکیو 1122 موٹر بائیک ایمبولینس سروس کو قائم ہوئے دو سال مکمل ہو چکے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ریسکیو 1122 موٹر بائیک ایمبولینس کے ملازمین کو بروقت تنخواہ اور مراعات دی جارہی ہیں ان کا سروس سٹرکچر اور عہدے کیا ہیں مطلع فرمائیں ؟

(ج) حکومت ریسکیو 1122 موٹر بائیک ایمبولینس سروس لاہور کے علاوہ دوسرے شہروں میں بھی فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں ریسکیو موٹر بائیک ایمبولینس سروس کو قائم ہوئے دو سال مکمل ہو چکے ہیں تاہم اس سروس کو ابھی صرف ڈویژنز کی سطح پر قائم کیا گیا ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ تمام ملازمین کو بروقت تنخواہ مراعات دی جارہی ہیں۔ موٹر بائیک پر صرف ایمرجنسی میڈیکل ٹیکنیشن اپنی خدمات سرانجام دیتے ہیں جو کہ بنیادی تنخواہ درجہ گیارہ میں کام کررہے ہیں جو کہ شفٹ انچارج، سٹیشن کوآرڈینیٹر، ریسکیو سیفٹی آفیسر اور ایمرجنسی آفیسر کی سطح پر ترقی کرسکتے ہیں تاہم ان کا سروس سٹرکچر ابھی تکمیلی مراحل میں ہے جس کے لئے اعلیٰ سطح کی کمیٹی وزیر قانون کی سربراہی میں قائم کی گئی ہے جو سروس سٹرکچر کی تکمیل کے لئے تیزی سے کام کررہی ہے۔

(ج) موٹر بائیک ایمبولینس سروس پہلے ہی لاہور کے علاوہ فیصل آباد، گوجرانوالہ، ڈی جی خان، ساہیوال، بہاولپور، ملتان، سرگودھا اور راولپنڈی میں کام کررہی ہے جبکہ اس سروس کو صوبہ بھر کے دیگر ضلعی شہروں میں فراہم کرنے کے لئے حکومت پہلے ہی منظوری دے چکی ہے جسے جلد ہی عملی جامہ پہنا کر سروس کا آغاز کردیا جائے گا۔

پولیس میں رضاکار کی بھرتی اور تھانوں میں تعیناتی
نیز ضلع رحیم یار خان کے تھانوں میں ان کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3378: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پولیس میں رضا کار بھرتی کرنے اورپولیس سٹیشن میں ان کی تعیناتی سے متعلق طریق کار سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا کوئی رضاکار تھانہ میں پنجاب پولیس کی وردی پہن سکتاہے اگر ہاں تو کیا اس کی وردی پر ایسا کوئی بیج یا مونو گرام موجود ہوتا ہے جو اس کی پہچان ظاہر کرے؟

(ج) ضلع رحیم یار خان کے تھانوں میں اس وقت رجسٹرڈ رضاکاران کی تعداد کتنی ہے؟

(د) صادق آباد کے تھانوں میں اس وقت موجود رضاکاروں کی تعداد نام، ولدیت مع ان کو سہولیات اوراعزازیہ کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) قومی رضاکار The West Pakistan Qaumi Razakars Rules 1966 کے تحت بھرتی کئے جاتے ہیں۔ جو رضاکار متعلقہ تھانہ کا رہائشی ہو اس کو تعینات کیا جاتا ہے کیونکہ وہ علاقہ تھانہ سے واقفیت رکھتاہے۔ مقامی پولیس کی معاونت بھی کرتا ہے۔ قومی رضاکار کی عمر 18 سال سے 45 سال کے درمیان ہونی چاہئے بھرتی رولز 1966 کی کاپی برائے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پولیس کی وردی اور قومی رضاکاران کی وردی ایک جیسی ہے مگر وردی پر مونو گرام PQR لگایا جاتا ہے جس سے رضاکار کی پہچان ہوتی ہے۔

(ج) **ڈسٹرکٹ کمانڈر 01۔ کمپنی کمانڈر 24۔ پلاٹون کمانڈر 05۔ رضاکاران 158 کل تعداد 188**

(د) سرکل صادق آباد میں قومی رضاکاران کی تعداد 44 ہے جس کی فہرست برائے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ڈسٹرکٹ کمانڈر کو ماہانہ -/3200 روپے، کمپنی کمانڈر کو ماہانہ -/3000 روپے، پلاٹون کمانڈر کو 2750 روپے، رضاکاران کو ماہانہ -/2000 روپے ادا کیا جاتا ہے جو کہ حکومت پنجاب نے بروئے نمبری FD.PR.6-10/2006 مورخہ 04.02.2013 مقرر فرمائے ہیں۔

صادق آباد: تھانہ صدر میں 2019 میں قتل، ڈکیتی،
راہزنی اور اغواء کے اندراج مقدمات اور گرفتار ملزمان سے متعلقہ تفصیلات

*3433: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ صدر صادق آباد میں 2019 میں کتنے مقدمات قتل، ڈکیتی، راہزنی اور اغواء کے درج ہوئے کتنے ملزمان ان مقدمات میں گرفتار ہوئے؟

(ب) مذکورہ تھانہ کی حدود میں 2019 میں کتنے ملزمان اشتہاری قرار دیئے گئے ان کے نام اور پتاجات کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) مذکورہ تھانہ میں19-2018 میں بطور رضاکار فرائض انجام دینے والوں کے نام، ولدیت اور پتا جات کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(د) رضاکار کو فراہم کردہ اعزازیہ، مراعات اور ان کے فرائض و اختیارات کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) سال 2019 میں تھانہ صدر صادق آباد میں قتل چار، ڈکیتی کا ایک، راہزنی کے 9 اور اغواء کے چار مقدمات درج ہوئے جن کی فہرست تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکور تھانہ کی حدود میں 2019 میں 23 ملزمان اشتہاری قرار دیئے گئے ہیں جن کی فہرست تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ تھانہ میں سال19-2018 میں بطور رضاکار فرائض انجام دینے والوں کی تعداد چار ہے جن کی فہرست تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ڈسٹرکٹ کمانڈر کو ماہانہ -/3200 روپے۔ کمپنی کمانڈر کو ماہانہ -/3000روپے، پلاٹون کمانڈر کو -/2750 روپے، رضاکاران کو ماہانہ -/2000 روپے ادا کیا جاتا ہے۔ جو کہ حکومت پنجاب نے بروئے حکم نمبری FD.PR.6-10/2006 مورخہ 04.02.2013 مقرر فرمائے ہیں۔

بہاولپور ریجن میں اشتہاری ملزمان
کی تعداد اور ان کی گرفتاری سے متعلقہ تفصیلات

*3437: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور ریجن میں اس وقت اشتہاری ملزمان کی تعداد کیا ہے؟

(ب) سال 17-2016 اور 18-2017 کے دوران کتنے اشتہاری ملزمان کو گرفتار کیا گیا؟

(ج) حکومت نے اشتہاری ملزمان کی گرفتاری کے لئے کیا اقدام اٹھائے ہیں، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) بہاولپور ریجن میں اشتہاری ملزمان کی تعداد (بہاولپور 2867، بہاولنگر 2651، رحیم یار خان 6192) ٹوٹل 11710 ہے۔

(ب) گرفتار مجرمان اشتہاری سال 17-2016

سال	ضلع	گرفتار مجرمان اشتہاری
2016	بہاولپور	4165
	بہاولنگر	3229
	رحیم یار خان	7819
	ریجن بہاولپور	15213
2017	بہاولپور	3388
	بہاولنگر	2933
	رحیم یار خان	9094
	ریجن بہاولپور	15415

گرفتار مجرمان اشتہاری ریجن بہاولپور سال 19-2017

سال	ضلع	گرفتار مجرمان اشتہاری
2017	بہاولپور	3388
	بہاولنگر	2933
	رحیم یار خان	9094
	ریجن بہاولپور	15415

2018	بہاولپور	1780
	بہاولنگر	2025
	رحیم یار خان	5011
	ریجن بہاولپور	8816

(ج)

1. مجرمان اشتہاری کی گرفتاری کے لئے آئی جی کی طرف سے سپیشل مہم جاری ہے۔
2. مجرمان اشتہاری کی گرفتاری کے لئے مطلوبہ اشتہاری کا پہلے شناختی کارڈ حاصل کیا جاتا ہے مطلوبہ شناختی کارڈ پر جاری کردہ سم نمبرز کو حاصل کرکے مجرم اشتہاری کو ٹریس کیا جاتا ہے اگر مطلوبہ اشتہاری کو شناختی کارڈ نہ مل سکے تو اس کا اور اس کے قریبی عزیز و اقارب کے شناختی کارڈ نمبر اور موبائل نمبرز حاصل کرکے ان کی فیملی کے توسط سے مطلوبہ اشتہاری کو ٹریس کرنے کا تحرک کیا جاتا ہے۔
3. مجرم اشتہاری کے پناہ دہندگان کے خلاف زیر دفعہ 216ت پ مقدمات درج کئے جا رہے ہیں۔
4. مجرمان اشتہاری کی گرفتاری کے لئے اس کے خلاف زیر دفعہ 88ض ف کارروائی عمل لائی جاتی ہے۔ اگر مجرم اشتہاری کا ایڈریس دیگر اضلاع کا ہو تو متعلقہ اضلاع کے DC صاحبان سے درخواست بابت زیر دفعہ 88ض ف کرنے کا تحرک کیا جاتا ہے۔
5. اگر مجرمان اشتہاری بیرون ملک فرار ہو چکے ہوں تو ان کی ٹریولنگ ہسٹری حاصل کرکے بذریعہ صوبائی وزارت داخلہ، وفاقی وزارت داخلہ کو اس مجرم اشتہاری کے خلاف ریڈ نوٹس ایشو کروانے کی تحرک عمل میں لایا جاتا ہے۔
6. مجرمان اشتہاری کی گرفتاری کے لئے سپیشل ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں جو مجرم اشتہاری کی رہائش اور ٹھکانوں پر ریڈ کرتی ہیں۔
7. ضلع رحیم یار خان کی حدود صوبہ سندھ اور صوبہ بلوچستان سے ملتی ہے۔ مجرمان اشتہاری واردات کرنے کے بعد صوبہ سندھ کے دریائی علاقہ اور صوبہ بلوچستان کے پہاڑی علاقوں میں چھپ جاتے ہیں اور گرفتاری کے لئے صوبہ سندھ اور صوبہ بلوچستان پولیس سے رابطہ جاری ہے۔

لاہور: پی پی-146 میں ریسکیو سنٹرز
کی تعداد اور ایمبولینسز کی موجودگی سے متعلقہ تفصیلات

*3531: **محترمہ رخسانہ کوثر:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

پی پی-146 لاہور میں کتنے ریسکیو1122 کے سنٹر ہیں وہاں پر کتنی ایمبولینسز ہیں اگر نہیں ہیں تو اس کی وجہ کیا ہے اس علاقہ کے لوگ اس سہولت سے کیوں استفادہ نہیں کر سکتے ؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

حلقہ پی پی-146 کی حدود میں دو کمیونٹی ریسکیو سٹیشن ہیں ان کمیونٹی ریسکیو سٹیشن پر چھ ایمبولینسز، تین فائر وہیکلز اور تیس موٹر بائیک ایمبولینسز موجود ہیں جو عوام الناس کو دن رات ایمرجنسی سروس فراہم کر رہی ہیں۔

لاہور سیف سٹی پروگرام کے لئے
مالی سال 19-2018 میں مختص بجٹ اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*3532: **محترمہ رخسانہ کوثر:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور سیف سٹی پروگرام کے لئے 19-2018 میں کتنا بجٹ مختص کیا گیا اور اس میں سے کتنا بجٹ استعمال ہوا؟

(ب) لاہور سیف سٹی پروگرام شروع ہونے سے اب تک جرائم میں کتنی کمی آئی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) مالی سال 2018 سے 2019 میں پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی کی مد میں 328.6 ملین روپے مختص کئے گئے جس میں سے 328.3 ملین روپے استعمال کئے گئے جبکہ لاہور PPIC3 سنٹر کو 3029.4 ملین روپے مختص کئے گئے جس میں سے 3018.8 ملین روپے استعمال کئے گئے۔

(ب) جرائم میں کتنی کمی آئی ہے اس کا ریکارڈ لاہور پولیس سے طلب کیا جا سکتا ہے۔ تاہم پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی نے لاہور میں نصب شدہ کیمروں کی مدد سے اب تک تقریباً پندرہ ہزار سے زائد مقدمات کی تحقیقات میں پنجاب پولیس، مختلف عدالتوں اور دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں کی معاونت کی ہے اور انہیں شہادتیں فراہم کی ہیں۔

ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس انوسٹی گیشن لاہور۔

لاہور سیف سٹی پروگرام شروع ہونے سے مورخہ 31.12.2019 تک قتل، چوری، ڈکیتی، اغواء جیسے 747 مقدمات ٹریس ہوئے ہیں اور ملزمان کو ٹریس کرنے میں کافی حد تک کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ سیف سٹی پراجیکٹ سے کافی استفادہ ہو رہا ہے۔ تاہم سیف سٹی پراجیکٹ میں مزید اضافہ کی ضرورت ہے تاکہ غیر گنجان جگہوں پر بھی کیمرے نصب کئے جائیں تاکہ اس سے مزید استفادہ کیا جا سکے۔

ضلع چنیوٹ میں تھانہ جات پولیس و چوکیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3554: **سید حسن مرتضیٰ:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ میں کتنے تھانہ جات اور چوکیاں ہیں؟

(ب) ان میں کتنی نفری تعینات ہے اور کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) ان تھانہ جات اور چوکیوں کے عمارات کی حالت کیسی ہے؟

(د) ان تھانہ جات اور چوکیوں کے پاس کتنی سرکاری گاڑیاں ہیں؟

(ہ) کن کن تھانہ جات اور چوکیوں کے پاس میں سرکاری گاڑیاں نہ ہیں؟

(و) حکومت نے ان تھانہ جات اور چوکیوں کے لئے مالی سال 2019-20 میں کتنی رقم مختص کی ہے؟

(ز) ان تھانہ جات میں حکومت کون کون سی سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ضلع ہذا میں کل 09 تھانہ جات اور 15 چوکیاں ہیں۔

(ب) ضلع ہذا کے تھانہ جات اور چوکیوں میں آٹھ انسپکٹر، 27 سب انسپکٹر، 44 اسسٹنٹ سب انسپکٹر، 42 ہیڈ کانسٹیبل، 427 کانسٹیبل اور 36 لیڈی کانسٹیبل تعینات ہیں جبکہ 33 اسامیاں خالی ہیں۔

(ج) ضلع ہذا کے تھانہ جات میں سے تھانہ لالیاں، تھانہ صدر، تھانہ محمد والا اور تھانہ لنگرانہ کی عمارت (good) حالت میں موجود ہیں اور تھانہ چناب نگر، تھانہ کانڈیوال اور تھانہ بھوآنہ کی عمارت satisfactory ہیں جبکہ تھانہ سٹی اور تھانہ رجوعہ کی عمارت poor حالت میں ہیں۔ ضلع ہذا میں کل پندرہ چوکیاں ہیں جو کہ notified نہ ہیں جن میں سے چوکی سیٹلائٹ ٹاؤن اور دوست محمد پل کی عمارت good ہے جبکہ بقیہ تمام چوکیوں کی عمارات poor ہیں۔

(د) ضلع ہذا کے 9 تھانہ جات میں کل 16 سرکاری گاڑیاں جبکہ پندرہ چوکیوں پر کل 12 سرکاری گاڑیاں موجود ہیں۔

(ہ) چوکی شخین، چوکی گہلا خان اور چوکی امتیاز شہید پر سرکاری گاڑی موجود نہ ہے۔

(و) حکومت نے ضلع ہذا کے تھانہ جات اور چوکیوں کے لئے کل رقم مبلغ 18,000,00/- روپے مختص کی ہے۔

(ز) تمام سہولیات گورنمنٹ قوانین کے مطابق پہلے سے موجود ہیں۔

ملزم سہیل ایاز کے خلاف بچوں سے زیادتی کے علاوہ دیگر کیسز سے متعلقہ تفصیلات

***3588: محترمہ گلناز شہزادی:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ملزم سہیل ایاز کے خلاف بچوں سے زیادتی کے علاوہ اور کون کون سے اور کتنے مقدمات کون کون سی تاریخ پر درج کیئے گئے؟

(ب) ملزم سہیل ایاز کی راولپنڈی میں گرفتاری کن مقدمات کے تحت عمل میں لائی گئی اور اب تک اس حوالے سے دوران تفشیش کون کون سے پہلو سامنے آئے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) جیسا کہ مذکورہ ملزم مختلف اہم عہدوں پر فائز رہ چکا ہے تو کیا صوبہ بھر میں دوران تعیناتی متعلقہ شخص کے ماضی کے ریکارڈ کو مد نظر رکھا جاتا ہے اور اس کی تفصیلات کے حصول کے لئے کیا لائحہ عمل اختیار کیا جاتا ہے؟

وزیراعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) مقدمہ نمبر 341 مورخہ 03.06.2008 بجرم 377/ 367-A ت پ تھانہ ویسٹر تیج درج ہوا۔ مقدمہ نمبر 723 مورخہ 22.11.2019 بجرم CNSA/C-9 تھانہ روات رجسٹر ہوا۔

(ب) ملزم سہیل ایاز کے خلاف تھانہ روات ضلع راولپنڈی میں ذیل مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

1. مقدمہ نمبر19/689 مورخہ 12.11.2019 بجرم 367-337/A/377/342/J تھانہ روات۔
2. مقدمہ نمبر/19 694 مورخہ 14.11.2019 بجرم 363 ت پ تھانہ روات۔
3. مقدمہ نمبر/19 696 مورخہ 14.11.2019 بجرم 367-J/377/337/A/342/ تھانہ روات۔
4. مقدمہ نمبر19،723 مورخہ 22.11.2019 بجرم CNSA/C-9 تھانہ روات۔

ملزم سہیل ایاز نے چھوٹے بچوں کے ساتھ بد فعلی کرنے کا انکشاف کیا ہے۔ ملزم بحریہ ٹاؤن اسلام آباد میں اپنے گھر میں بچوں کو لے جا کر ان کے ساتھ بد فعلی کرتا اور فحش تصاویر و ویڈیوز بناتا تھا۔ ملزم کے موبائل فون اور لیپ ٹاپ میں سے متعدد قابل اعتراض عریاں تصاویر و ریکارڈنگ برآمد ہوئی ہیں جن سے ٹریس کرتے ہوئے تین متاثرہ بچوں 1۔ حمزہ بعمر 11 سال 2۔ عدیل بعمر 11 سال اور ذیشان بعمر 14 سال کے میڈیکل کروا کر مقدمات درج کئے گئے ہیں۔ ملزم کے قبضہ سے منشیات اور

جنسی ادویات بھی بر آمد ہوئی ہیں۔ ملزم سہیل ایاز کے ہمراہی جرائم پیشہ ساتھیوں میں خرم طاہر عرف کالا ولد محمد ظہیر سکنہ خیابان سرسید، راولپنڈی کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ملزم اور اس کے ساتھیوں کے خلاف چالان مرتب کر کے عدالت بھجوائے گئے ہیں جو مقدمات اب زیر سماعت عدالت ہیں ملزم کے بیرون ملک ریکارڈ اور موبائل فون ولیپ ٹاپ کی فرانزک تفتیش کے لئے ایف آئی اے سے رابطہ کیا گیا ہے۔

(ج) ملزم خیبر پختونخواصوبہ کے محکمہ گورنمنٹ گورنس پالیسی پراجیکٹ پشاور میں بطور چارٹر اکاؤنٹنٹ ملازمت کر رہا تھا جبکہ اس کی دیگر سرکاری ملازمت کا علم نہ ہے مزید یہ کہ کسی سرکاری ملازمت کی صورت میں متعلقہ محکمہ اس شخص کی تصدیق چال چلن / سابقہ ریکارڈ چیک کراتا ہے۔

چلڈرن پروٹیکشن بیورو میں بچوں کے رہنے کی حد سے متعلقہ تفصیلات

***3602: محترمہ طحٰیانون:** کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

سابقہ چھ ماہ میں کتنے بچوں کو چلڈرن پروٹیکشن اتھارٹی کی تحویل میں لیا گیا کیا بچے کے وہاں پر رہنے کے لئے کوئی عرصہ کی حد مقرر ہے عمومی طور پر ایک بچہ وہاں کتنا عرصہ گزارتا ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) یکم جولائی 2019 سے لے کر 24۔ جنوری 2020 تک چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو پنجاب نے نادار مفلس، غریب، لاوارث اور بے سہارا، نومولود بچوں کو اپنی حفاظتی تحویل میں لیا، جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

سیریل نمبر	ضلع کانام	بچوں کی تعداد
1۔	لاہور	963
2۔	گوجرانوالہ	965
3۔	فیصل آباد	810
4۔	سیالکوٹ	636

5۔	راولپنڈی	080
6۔	ملتان	815
7۔	بہاولپور	289
8۔	رحیم یار خان	219
9۔	ٹوٹل	5505

چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو پنجاب Punjab Destitute and Neglected Children Act 2004 کی شق نمبر 32 کے تحت چائلڈ پروٹیکشن کورٹ کی ہدایت پر ایک دن سے لے کر اٹھارہ سال کی عمر تک کسی بھی بچے کو اپنی حفاظتی تحویل میں رکھ سکتا ہے جو کہ نیچے بیان کی گئی ہے۔

32. Period of custody. Subject to any order of the Court or any direction of the Bureau, a child ordered to be admitted to a child protection institution shall be kept in such custody till he attains the age of eighteen years.

لاہور: فٹ پاتھوں اور نہروں کے کنارے نشہ کرنے والے افراد کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*3604: **ملک محمد وحید:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں نشے کے عادی افراد فٹ پاتھوں / نہروں کے کناروں پر نشے کا سر عام استعمال کرتے ہیں؟

(ب) مذکورہ ضلع میں ایسے عناصر کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟

(ج) یکم اگست 2018 سے لے کر اب تک حکومت نے نشہ آور افراد کے خلاف کتنے مقدمات کا اندراج کیا اور کتنے لوگوں کو اس میں کیا کیا سزا دی گئی؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ نہر کے ساتھ گزرنے والی عوام ان عناصر سے انتہائی پریشان ہیں اور متعدد بیماریوں میں بھی مبتلا ہو جاتے ہیں؟

(ہ) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت نشئیوں کے خلاف جو نہروں کے کناروں پر اور فٹ پاتھوں پر پڑے ہوئے ہیں ان کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) تمام ڈویژن ہائے سے رپورٹ حاصل کی گئی ہے کہ یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں نشے کے عادی افراد جو کہ فٹ پاتھوں اور نہر کے کنارے سر عام نشے کا استعمال کرتے ہیں ان کے خلاف کریک ڈاؤن بھی کیا جاتا ہے اور ان کو گرفتار کرکے قانون کے مطابق قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ب) تمام ڈویژن ہائے سے رپورٹ حاصل کی گئی ہے کہ مذکورہ ضلع میں ایسے عناصر کو گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل کیا جاتا ہے جن کی حالت زیادہ خراب ہوتی ہے ان کو ہسپتال میں برائے علاج معالجہ داخل کروایا جاتا ہے۔

(ج) تمام ڈویژن ہائے سے رپورٹ حاصل کی گئی ہے کہ یکم اگست 2018 سے اب تک حکومت نے نشہ کرنے والے افراد کے خلاف کل 8258 مقدمات درج ہوئے ہیں۔

(د) یہ بات درست نہ ہے نہر کے ساتھ گزرنے والی عوام ان سے پریشان ہوتی ہے اور نہ ہی ان کی وجہ سے کسی بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں، بلکہ نہر کے کنارے ایسے عناصر کہیں بھی نظر آتے ہیں تو ان کے خلاف مطابق قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے

(ہ) تمام ڈویژن ہائے سے رپورٹ حاصل کی گئی ہے کہ نشے کے عادی افراد جو نہروں / فٹ پاتھوں پر پڑے ہوتے ہیں اور ان کو پکڑ کر محکمانہ کارروائی کرتے ہوئے ان کے خلاف مقدمات درج رجسٹر کئے جاتے ہیں مزید کڑی نگرانی جاری ہے اگر ڈویژن ہائے میں ایسا کرتے ہوئے پائے گئے تو ان کے خلاف محکمانہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

لاہور شہر میں خراب اور چالو ٹریفک سگنل سے متعلقہ تفصیلات

542: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر کی کس سڑک اور چوک پر ٹریفک سگنل کام کر رہے ہیں نیز کتنے ٹریفک سگنل کب سے خراب ہیں؟

(ب) کیا لکشمی چوک میں ٹریفک سگنل لگا ہوا ہے اگر نہیں ہے تو کیا محکمہ وہاں سگنل لگانے کا کوئی ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی کو سگنلز کی مرمت اور دیکھ بھال کی ذمہ داری مورخہ 01.07.2017 کو دی گئی۔ قبل ازیں یہ ذمہ داری TEPA سرانجام دے رہا تھا جس وقت یہ ذمہ داری پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی کو سونپی گئی اس وقت کل 105 سگنلز میں سے 85 سگنلز کام کر رہے تھے۔ پنجاب سیف سٹیز نے غیر فعال سگنلز کی مرمت کر کے ان کو قابل استعمال بنا دیا اور ضرورت کے مطابق اہم چوراہوں پر نئے سگنلز بھی نصب کئے گئے۔ اس وقت سگنلز کی کل تعداد 130 ہے جو مکمل طور پر درست حالت میں کام کر رہے ہیں۔

(ب) لکشمی چوک میں تاحال بوجہ اورنج لائن ٹرین پراجیکٹ کوئی ٹریفک سگنل نصب نہ ہے۔

صوبہ میں پولیس افسران کی خالی اور پُر اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

650: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں ایڈیشنل آئی جی، ڈی آئی جی، ایس ایس پی، ایس پی اور اے ایس پی کی کتنی اسامیاں ہیں کتنی پر اور کتنی خالی ہیں؟

(ب) خالی اسامیاں کن وجوہات کی بناء پر ہیں؟

(ج) سال 2018 میں کتنے ایس ایس پی، ایس پی، اے ایس پی اور ڈی آئی جی کی پروموشن ہوئی کتنے افسران کی پروموشن کس کس بناء پر defer ہوئی؟

(د) جن افسران کی پروموشن defer ہوئی ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ہ) ان افسران کو کب تک پروموشن دی جائے گی اور خالی اسامیاں کب تک پُر کی جائیں گی، تفصیلاً بتائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف)

Rank	Sanctioned	Posted	Vacant
Addl.IGP	17	14	03
DIG	42	42	00
SSP	90	49	41
SP	200	168	32
ASP	65	49	16

(ب) صوبوں اور وفاقی محکموں میں پی ایس پی افسران کی تعیناتی وفاقی حکومت کرتی ہے۔ پنجاب میں سینئر پی ایس پی افسران کی تعیناتی کے لئے بارہا وفاقی حکومت کو درخواست کی گئی ہے۔ حال ہی میں ایڈیشنل آئی جی اور ڈی آئی جی کے عہدہ کی ترقی کے لئے وفاقی حکومت میں پروموشن بورڈ کی میٹنگز ہوئی ہیں۔ امید ہے کہ ان عہدوں کی کمی جلد ہی پوری ہو جائے گی جبکہ صوبائی پولیس افسران کی ترقی کا بورڈ آخری مرتبہ 03.03.2020 کو ہوا، جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1۔	کل اسامیاں صوبائی کوٹا	140
2۔	پہلے سے ترقی یاب افسران برائے صوبائی کوٹا	92
3۔	خالی اسامیاں	48
4۔	لاہور ہائی کورٹ نے حکم دیا تھا کہ 18 سیٹوں کے خلاف پروموشن نہ کی جائے۔	
5۔	بقایا خالی اسامیاں	30
6۔	ترقی کی سفارش کی گئی	20

اس وقت صوبائی افسران کے کوٹا پر کل اٹھائیس اسامیاں خالی ہیں۔ لاہور ہائی کورٹ نے حکم دیا تھا کہ اٹھارہ اسامیاں کے خلاف پروموشن نہ کی جائے۔ ان خالی سیٹوں کو اگر نکال دیا جائے تو اس وقت صوبائی کوٹا کی اسامیوں کے خلاف صرف دس اسامیاں خالی ہیں۔ آئندہ چند ماہ کے دوران پروموشن بورڈ کی دوبارہ میٹنگ کر کے موزوں افسران کی ترقی کی سفارش کر دی جائے گی۔Defer ہونے والے افسران کا کیس ہر پروموشن بورڈ کی میٹنگ میں رکھا جاتا ہے اور موزوں افسران کی ترقی کی سفارش پروموشن بورڈ باہمی مشاورت سے کرتا ہے۔

(ج) ڈی آئی جی، ایس ایس پی، ایس پی، اے ایس پی اور ایڈیشنل آئی جی کی ترقی وفاقی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے لہٰذا اس حوالے سے معلومات وفاقی حکومت ہی مہیا کر سکتی ہے۔ تاہم پنجاب میں صوبائی افسران کے کوٹا کی ایس پی کے عہدہ میں سال 2018 کے دوران مورخہ 13۔ نومبر کو ڈی ایس پی سے ایس پی کے عہدہ کے لئے پروموشن بورڈ کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی۔ بورڈ کی میٹنگ کے وقت اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔	کل اسامیاں صوبائی کوٹا	140
2۔	پہلے سے ترقی یاب افسران برائے صوبائی کوٹا	68
3۔	خالی اسامیاں	72
4۔	لاہور ہائی کورٹ نے حکم دیا تھا کہ اٹھارہ سیٹوں کے خلاف پروموشن نہ کی جائے۔	
5۔	بقایا خالی اسامیاں	54

"حکومت پنجاب کی پروموشن پالیسی 2010"اور پنجاب سپرنٹنڈنٹس آف پولیس سروس رولز2008"،(Annex-A&B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) کے مطابق جن افسران کے کیس شرائط کو پورا نہ کر سکے ان کی ترقی کی سفارش نہیں کی گئی تھی۔

مورخہ 14.11.2018 کو منعقد ہونے والے پروموشن بورڈ میں 43 افسران مختلف وجوہات کی بناء پر defer ہوئے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید برآں defer ہونے والے افسران کا کیس ہر پروموشن بورڈ کی میٹنگ میں رکھا جاتا ہے اور موزوں افسران کی ترقی کی سفارش پروموشن بورڈ باہمی مشاورت سے کرتا ہے۔

مندرجہ بالا پروموشن بورڈ کی میٹنگ کے بعد مندرجہ ذیل تاریخوں پر پروموشن بورڈ کی میٹنگز ہوئی ہیں جن میں ذیل افسران کی ترقی کی سفارش کی گئی:

مورخہ 29-مارچ2019 = چھ افسران

مورخہ 7-اگست2019 = انیس افسران

مورخہ 3-مارچ2020 = بیس افسران

(د) مورخہ 14.11.2018 کو منعقد ہونے والے پروموشن بورڈ میں 43 افسران مختلف وجوہات کی بناء پر defer ہوئے، جن کی تفصیل Annex -C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) اس وقت صوبائی افسران کے کوٹا پر کل اٹھائیس اسامیاں خالی ہیں۔ لاہور ہائی کورٹ نے حکم دیا تھا کہ اٹھارہ اسامیوں کے خلاف پروموشن نہ کی جائے لہذا اس وقت صوبائی کوٹا کی اسامیوں کے خلاف صرف دس اسامیاں خالی ہیں۔ آئندہ چند ماہ کے دوران پروموشن بورڈ کی دوبارہ میٹنگ کرکے موزوں افسران کی ترقی کی سفارش کی جائے گی جبکہ پی ایس پی افسران کی ترقی وفاقی حکومت (اسٹیبلشمنٹ ڈویژن اسلام آباد) کرتی ہے۔

ساہیوال: میونسپل کمیٹی کمیر ودیگر چکوک میں منشیات فروشی کی روک تھام کے لئے حکومتی اقدامات کی تفصیلات

694: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل ساہیوال کے اکثر دیہات اور میونسپل کمیٹی کمیر منشیات کا گڑھ بنے ہوئے ہیں حکومت ان منشیات بنانے والے اور فروخت کرنے والوں کے خلاف کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) منشیات جیسے فعل کی روک تھام کے لئے ضلع ساہیوال میں کوئی سپیشل کمیٹی یا سکواڈ بنائی گئی نیز قانون نافذ کرنے والے ادارے اس سلسلہ میں کیا اقدامات اٹھا رہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت نوجوانوں کی زندگیاں تباہ کرنے والے منشیات فروشوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیراعلیٰ(جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ضلع ساہیوال میں مورخہ 01.01.2019 تا 31.8.2019 منشیات فروشوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے 963 مقدمات درج کئے اور 976 منشیات فروش گرفتار کئے۔ میونسپل کمیٹی کمیر جو کہ تھانہ کمیر کی حدود میں ہے۔ تھانہ کمیر کی پولیس نے منشیات فروشوں کے خلاف کریک ڈاون کرتے ہوئے 37 مقدمات درج کئے اور 38 منشیات فروشوں کو گرفتار کیا۔

(ب) منشیات فروشوں کے خلاف کارروائی کے لئے ایک یونٹ Narcotic Investigation Unit (NIU) قائم کیا گیا ہے جس میں منشیات کے مقدمات کی تفتیش میں ماہر آفیسرز شامل ہیں اور منشیات فروشوں کے خلاف کارروائی بمطابق ضابطہ عمل میں لاتے ہیں۔

(ج) منشیات فروشوں کے خلاف پہلے ہی کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے۔

ڈی ایس پی لیگل کی تعیناتی اور فرائض سے متعلقہ تفصیلات

804: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیاوزیراعلیٰازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایس پی لیگل کون تعینات کرتا ہے اور ڈی ایس پی لیگل کے فرائض کیا ہیں؟

(ب) کیا وجہ ہے کہ بسا اوقات ڈی ایس پی لیگل کی تعیناتی التواء کا شکار ہو جاتی ہے صوبہ بھر میں ڈی ایس پی لیگل کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ بسا اوقات انسپکٹرز سے ڈی ایس پی لیگل کا کام لیا جاتا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ڈی ایس پی لیگل کی تعیناتی آئی جی پنجاب کرتا ہے۔ ڈی ایس پی لیگل کے فرائض پولیس ٹریننگ کالجز، یونٹس اور ضلعی سطح پر مختلف ہیں عمومی طور پر ڈی ایس پی لیگل مندرجہ ذیل فرائض سرانجام دیتے ہیں۔

1. دفتر ہذا میں عدالت عظمٰی، عدالت عالیہ، سیشن کورٹس، سول کورٹس، پنجاب سروسز ٹریبونل اور دفاتر وفاقی / صوبائی محتسب وغیرہ کی طرف سے موصول ہونے والی رٹ پٹیشن ہائے / کیسز کی رپورٹس و کمنٹس بروقت تیار کر کے پیش کرنا۔
2. انچارج مال خانہ و جوڈیشل لاک اپ کے فرائض سرانجام دینا۔
3. مختلف محکمانہ امور میں قانونی مشورہ و معاونت کرنا۔
4. پولیس ٹریننگ کالجز و سکولز میں بطور لاء انسٹرکٹر۔
5. ہیومن رائٹس کیسز سے متعلق رپورٹ سپریم کورٹ کو ارسال کرنا۔
6. عدالت عظمٰی و عالیہ اور سروس ٹربیونل سے موصول ہونے والے فیصلوں پر عملدرآمد کروانا CPLA/ICA دائر کرنا۔
7. اس کے علاوہ عدالت عظمٰی، عدالت عالیہ اور سیشن کورٹس میں پولیس کے متعلقہ تمام معاملات کی پیروی کرنا۔

(ب) صوبہ پنجاب میں ڈی ایس پی لیگل کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 129 ہے لیکن افسران کی کمی ہے اور اس وقت صرف 33 ایس پی لیگل موجود ہیں باقی 96 اسامیاں خالی ہیں۔

(ج) جیسا کہ سوال کے ضمن (ب) کے جواب میں درج کیا گیا ہے صوبہ پنجاب میں ڈی ایس پی لیگل کی کمی ہے۔ جہاں ڈی ایس پیز لیگل موجود نہ ہیں وہاں انسپکٹر لیگل اپنے فرائض سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ لیگل برانچ کے امور کی دیکھ بھال کے فرائض بھی سرانجام دیتے ہیں۔

ضلع رحیم یار خان چوری، ڈکیتی اور راہزنی کے مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

818: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں یکم جنوری 2018 سے آج تک قتل، چوری، ڈکیتی اور راہزنی کے کتنے مقدمہ جات درج ہوئے، تھانہ وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ان مقدمات میں کتنے ملزمان گرفتار ہوئے چوری اور ڈکیتی کی کتنی اشیاء ریکور ہوئیں؟

(ج) مفرور ملزمان کے خلاف اٹھائے گئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلاً آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں یکم جنوری 2018 سے مورخہ 11.10.2019 تک قتل کے 215 مقدمات چوری کے 1830 مقدمات، ڈکیتی کے 30 مقدمات اور راہزنی کے 227 مقدمات درج ہوئے اور ان مقدمات کی تھانہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان مقدمات میں 5280 ملزمان گرفتار ہوئے ان مقدمات میں سے چوری، راہزنی اور ڈکیتی کی ٹوٹل ریکوری -/863،49،70،37 ہوئی۔

(ج) مفرور کی گرفتاری کے لئے SHOs صاحبان اور تفتیشی افسران کو ہدایت کی گئی ہے نیز مفرور ملزمان کو ٹریس کر کے گرفتاری کی کوششیں کی جارہی ہیں نامعلوم ملزمان کو ٹریس کرنے کے لئے سابقہ ریکارڈ یافتہ ملزمان کو شامل تفتیش کیا جارہا ہے CRO کے ریکارڈ سے مدد لی جارہی ہے نامزد ملزمان کی گرفتاری کے لئے ریڈ کئے جارہے ہیں ان کے کال ریکارڈ ڈیٹا کی مسلسل نگرانی کی جارہی ہے۔ جو ملزمان اشتہاری قرار دیئے جاچکے ہیں ان کی جائیداد کی ضبطی کے لئے زیر دفعہ 88 ض ف کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے۔

سرگودھا: تحصیل بھیرہ میں قتل چوری، ڈکیتی اور راہزنی کے اندراج مقدمہ جات سے متعلقہ تفصیلات

829: جناب صہیب احمد ملک: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا میں یکم جنوری 2019 سے آج تک قتل، چوری، ڈکیتی اور راہزنی کے کتنے مقدمہ جات درج ہوئے، تھانہ وار تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) ان مقدمہ جات میں کتنے ملزمان گرفتار ہوئے اور کتنے مفرور ہیں نیز کتنی چوری اور ڈکیتی کی اشیاء ریکور ہوئیں؟

(ج) مفرور ملزمان کے خلاف حکومت کیا اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تفصیلاً آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) تحصیل بھیرہ دو تھانہ جات پر مشتمل ہے سال 2019 سے درج ہونے والے مقدمات کی تفصیل تھانہ وار ذیل ہے:

تھانہ بھیرہ:

مقدمات قتل	مقدمات ڈکیتی	مقدمات راہزنی	مقدمات چوری
11	03	09	41

تھانہ میانی:

مقدمات قتل	مقدمات ڈکیتی	مقدمات راہزنی	مقدمات چوری
11	00	02	45

(ب)

تھانہ بھیرہ:

گرفتار ملزمان قتل	گرفتار ملزمان ڈکیتی	گرفتار ملزمان راہزنی	گرفتار ملزمان چوری
گرفتار 40 مفرور 9	گرفتار 7 مفرور 9	گرفتار 16 مفرور 8	گرفتار 34 مفرور 90
	مسروقہ/بازیافتہ	مسروقہ/بازیافتہ	مسروقہ/بازیافتہ
	260000/260000	211500/454400	2346000/31147480

تھانہ میانی:

گرفتار ملزمان قتل	گرفتار ملزمان ڈکیتی	گرفتار ملزمان راہزنی	گرفتار ملزمان چوری
گرفتار 28 مفرور 19	گرفتار 00 مفرور 00	گرفتار 00 مفرور 5	گرفتار 23 مفرور 47
	مسروقہ/بازیافتہ	مسروقہ/بازیافتہ	مسروقہ/بازیافتہ
	00/00	79500/-	335000/6464665

(ج) مفرور ملزمان کی گرفتاری کے لئے متعلقہ SDPOs/SHOs کو ہدایت کی گئی ہے کہ تمام وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے مفرور ملزمان کو جلد از جلد گرفتار کریں۔

صوبہ میں چائلڈ پروٹیکشن بیورو
کے دفاتر اور بچوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

835: محترمہ سنبل مالک حسین: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے کتنے دفاتر کن کن اضلاع میں قائم ہیں؟

(ب) صوبہ بھر کے چائلڈ پروٹیکشن بیورو میں اس وقت کتنے بچے زیر کفالت ہیں؟

(ج) افسران اور ملازمین کی تعداد کتنی ہے، عہدہ کے لحاظ سے تفصیل بیان کی جائے؟

(د) ان بچوں اور افسران پر سالانہ خرچ ہونے والے اخراجات کی تفصیل بتائیں نیز سالانہ donation سے حاصل ہونے والی رقم کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے مندرجہ ذیل آٹھ اضلاع میں چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشنز قائم ہیں:

چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو انگوری باغ سکیم شالیمار لنک روڈ لاہور، چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، ہاؤس نمبر 15، گلی نمبر 2 ضیاء ٹاؤن، نزدیک کشمیر پُل کینال روڈ فیصل آباد، چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، اولڈ کینال ریسٹ ہاؤس نزدیک چھٹہ ہسپتال گوجرانوالہ، چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، حسن پورہ، میانہ پورہ ایسٹ کیپیٹل روڈ نزدیک چیمہ چوک سیالکوٹ، چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، ہاؤس نمبر 123، مارکیٹ روڈ نزدیک سی بی کالج فار گرلز صدر راولپنڈی، چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، ہاؤس نمبر 1، سٹریٹ نمبر 6، نیو شالیمار کالونی بوسن روڈ ملتان، چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، ٹبہ علی پور چک 112، نزدیک ائرپورٹ رحیم یار خان، چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، چک نمبر 24، بی سی یزمان روڈ پوسٹ آفس DB/42 بہاولپور پر واقع ہیں جبکہ چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ سرگودھا اور ساہیوال کی عمارتیں تقریباً تکمیل کے قریب ہے۔ بقیہ کام مکمل ہونے کے بعد چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کی خدمات کا آغاز یہاں سے بھی کر دیا جائے

گا۔مزید برآں چائلڈ پروٹیکشن یونٹ قصور میں بھی بچوں کی فلاح و بہبود کا کام کر رہا ہے۔

(ب) 20۔نومبر2019 کو چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹس میں نادار مفلس، غریب، لاوارث اور بے سہارا بچوں کی تعداد مندرجہ ذیل تھی:

سیریل نمبر	ضلع کا نام	بچوں کی تعداد
1۔	لاہور	332
2۔	گوجرانوالہ	107
3۔	فیصل آباد	49
4۔	سیالکوٹ	56
5۔	راولپنڈی	60
6۔	ملتان	38
7۔	بہاولپور	51
8۔	رحیم یار خان	32

(ج) 650 سیٹوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)

1. فائنل گرانٹ ریلیز حکومتِ پنجاب مبلغ-/471674000روپے
2. خرچ بمطابق reconciliation مبلغ-/427555833روپے
   (i) سیلری-/217201705 روپے
   (ii) کنٹیجنسی-/210354128 روپے

صوبہ میں بچوں کے اغواء، زیادتی اور قتل سے متعلقہ تفصیلات

853: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں آئے روز بچوں کے قتل میں اضافہ ہوتا جارہا ہے اور بہت سارے بچوں کو زیادتی کے بعد قتل کیا جاتا ہے؟

(ب) اگست 2018 سے اب تک صوبہ بھر میں کتنے بچے کس کس جگہ قتل ہوئے، اور کتنے بچے زیادتی کے بعد قتل کئے گئے، کتنے بچے اغواء ہوئے اور کتنوں کو بازیاب کرایا گیا؟

(ج) حکومت کی طرف اگست 2018 سے اب تک کتنے ملزمان کو گرفتار کیا اور کتنے ملزمان تفتیش مکمل نہ ہونے پر رہا ہوئے اور کتنے ملزمان کو سزا ہوئی ہے؟

(د) حکومت نے اب تک ان بڑھتے ہوئے قتل کے واقعات کو کنٹرول کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف)

سال2018 میں جو بچے قتل ہوئے	98
سال2019 میں جو بچے قتل ہوئے	104
سال2018 میں جو بچے زیادتی کے بعد قتل ہوئے	14
سال2019 میں جو بچے زیادتی کے بعد قتل ہوئے	20

سوال کے جز(الف) کی وضاحت کر دی گئی ہے، بچوں کے قتل کے مقدمات کی سال 19-2018 کے مقابلتاً مقدمات کی تفصیل کے مطابق چھ مقدمات کا اضافہ ہوا ہے نیز زیادتی کے بعد بچوں کے قتل میں بھی چھ مقدمات کا اضافہ ہوا ہے جس میں سے سال 2019 میں چار مقدمات ایک ملزم سہیل شہزادہ کے خلاف درج ہو کر چالان ہوئے ہیں۔ اس ملزم کو سزائے موت کا حکم بھی ہو چکا ہے۔

(ب) اگست سے اب تک صوبہ بھر میں زیادتی کے بعد قتل کئے جانے والے بچوں کو اکثر ویران جگہوں، قریبی فصلوں، زیر تعمیر عمارتوں اور غیر آباد جگہوں پر لے جا کر قتل کیا گیا جبکہ صرف قتل ہونے والوں بچوں کو کسی مخصوص جگہ پر نہیں لے جایا گیا۔

قتل ہونے والے بچوں کی تعداد	92
زیادتی کے بعد قتل ہونے والے بچوں کی تعداد	18
اغواء ہونے والے بچوں کی تعداد	1056
بازیاب ہونے والے بچوں کی تعداد	971

(ج)

گرفتار ملزمان کی تعداد	1095
عدالت سے رہا ہونے والے ملزمان کی تعداد	71
سزا ہونے والے ملزمان کی تعداد	12

(د) پنجاب پولیس نے اس ضمن میں مقدمات کا بروقت اندراج یقینی بنایا ہے اور تفتیش مقدمات میں فرانزک شہادت ہائے کے عمل کو بہتر بنایا ہے تاکہ اس نوعیت کے مقدمات میں گرفتار ملزمان کو عدالت مجاز سے سزا دلوا کر معاشرے کو ان درندہ صفت لوگوں سے پاک کیا جائے۔ مزید برآں تمام فیلڈ یونٹس کو اس جرم کو کنٹرول کرنے کے لئے خصوصی ہدایات اور ایسے مقدمات کی تفتیش کے لئے معیاری ضوابط کار SOPs بھی جاری کئے گئے ہیں۔ حکومت نے دس سال سے کم عمر بچوں کے ساتھ بدفعلی کرنے کی سزا زیر دفعہ 373-III ت پ سزائے موت مقرر کر دی ہے جس سے اس جرم کے ارتکاب میں نمایاں کمی واقع ہوگئی۔

لاہور: ماہ جنوری 2019 سے تاحال
خودکشی کے اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

860: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں یکم جنوری 2019 سے آج تک کتنے افراد کے خلاف خودکشی کے مقدمات کن کن تھانوں میں مقدمات درج کئے گئے ہیں، تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ب) ضلع لاہور میں یکم جنوری 2019 سے آج تک خودکشی کرنے والے کتنے افراد کے خلاف کیس مکمل ہونے کے بعد سزائیں ہوئیں کتنے افراد کو جرمانہ اور کتنے افراد کو معمولی جرمانہ کے بعد رہا کر دیا گیا؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کینٹ ڈویژن لاہور:

مقدمہ نمبر 19/372 مورخہ 28.03.19 بجرم 325 ت پ تھانہ غازی آباد لاہور میں درج رجسٹر تحریر ہے کہ مقدمہ ہذا میں محمد طارق ولد بشیر نے اپنے آپ کو بذریعہ پسٹل فائر خودکشی کی نیت سے مضروب کیا تھا جو بیان تھا کہ میری بیوی 3/4 ماہ سے اپنے والدین کے پاس چلی گئی تھی میں مکان میں اکیلا رہتا تھا پریشان ہو کر میں نے اپنے آپ کو خود ہی فائر مارے تھے مقدمہ ہذا مورخہ 10.05.19 کو چالان ہوا جو زیر سماعت عدالت ہے۔

مقدمہ نمبر 19/492 مورخہ 21.03.19 بجرم 325 ت پ تھانہ شمالی چھاونی لاہور محمد امتیاز مغل عرف پھاکا ولد فیاض گلی نمبر 9 میں بازار شیخوپورہ مقدمہ زیر سماعت عدالت ہے۔

مقدمہ نمبر 19/652 مورخہ 13.04.19 تھانہ شمالی چھاونی جاوید ولد عابد مکان نمبر 5 گلی نمبر 10 رینجر ہیڈ کوارٹر مقدمہ زیر سماعت عدالت ہے۔

مقدمہ نمبر 19/1919 مورخہ 27.09.19 بجرم 325 ت پ عرفان ولد ایوب مسیح سکنہ جوڑے پل لاہور مقدمہ زیر سماعت عدالت ہے۔

مقدمہ نمبر 19/221 مورخہ 26.03.19 بجرم 325 ت پ تھانہ برکی برخلاف محمد فیاض ولد نیاز احمد سکنہ پھلروان کے خلاف درج رجسٹر ہوا جس کو حسب ضابطہ گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا تھا مقدمہ ہذا زیر سماعت عدالت ہے۔

مقدمہ نمبر 19/426 مورخہ 03.07.19 بجرم 325 ت پ تھانہ برکی برخلاف ہارون مسیح ولد یوسف مسیح سکنہ بووالا کے خلاف درج رجسٹر ہوا تھا جس کو حسب ضابطہ گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا مقدمہ ہذا زیر سماعت عدالت ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس صدر ڈویژن لاہور:

ڈویژن ہذا میں خودکشی کے متعلق کوئی مقدمہ درج رجسٹر نہ ہوا ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سول لائن ڈویژن لاہور:

عرصہ متذکرہ کے دوران ڈویژن ہذا میں خودکشی کرنے والوں کے خلاف ذیل مقدمات درج رجسٹر کیے ہیں۔

1. مقدمہ نمبر 13.11.19/946 جرم 325 تھانہ سول لائن (چالان 22.11.19)
2. مقدمہ نمبر 9.12.19/512 جرم 325 تھانہ گڑھی شاہو (چالان 14.12.19)
3. مقدمہ نمبر 25.9.19/571 جرم 325 تھانہ ریس کورس (زیر تفتیش)

4. مقدمہ نمبر680/ 6.11.19جرم325تھانہ ریس کورس(چالان8.11.19)

5. مقدمہ نمبر761/ 27.12.19جرم325تھانہ ریس کورس(چالان28.12.19)

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور:

2019سے آج تک ذیل مقدمات درج رجسٹر کئے گئے ہیں۔

مقدمہ نمبر15/19مورخہ02.01.2019بجرم325تھانہ نواں کوٹ لاہور(زیر سماعت)

مقدمہ نمبر1680/19مورخہ28.09.2019بجرم325تھانہ نواں کوٹ لاہور(زیر تفتیش)

مقدمہ نمبر52/19مورخہ31.01.2019بجرم325تھانہ وحدت کالونی لاہور(زیر سماعت)

مقدمہ نمبر238/19مورخہ26.02.2019بجرم325تھانہ اقبال ٹاؤن لاہور(زیر سماعت)

مقدمہ نمبر169/19مورخہ09.03.2019بجرم325تھانہ ملت پارک لاہور(زیر سماعت)

مقدمہ نمبر742/19مورخہ25.10.2019بجرم325تھانہ ملت پارک لاہور(زیر سماعت)

مقدمہ نمبر914/19مورخہ20.06.2019بجرم325تھانہ شیراکوٹ لاہور(زیر سماعت)

مقدمہ نمبر1013/19مورخہ21.09.2019بجرم325تھانہ گلشن راوی لاہور(زیر سماعت)

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ماڈل ٹاؤن آپریشن ڈویژن لاہور:

آپریشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن میں ماہ جنوری2019سے تاحال خودکشی کے کل20مقدمات درج ہوئے ہیں جن کی تفصیل ذیل ہیں:

تھانہ نصیر آباد میں(9)، تھانہ کوٹ لکھپت میں(4)، تھانہ گارڈن ٹاؤن میں(1)، تھانہ اچھرہ میں(2)، تھانہ فیصل ٹاؤن میں(1)، تھاہ گلبرک میں(1)اور تھانہ شادمان میں(2) مقدمات درج ہوئے ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سٹی ڈویژن آپریشن لاہور:

مطابق رپورٹ SDPO صاحبان یکم جنوری تا آج تک تھانہ شاہدرہ میں سات ، تھانہ لوئر مال میں پانچ ، بادامی باغ میں تین ، تھانہ شفیق آباد تین ، تھانہ لوہاری گیٹ میں تین ، تھانہ نولکھا ایک ، تھانہ داتا دربار میں ایک ، تھانہ موچی گیٹ میں ایک ، تھانہ نیو انارکلی میں ایک اور تھانہ ٹبی سٹی میں ایک مقدمات درج رجسٹر ہونا پائے گئے ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کینٹ ڈویژن لاہور:

مقدمات زیر سماعت ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس صدر ڈویژن لاہور:

ڈویژن ہذا میں خودکشی کے متعلق کوئی مقدمہ درج رجسٹر نہ ہوا ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سول لائن ڈویژن لاہور:

تمام مقدمات عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور:

مقدمات زیر سماعت ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن آپریشن لاہور:

آپریشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن میں خودکشی کرنے والے 41 افراد کے خلاف چالان مرتب ہوئے تمام کیس زیر سماعت ہیں اور کسی بھی افراد کو جرمانہ یا رہائی نہ ہوئی ہے۔ دو مقدمات زیر تفتیش ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سٹی ڈویژن آپریشن لاہور:

ڈویژن ہذا میں کل 26 مقدمات 33 افراد کے خلاف درج رجسٹر ہوئے جن کی تفتیش بذریعہ انوسٹی گیشن ونگ عمل میں لائی جا رہی ہے جن میں سے پچیس مقدمات زیر سماعت عدالت ہیں۔

لاہور: ٹریفک وارڈنز کی تعداد اور ان میں سے تعینات سے متعلقہ تفصیلات

861: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں کل کتنے ٹریفک وارڈنز ہیں نیز کتنے وارڈنز VIP ڈیوٹی دے رہے ہیں اور کتنے ضلعی شاہراہوں پر تعینات ہیں؟

(ب) یکم جنوری 2019 میں کتنے ٹریفک وارڈنز کو بھرتی کیا گیا؟

(ج) ماہ جنوری 2019 میں کتنے ٹریفک وارڈنز کو سروس ریکارڈ میں ردوبدل کرنے پر ملازمت سے برخاست کیا گیا ان کے نام، پتا اور عہدہ کی تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر اعلیٰ(جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ضلع لاہور میں کل ٹریفک سٹاف ٹریفک اسسٹنٹ (کانسٹیبل) سے سینئر ٹریفک وارڈن (انسپکٹر) تک 3073 ہیں صرف پانچ ملازمین (دو سینئر ٹریفک وارڈنز اور تین ٹریفک وارڈنز) VIPs کے ساتھ مستقل طور پر ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔ ضلع لاہور کی شاہراہوں پر کل 2525 ٹریفک اہلکار تین شفٹوں میں ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں، جبکہ بقیہ سٹاف سٹی ٹریفک پولیس لاہور کے مختلف دفاتر ہائے میں فرائض سرانجام دے رہا ہے۔

(ب) یکم جنوری 2019 میں کوئی ٹریفک وارڈن بھرتی نہ کیا گیا ہے۔

(ج) ماہ جنوری 2019 میں کسی ٹریفک وارڈن کو سروس ریکارڈ میں ردوبدل کرنے پر ملازمت سے برخاست نہ کیا گیا ہے۔

اوکاڑہ: اگست 2018 تا اگست 2019 تک ضلع کے تھانہ جات میں مویشی چوری کے اندراج مقدمات اور برآمدگی سے متعلقہ تفصیلات

870: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع اوکاڑہ کے تھانہ جات میں اگست 2018 سے اگست 2019 تک مویشی چوری کے کتنے مقدمات تھانہ وار درج کئے گئے تھانہ وار تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں ہونے والے مقدمات میں کتنے ملزمان کو گرفتار کیا گیا اور ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

(ج) مذکورہ عرصہ میں جو مقدمات درج کئے گئے ان میں کتنے مویشی چوری ہوئے تھے اور کتنے مویشی برآمد کئے گئے؟

(د) کیا جن مویشیوں کی ملزمان سے برآمدگی کی گئی وہ اصل مالکان تک پہنچا دیئے گئے ہیں ہر تھانہ کی الگ الگ تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) اس عرصہ کے دوران تھانہ اے ڈویژن میں مویشی چوری کے تین مقدمات، تھانہ بی ڈویژن میں دو، تھانہ کینٹ میں سات، تھانہ شاہ بھور میں پندرہ، تھانہ صدر اوکاڑہ میں گیارہ، تھانہ راوی میں سات، تھانہ گوگیرہ میں چھ، تھانہ چوچک میں بارہ، تھانہ ستگھرہ میں چھ، تھانہ سٹی رینالہ میں سات، تھانہ صدر رینالہ میں گیارہ، تھانہ شیر گڑھ میں بیس، تھانہ سٹی دیپالپور میں سولہ، تھانہ صدر دیپالپور، امیں 37، تھانہ حجرہ شاہ مقیم میں 17، تھانہ بصیرپور میں بارہ، تھانہ حویلی لکھا میں 14، تھانہ منڈی احمد آباد میں 9 اور تھانہ چورستہ میاں خان میں تین مقدمات درج ہوئے۔

(ب) اس عرصہ کے دوران 269 ملزمان کو گرفتار کر کے بعد از برآمدگی مال مسروقہ حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا۔

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران 542 مویشی چوری ہوئے اور ان میں سے 247 مویشی برآمد ہو چکے ہیں۔

(د) برآمد مویشی ان کے اصل مالکان کے حوالے کئے جا چکے ہیں تھانہ وار تفصیل ذیل ہے:

تھانہ اے ڈویژن	4	تھانہ صدر اوکاڑہ	15	تھانہ گوگیرہ	22
تھانہ کینٹ	5	تھانہ شاہ بھور	16	تھانہ راوی	10
تھانہ سٹی رینالہ	2	تھانہ رینالہ	2	تھانہ شیر گڑھ	10
تھانہ ستگھرہ	11	تھانہ چوچک	20	تھانہ سٹی دیپالپور	24
تھانہ صدر دیپالپور	44	تھانہ حویلی لکھا	4	تھانہ حجرہ شاہ مقیم	42
تھانہ بصیرپور	10	تھانہ منڈی احمد آباد	4	تھانہ چورستہ میاں خان	2

رائیونڈ، سندر، مانگا منڈی، چوہنگ، ستوکتلہ، نواب ٹاؤن اور کاہنہ پولیس سٹیشنز میں اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

872: جناب محمد مرزا جاوید: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رائیونڈ، سندر، مانگا منڈی، چوہنگ، ستوکتلہ، نواب ٹاؤن اور کاہنہ پولیس سٹیشنز میں لاہور اگست 2018 سے اگست 2019 تک کل کتنی ایف آئی آرز رجسٹرڈ کی گئیں؟

(ب) ان میں سے ڈکیتی، راہزنی، قتل اور چوری کی کتنی ایف آئی آرز درج کی گئیں؟

(ج) ان میں سے کتنی ایف آئی آرز کے چالان عدالتوں میں جمع کروا دیئے گئے ہیں؟

(د) ان ایف آئی آرز میں کتنی گرفتاریاں عمل میں لائی گئی ہیں اور کتنے افراد اب تک مفرور ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) رائیونڈ، سندر، مانگا منڈی، چوہنگ، ستوکتلہ، نواب ٹاؤن اور کاہنہ پولیس سٹیشنز لاہور میں اگست 2018 سے اگست 2019 تک کل 15977 ایف آئی آر ز رجسٹر کی گئی ہیں۔

(ب) جی ہاں! ڈکیتی 18، راہزنی 524، قتل 88، چوری 3812 ایف آئی آرز درج کی گئی ہیں۔

(ج) جی ہاں! 1712 ایف آئی آرز کے چالان عدالتوں میں جمع کروائے گئے ہیں۔

(د) ان ایف آئی آرز میں 3331 گرفتاریاں عمل میں لائی گئی ہیں 27 افراد اب تک مفرور ہیں۔

رحیم یار خان: اشتہاری مجرمان کی تعداد
اوران کی گرفتاری کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

877: **سید عثمان محمود**: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رحیم یار خان شہر میں روز بروز بڑھتے ہوئے جرائم پر قابو پانے کے لئے کیا اقدامات اُٹھائے جارہے ہیں؟

(ب) ضلع ہذا کے اشتہاری مجرمان کی تعداد کتنی ہے اوران کی گرفتاری کے لئے کیا اقدامات اُٹھائے جارہے ہیں؟

(ج) گزشتہ ایک سال کے دوران منشیات فروشی کے کتنے مقدمات اس ضلع میں درج ہوئے اوران میں سے کتنے مقدمات کے چالان مکمل کر لئے گئے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) رحیم یار خان شہر میں روٹین کے جرائم کا ارتکاب ہو رہا ہے جس سے شہریوں میں کوئی اضطراب یا بے چینی نہ پائی جاتی ہے تاہم روٹین کے کرائم کو روکنے کے لئے ذیل اقدامات کئے گئے ہیں۔

1. سابقاریکارڈیافتہ مجرمان کی سرگرمیوں کی نگرانی۔
2. ملزمان کی گرفتاری کے لئے مسلسل ریڈ۔
3. مخصوص اوقات میں جنرل ہولڈاپ۔
4. ہر وقوعہ کی اطلاع پر پولیس کو فوری تحرک۔
5. سابقاریکارڈیافتہ ملزمان کی عدالت سے نیک چال چلن بارے ضمانت۔
6. شہری اور آبادی والے علاقوں میں CCTV کیمروں کی تنصیب۔
7. گرفتار ملزمان کی درست انٹیروگیشن۔
8. اشتہاری مجرمان کی گرفتاری کے لئے خصوصی مہم۔
9. مؤثر پٹرولنگ اور ٹھیکری پہرہ کا قیام۔
10. پولیس افسران کی عوام تک زیادہ سے زیادہ رسائی۔

مندرجہ بالا اقدامات کے مثبت نتائج سامنے آرہے ہیں۔ جرائم بر خلاف مال میں ملوث متعدد گینگ گرفتار کئے جا کر ان سے مال مسروقہ بر آمد ہو چکا ہے۔

(ب) ضلع رحیم یار خان میں اس وقت مجرمان اشتہاری کی تعداد 6192 ہے۔ ضلع رحیم یار خان کی حدود صوبہ سندھ اور صوبہ بلوچستان سے ملتی ہے۔ یہ مجرمان اشتہاری واردات کرنے کے بعد صوبہ سندھ کے دریائی علاقہ اور صوبہ بلوچستان کے پہاڑی علاقوں میں چھپ جاتے ہیں لہٰذا ان کی گرفتاری کے لئے صوبہ سندھ اور صوبہ بلوچستان پولیس سے رابطہ جاری ہے جبکہ دیگر مجرمان اشتہاری کی گرفتاری کے لئے ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں جو کہ ان کی ممکنہ جگہوں پر باقاعدگی سے ریڈ کرتی ہیں تاکہ انہیں جلد از جلد گرفتار کیا جائے۔ مجرمان اشتہاری کی منقولہ، غیر منقولہ جائیداد کی قرقی کے لئے کارروائی زیر دفعہ 88 ض ف عمل میں لائی جارہی ہے جو مجرمان اشتہاری بیرون ملک فرار ہو چکے ہیں ان کے ریڈ نوٹس جاری کروانے کا تحرک کیا گیا ہے۔ مقدمات کے مدعیوں سے

مسلسل رابطہ ہے مجرمان اشتہاری کے عزیز واقارب کے فون ڈیٹا کی نگرانی کی جارہی ہے۔

(ج) رپورٹ مقدمات1544، مکمل چالان:1544

چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو
کے سنٹرز میں بچوں کے ماہانہ خرچ سے متعلقہ تفصیلات

887: جناب سمیع اللہ خان: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے سنٹرز میں کتنے بچے موجود ہیں اور فی بچہ ماہانہ خرچہ کتنا ہے؟

(ب) ان بچوں کی فلاح وبہبود اور تعلیم کے لئے حکومت کیااقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ج) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے زیر اہتمام بچوں کا کفالت خانہ لاہور میں کہاں واقع ہے اور اس کفالت خانہ میں کتنے بچے مقیم ہیں اور اس کا ماہانہ خرچہ کتنا ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) 10۔مارچ2020 کو چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹس میں نادار مفلس، غریب، لاوارث اور بے سہارا بچوں کی تعداد مندرجہ ذیل تھی:

سیریل نمبر	ضلع کانام	بچوں کی تعداد
1۔	لاہور	345
2۔	گوجرانوالہ	107
3۔	فیصل آباد	58
4۔	سیالکوٹ	69
5۔	راولپنڈی	48
6۔	ملتان	54
7۔	بہاولپور	64
8۔	رحیم یارخان	40

اور فی بچہ ماہانہ خرچہ 11,190 روپے ہے۔

(ب) درج بالا چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ لاہور میں آٹھویں کلاس تک ادارہ کے اپنے سکول میں تعلیم دی جاتی ہے جبکہ باقی اضلاع میں پرائمری تک ادارہ جات کے اندر تعلیمی سہولیات میسر ہیں اس کے علاوہ ادارہ کے بچے مختلف ہائی سکولز، کالجز اور یونیورسٹی میں بھی زیر تعلیم ہیں۔ بیورو میں مفلس، نادار، بے آسرا، یتیم اور لاوارث بچوں کو جامع قسم کی رہائش، خوراک، تعلیم، صحت، تفریح اور قانونی معاونت کی سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔ بیورو میں بچوں کو گھریلو طرز پر رکھا جاتا ہے اور ان کی پرورش کی جاتی ہے۔ بیورو بچوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے ہر وقت سرگرم عمل ہے۔ بچوں کو نیشنل انسٹیٹیوٹ آف فوڈ سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کی سفارشات کی روشنی میں بچوں کی جسمانی ضروریات کو مد نظر رکھ کر مینیو بنایا جاتا ہے تاکہ بچوں کو موٹاپے اور ذیابیطس اور دیگر امراض سے بچایا جا سکے۔ اگر بچے کسی قسم کی مرض کا شکار ہو جائیں تو ان کا بہترین علاج کروایا جاتا ہے نیز ہر انسٹیٹیوٹ میں نرس اور میڈیکل سٹاف موجود ہے جو بچوں کو ابتدائی طبی امداد فراہم کرتا ہے۔

چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے اداروں میں بچے آزادانہ طور پر گھومتے پھرتے ہیں اور تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ جو بچے تعلیم میں توجہ نہیں لیتے ان بچوں کو باقاعدہ تجزیے کے بعد فنی تعلیم سکھانے کے لئے باہر بھیجا جاتا ہے یا ان کو VTI میں مطلوبہ تعلیمی بنیاد پر فنی تعلیم دی جاتی ہے۔

(ج) لاہور میں چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو (ہیڈ آفس)، انگوری باغ سکیم، لنک شالیمار روڈ پر واقع ہے یہاں اس وقت چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن لاہور میں 345 بچے مقیم ہیں اور ماہانہ فی کس بچہ خرچہ 11,190 روپے ہے۔ ٹوٹل ماہانہ خرچہ X11,190345 3860550/- روپے ہے۔

صوبہ کے تھانوں میں جھوٹی

ایف آئی آر کے اندراج کی روک تھام سے متعلقہ تفصیلات

897: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

حکومت جھوٹی ایف آئی آر کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ(جناب عثمان احمد خان بُزدار):

سال 2019 میں کل 490155 مقدمات درج رجسٹر ہوئے اب تک 27894 مقدمات مبنی بر حقیقت نہ ہونے کی بنیاد پر خارج ہو چکے ہیں اور ان میں رپورٹ اخراج مرتب ہو چکی ہے۔انسپکٹر جنرل آف پولیس کی جانب سے مورخہ 15.05.2019 کو تمام فیلڈ یونٹس کو خصوصی ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ جھوٹی ایف آئی آر کے اندراج کی حوصلہ شکنی کی جائے۔ ان ہدایات کی روشنی میں اب تک 4590 مقدمات میں کارروائی زیر دفعہ 182 ت پ عمل میں لائی جا چکی ہے۔تاہم بقایا مقدمات میں بھی حسب ضابطہ کارروائی کا تحرک جاری ہے۔

رحیم یار خان: پی پی۔ 264 میں
تھانہ جات کی تعداد آبادی کے تناسب سے کرنے سے متعلقہ تفصیلات

905: سید عثمان محمود: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رحیم یار خان حلقہ پی پی۔264 میں تھانہ جات کے نام علاقہ وار بیان فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس حلقہ کے تمام تھانہ جات کی حدود میں کافی چکوک ہیں جن کی آبادی بہت زیادہ ہے اور تھانہ جات آبادی کے حساب سے ناکافی ہیں؟

(ج) مذکورہ تھانہ جات میں کتنی نفری موجود ہے نفری کی تعداد عہدہ وار بیان فرمائیں اور ہر تھانہ جات میں کتنی گاڑیاں ہیں؟

(د) مذکورہ تھانہ جات میں اشتہاریوں کی تعداد کتنی ہے نیز 2018 سے اب تک کتنے اشتہاری گرفتار کئے گئے اور کتنے گرفتار کرنے ابھی باقی ہیں جو گرفتار نہیں کئے گئے ان کے گرفتار نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس حلقہ کی آبادی کے تناسب سے تھانہ جات کی تعداد بڑھانے اور گرفتار نہ ہونے والے اشتہاریوں کے خلاف کریک ڈاؤن کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگرہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف)

جناب عالی: مطلوبہ معلومات حسب ذیل ہے:

نام تھانہ	نام علاقہ
تھانہ آباد پور	نبی پور، چک وہیہ، کچہ گوپانگ ، فتح پور ٹوانہ، احسان پور، دولت پور، بیٹ میر محمد، آباد پور، نوناری، نظام آباد، چک NP/48 وزیر، NP/49، مڈمنٹھار ، ہیڈ دیگی ، ٹھل، کچہ محازی، رسول پور، NP/47 راجن پورکلاں، کڑمان سنگھ، بیٹ اللہ وسایا، مسلم آباد، NP/46 ، پھوڑاں ، مکھن بیلہ ، راجن پورخورد، کوٹ کرم خان، فضل آباد، ڈیرہ ڈاہراں، جندوڑہ، پیر عبدالمالک، شیریں، شیخ بھکر۔
تھانہ اقبال آباد	شینہ والا، قیصر چوہان، بدلی شریف پیر بھورا سلطان، پیرولی محمد سلطان، قادر آباد، اشرف آباد، عبدالرحمان، یہودی پورماچھیاں، علی پور ماچھیاں، NP/53،52/NP
تھانہ صدر صادق آباد	روتی، پیر فتح دریا، علی پور،اقبال نگر، کوٹلہ حیات،کوٹ فقیرہ، محمد پور کیکری، بہادر پور، سنجر مشائخ، رانجھے خان، روشن بھیٹ، میرل عبدالواحد کھمپڑہ، واسہ، کوٹ موہانہ ،رحموں، امیر علی بھیٹ، P/164 S/A
تھانہ بھونگ	کوٹ غلام میراں، نذر محمد چھلن، جمال دین والی، سیدپور۔

(ب) تھانہ صدر صادق آباد کو دو تھانوں / تھانہ صدر صادق آباد اور تھانہ چوک بہادر پور میں تقسیم کرنے کی تجویز ہے جس پر کام ہو رہا ہے۔ نقشہ جات تیار کروائے جارہے ہیں بہت جلد تجویز سنٹرل پولیس آفس پنجاب لاہور بھجوائی جائے گی۔ باقی تھانہ جات میں ابھی تقسیم کی ضرورت نہ ہے۔ امن عامہ کی صورتحال کنٹرول میں ہے۔

(ج)

تعینات افسران وملازمان تھانہ آباد پور

SHO	SI	ASI	HC	FC
01	02	05	05	28

تعینات افسران وملازمان تھانہ صادق آباد

SHO	SI	ASI	HC	FC
01	03	05	02	33

تعینات افسران وملازمان تھانہ بھونگ

SHO	SI	ASI	HC	FC
01	-	05	03	27

مذکورہ تھانہ جات میں تعینات کل نفری

SHO	SI	ASI	HC	FC
04	07	22	15	128

تھانہ بھونگ میں آٹھ پک اپ اور تین بکتر بند۔ تھانہ صدر صادق آباد میں تین پک اپ آباد پور تین پک اپ اور اقبال آباد میں دو پک اپ گاڑیاں موجود ہیں۔

(د)

نام تھانہ	کل مجرمان اشتہاری	گرفتار مجرمان اشتہاری	بقایا مجرمان اشتہاری
آباد پور	545	425	120
اقبال پور	587	365	222
صدر صادق آباد	662	369	293
بھونگ	609	235	374
کل	2403	1394	1009

ضلع رحیم یار خان کی حدود صوبہ سندھ اور صوبہ بلوچستان سے ملتی ہے یہ مجرمان اشتہاری واردات کرنے کے بعد صوبہ سندھ کے دریائی علاقہ اور صوبہ بلوچستان کے پہاڑی علاقوں میں چھپ جاتے ہیں لہٰذا ان کی گرفتاری کے لئے صوبہ سندھ اور بلوچستان پولیس سے رابطہ جاری ہے۔

(ہ) تھانہ صدر صادق آباد کو دو تھانوں، تھانہ صدر صادق آباد اور تھانہ بہادر پور میں تقسیم کرنے کی تجویز ہے۔ مجرمان اشتہاری کا کال ڈیٹا باقاعدگی سے مانیٹر کیا جارہا ہے اور باقاعدگی سے ان کی گرفتاری کے لئے ریڈ بھی جاری ہیں۔ ان کے خلاف کارروائی زیر دفعہ 88 ض ف کے لئے بھی تحرک جاری ہے۔ مجرمان اشتہاری کی گرفتاری کے لئے مسلسل مہم جاری ہے۔

صوبہ میں سیف سٹی پراجیکٹ کے
تحت لگائے گئے کیمروں اوران کی چالو حالت سے متعلقہ تفصیلات

915: محترمہ اسوہ آفتاب: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر کے کتنے شہروں میں سیف سٹی پراجیکٹ کے تحت کیمرے لگائے گئے ہیں کیا یہ کیمرے درست حالت میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا حکومت سیف سٹی پراجیکٹ کو مزید وسیع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگرہاں توکب تک اس پراجیکٹ کومزید وسیع کیا جائے گا؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) پنجاب سیف سٹی اتھارٹی کے زیر انتظام تا حال لاہور اور قصور شہر میں جدید طرز کے کیمرہ جات نصب کئے گئے ہیں اور ان میں سے تقریباً 60 فیصد کیمرہ جات درست حالت میں کام کررہے ہیں تاہم متعلقہ فیلڈ افسران اور تشکیل شدہ ٹیمیں کسی بھی فنی اور تکنیکی وجوہات کے بناء پر خراب شدہ کیمرہ جات کی مرمت اور بحالی کا کام کرنے میں دن رات مصروف عمل رہتی ہیں۔

(ب) پنجاب سیف سٹیز پراجیکٹ کو حکومت مزید شہروں میں بھی وسعت دینا چاہتی ہے۔ اس سلسلہ میں ڈی جی خان اور تونسہ میں سیف سٹی کے تحت پراجیکٹ کے لئے پری کوالیفکیشن (بمطابق قوانین خریداری پنجاب) کا عمل شروع ہو چکا ہے جو کہ بہت جلد پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔ اس کے علاوہ دیگر شہروں میں راولپنڈی، مری اور فیصل آباد میں بھی اسی طرز کے منصوبہ جات لگائے جائیں گے۔

لاہور شہر میں سال2018 سے
تاحال تھانوں میں اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

925: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر میں سال 2018 سے نومبر 2019 تک کتنے جرائم کے مقدمات درج ہوئے ہیں کن کن تھانوں کی حدود میں ہوئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پولیس کی طرف سے جگہ جگہ ناکہ لگانے اور چیکنگ کرنے کے باوجود لاہور شہر میں جرائم پر قابو نہیں پایا جاسکا بلکہ ناکہ لگانے والے اہلکار مجرموں کو پکڑنے کی بجائے عوام کو تنگ کرنے میں مصروف نظر آتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور شہر میں چوری، ڈکیتی، راہزنی کی روزانہ درجنوں وارداتیں ہو رہی ہیں اور پولیس بے بس نظر آتی ہے؟

(د) لاہور شہر میں لاء اینڈ آرڈر کی بگڑتی ہوتی صورتحال کے پیش نظر حکومت کے طرف سے کیا اقدامات اٹھائے جارہے ہیں، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) لاہور شہر میں سال 2018 میں جرائم کے کل مقدمات 86061 اور سال 2019 میں جرائم کے کل مقدمات 124961 درج ہوئے۔

(ب) تمام ڈویژن ہائے سے رپورٹ حاصل کی گئی ہے کہ یہ درست ہے کہ پولیس کی طرف سے عوام الناس کی جان و مال کے تحفظ اور جرائم کی روک تھام اور پیشہ ور ڈاکوؤں، چوروں اور پیشہ ور جرائم میں ملوث ملزمان کی بیخ بینی کے لئے اہم مقامات پر ناکہ بندی کی جاتی ہے ناکہ بندی سے قبل تمام لوئر اینڈ اپر سبارڈینیٹ کو بریف کیا جاتا ہے کہ عوام الناس سے حسن سلوک سے پیش آئیں اس سلسلہ میں عوام الناس کی شکایت موصول ہونے پر اہلکاران کی انکوائری کی جاتی ہے اور ان کے خلاف قصوروار ہونے کی روشنی میں محکمانہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ج) تمام ڈویژن ہائے سے رپورٹ حاصل کی گئی ہے کہ یہ درست ہے کہ لاہور میں چوری ڈکیتی، راہزنی سنگین کرائم کے انسداد و تدارک کے لئے سنگین کرائم کا ٹائم وار وقوعہ تجزیہ کر کے متاثرہ مقامات اور متاثرہ اوقات کی نشاندہی کرتے ہوئے جیسے سنگین جرائم کے انسداد کے لئے تمام تر وسائل کو بروئے کار لایا جاتا ہے۔ کرائم پکٹس میں پیدل اور موبائلز گشت لگائی جاتی ہے اور سابقاریکارڈیافتہ ملزمان کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(د) تمام ڈویژن ہائے سے رپورٹ حاصل کی گئی ہے کہ لاہور شہر میں لاء اینڈ آرڈر کی بگڑتی ہوئی صورتحال کے پیش نظر ڈیوٹی کا مناسب بندوبست کیا جاتا ہے تاکہ کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما نہ ہو سکے۔

لاہور: جنوری2019 تا دسمبر2019
میں قتل چوری، ڈکیتی کی وارداتوں سے متعلقہ تفصیلات

973: محترمہ سمیرا کومل: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبائی دارالحکومت لاہور میں جنوری 2019 سے دسمبر2019 تک قتل، چوری، ڈکیتی اور دیگر جرائم کی کتنی وارداتیں رپورٹ ہوئی ہیں اور کن کن علاقوں میں زیادہ وارداتیں رپورٹ ہوئی ہیں؟

(ب) ایک سال کے دوران لاہور کے کس تھانے کی حدود میں سب سے زیادہ جرائم کے واقعات رپورٹ ہوئے؟

(ج) بڑھتے ہوئے جرائم کی روک تھام کے لئے پنجاب پولیس اور حکومت نے کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیل کے ساتھ آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس انوسٹی گیشن لاہور:

لاہور میں جنوری 2019 سے دسمبر 2019 تک قتل کے 412، چوری کے 52487، ڈکیتی کے 82 اور دیگر جرائم کے 74402 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

لاہور شہر کے ذیل تھانہ جات میں زیادہ واردات رپورٹ ہوئی ہیں۔

تھانہ فیکٹری ایریا میں 3025 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

تھانہ چوہنگ میں 2858 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

تھانہ نشتر کالونی میں 3092 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

تھانہ شاہدرہ میں 3358 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

تھانہ نواں کوٹ میں 2357 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

تھانہ مغلپورہ میں 2065 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن کینٹ ڈویژن لاہور:

بروئے رپورٹ SDPO صاحبان ڈویژن ہذا میں یکم جنوری 2019 تا 31۔دسمبر 2019 کے عرصہ کے دوران قتل کے 86، ڈکیتی کے 17، چوری کے 18440 اور دیگر (متفرق کرائم) کے 17323 مقدمات درج ہونا پائے گئے ہیں تاہم یہ وارداتیں کسی مخصوص علاقہ میں نہ ہوئی ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس صدر ڈویژن لاہور:

سال 2019 صدر ڈویژن میں جنوری 2019 سے دسمبر 2019 تک 13 تھانوں میں قتل کے 97، چوری 10286، ڈکیتی 44 اور راہزنی کے 727 اور دیگر جرائم کے 10454 مقدمات اور کل 21608 مقدمات درج رجسٹر ہوئے ہیں۔راہزنی جو تھانہ چوہنگ میں 2858 مقدمات سب سے زیادہ درج رجسٹر ہوئیں

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور:

سال 2019 میں ماڈل ٹاؤن ڈویژن میں جنوری 2019 تا دسمبر 2019 تک بارہ تھانوں میں قتل کے 56 مقدمات، چوری کے 6337 مقدمات اور ڈکیتی کے 14 مقدمات درج ہوئے اور دیگر جرائم کے 11868 مقدمات درج ہوئے اور علاقہ تھانہ نشتر کالونی میں سب سے زیادہ واردتیں رپورٹ ہوئیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سٹی ڈویژن لاہور:

سال 2019 سٹی ڈویژن میں جنوری 2019 سے دسمبر 2019 تک 22 تھانوں میں قتل کے 91، ڈکیتی کے دو، چوری کے 10304 و دیگر جرائم کے 16727 ٹوٹل 27124 درج رجسٹر ہوئے تھانہ شاہدرہ میں سب سے زیادہ مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور:

سال 2019 اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور میں جنوری 2019 سے دسمبر 2019 تک دس تھانوں میں قتل کے 38، ڈکیتی کے دو، چوری کے 2565 اور دیگر جرائم کے 8457 مقدمات اور کل 11062 مقدمات رپورٹ ہوئے جو تھانہ نواں کوٹ میں سب سے زیادہ 2357 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

(ب) ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس انوسٹی گیشن لاہور:

ایک سال کے دوران لاہور کے علاقہ تھانہ شاہدرہ کی حدود میں 3358 سب سے زیادہ مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن کینٹ ڈویژن لاہور:

ایک سال کے دوران کینٹ ڈویژن لاہور علاقہ تھانہ فیکٹری ایریا میں 3025 مقدمات درج رجسٹر ہوئے ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس صدر ڈویژن لاہور:

ایک سال کے دوران صدر ڈویژن میں علاقہ تھانہ چوہنگ میں 2858 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور:

ماڈل ٹاؤن ڈویژن میں سال 2019 کے دوران علاقہ تھانہ نشتر کالونی میں 3092 مقدمات درج ہو کر حوالے انوسٹی گیشن ونگ ہوئے

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سٹی ڈویژن لاہور:

ایک سال کے دوران سٹی ڈویژن میں علاقہ تھانہ شاہدرہ میں 3358 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور:

ایک سال کے دوران اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور میں علاقہ تھانہ نواں کوٹ میں 2357 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

(ج) ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس انوسٹی گیشن لاہور:

بڑھتے ہوئے جرائم کی روک تھام کے لئے پنجاب پولیس نے گشت کے نظام کو مؤثر بنایا ہے جو ہر علاقہ تھانہ کی حدود میں ڈولفن سکواڈ، پیرو سکواڈ، اور ہر تھانہ کی حدود میں سرکاری گاڑی اور محافظ سکواڈ جرائم کی روک تھام کے لئے گشت پر مامور ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن کینٹ ڈویژن لاہور:

کرائم کے انسداد و تدارک کے لئے ڈویژن ہذا میں گشت و ناکہ بندی کو مؤثر بنایا گیا ہے، علاوہ ازیں علاقہ کی PRU اور ڈولفن سکواڈ سے بھی استفادہ کیا جارہا ہے تاکہ عوام الناس کے جان و مال کے تحفظ کو یقینی بنایا جاسکے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس صدر ڈویژن لاہور:

بڑھتے ہوئے جرائم کے سلسلہ میں صدر ڈویژن میں گشت کے نظام کو مؤثر بنایا گیا ہے۔ جو ہر علاقہ تھانہ کی حدود میں ڈولفن سکواڈ پیرو سکواڈ اور ہر تھانہ کی حدود میں سرکاری گاڑی اور محافظ سکواڈ جرائم کی روک تھام کے لئے گشت پر مامور ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور:

بڑھتے ہوئے جرائم کی روک تھام کے لئے پنجاب پولیس نے گشت کے نظام کو مؤثر بنایا ہے جو ہر علاقہ تھانہ کی حدود میں ڈالفن سکواڈ، پیرو سکواڈ اور ہر تھانہ کی سرکاری گاڑیاں اور محافظ سکواڈ جرائم کی روک تھام کے لئے گشت پر مامور ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سٹی ڈویژن لاہور:

بڑھتے ہوئے جرائم کی روک تھام کے لئے پنجاب پولیس نے گشت کے نظام کو مؤثر بنایا ہے جو ہر علاقہ تھانہ کی حدود میں ڈولفن سکواڈ، پیرو سکواڈ اور ہر تھانہ کی حدود میں سرکاری گاڑی اور محافظ سکواڈ جرائم کی روک تھام کے لئے گشت پر مامور ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور:

بڑھتے ہوئے جرائم کی روک تھام کے لئے پنجاب پولیس نے گشت کے نظام کو مؤثر بنایا ہے جو ہر علاقہ تھانہ کی حدود میں ڈولفن سکواڈ، پیرو سکواڈ اور ہر تھانہ کی حدود میں سرکاری گاڑی اور محافظ سکواڈ جرائم کی روک تھام کے لئے گشت پر مامور ہیں۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

MR SPEAKER: Minister for Law may introduce the Punjab Tahaffuz-e-Bunyaad-e-Islam Bill 2020.

مسودہ قانون تحفظِ بنیادِ اسلام پنجاب2020

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Punjab Tahaffuz-e-Bunyaad-e-Islam Bill 2020.

MR SPEAKER: The Punjab Tahaffuz-e-Bunyaad-e-Islam Bill 2020 has been introduced. Minister for Law may move the motion for suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of rules 93, 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Tahaffuz-e-Bunyaad-e-Islam Bill 2020."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the requirements of rules 93, 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Tahaffuz-e-Bunyaad-e-Islam Bill 2020."

Now, the question is:

"That the motion for the the suspension of rules be carried."

(The motion was carried unanimously.)

مسودہ قانون

(جوزیر غور لایا گیا)

MR SPEAKER: Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. First reading starts.

مسودہ قانون تحفظِ بنیادِ اسلام پنجاب 2020

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Tahaffuz-e-Bunyaad-e-Islam Bill 2020, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Tahaffuz-e-Bunyaad-e-Islam Bill 2020, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Punjab Tahaffuz-e-Bunyaad-e-Islam Bill 2020, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 15

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 15 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Tahaffuz-e-Bunyaad-e-Islam Bill 2020, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Tahaffuz-e-Bunyaad-e-Islam Bill 2020, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Tahaffuz-e-Bunyaad-e-Islam Bill 2020, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون تحفظ بنیاد اسلام 2020 پاس ہونے پر معزز ممبران کا اظہار خیال

جناب سپیکر: جی، میں اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ادا کرتا ہوں جس کے فضل و کرم سے آج تحفظ بنیاد اسلام بل منظور ہوا جو کہ ایک تاریخی بل ہے۔ یہ بل دین اسلام کی حفاظت اور سربلندی کے لئے انشاء اللہ سنگ میل ثابت ہوگا۔ وفاق اور صوبے اس معاملے میں ہماری تقلید کریں گے اور وفاق سمیت تمام صوبے اس بل کو پورے پاکستان میں نافذ کریں گے۔ خصوصی طور پر اس بل کے Section-3(6)(f) کو Pakistan Penal Code 1860 کی شق نمبر 295 میں شامل کیا جائے تاکہ اللہ تعالیٰ تمام مقدس ہستیوں کی عزت اور ناموس کی حفاظت ہو سکے جس میں آخری نبی محمد رسول اللہ ﷺ، تمام انبیاء کرام، تمام آسمانی کتابیں، تمام فرشتے اور تمام صحابہ کرامؓ شامل ہیں تاکہ اسلام کی بنیادوں کی حفاظت ہو سکے۔

میں سپیکر قومی اسمبلی جناب اسد قیصر کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں انہوں نے بھی اس میں ذاتی دلچسپی لی۔ میں تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے دن رات لگا کر اس بل کی تیاری، بل پیش کرنے اور بل منظور کرنے میں اپنا اپنا کردار ادا کیا۔

میں وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار کا بھی تہہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور ساری کابینہ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے خصوصی دلچسپی لے کر اس بل کو منظور کرایا۔

میں اس بل کا پس منظر بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ تقریباً ایک سال قبل تین ایسی کتابوں کا معاملہ سامنے آیا جس میں ہمارے پیارے نبی محمد رسول اللہ ﷺ، خلفائے راشدین اور اسلام کے بارے میں نہایت گھٹیا اور توہین آمیز زبان استعمال کی گئی اس پر وزیر معدنیات جناب عمار یاسر نے فوری طور پر ایک قرارداد پیش کی جو متفقہ طور پر منظور ہوئی۔ پھر ہم نے ضروری سمجھا کہ

اس پر قانون سازی کی جائے۔ اس سلسلے میں صوبائی وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ کی سربراہی میں ایک سپیشل کمیٹی قائم کی گئی۔

میں یہاں وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ کی کوششوں کو سراہتا ہوں کہ اُن کی سربراہی میں اس سپیشل کمیٹی نے اس معاملے پر دن رات کام کر کے کتابوں کا کھوج لگایا، پیش بندی کے لئے سفارشات تیار کیں جو آج تحفظِ بنیادِ اسلام بل کے نام سے آپ کے سامنے موجود ہے۔ اس کمیٹی میں اس قرارداد کو پیش کرنے والے جناب عمار یاسر، قائد حزب اختلاف میاں محمد حمزہ شہباز شریف، وزیر سکولز ایجوکیشن جناب مراد راس، کمیٹی کے دیگر ممبران میاں شفیع محمد، جناب محمد کاشف محمود، جناب محمد معاویہ، جناب محمد الیاس، سید حسن مرتضیٰ شامل ہیں جن کا میں تہہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

میں شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی، مفتی منیب الرحمٰن، قاری حنیف جالندھری، مولانا طاہر اشرفی اور تمام مکاتبِ فکر کے علماء کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

میں خاص طور پر سیکرٹری پنجاب اسمبلی جناب محمد خان بھٹی ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور جناب عنایت اللہ لک، سیکرٹری قانون جناب نذیر گنجیانہ، خاص طور پر سیکرٹری اطلاعات راجہ جہانگیر نے بڑا کام کیا، مولانا زاہد راشدی، سید کفیل شاہ اور تمام پارلیمانی پارٹیوں کے لیڈر، تمام ممبران اسمبلی اور خاص طور پر جناب خلیل طاہر سندھو کی اس میں بڑی کاوشیں ہیں انہوں نے اس میں اپنی جماعت پاکستان مسلم لیگ (ن) کی بھرپور نمائندگی کی، سردار مہندر پال سنگھ اور سردار رمیش سنگھ اروڑا کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری نسلوں کو اپنے دین اسلام کی خدمت کے لئے مزید قبول فرمائے اور ہم ہمیشہ ثابت قدم رہیں۔ اللہ تعالیٰ اس مبارک عمل کا حصہ بننے والے تمام احباب کو بھی جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین! (خراج تحسین)

جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں وزیر معدنیات جناب عمار یاسر اس کے محرک ہیں اُس کے بعد اس سارے معاملے کو آگے لے کر چلنے کا سارے کا سارا سہرا آپ کے سر ہے۔ آپ نے قابل لوگوں کو چُنا اور یہ معاملہ کابینہ

کے سپرد کیا، کابینہ نے اس معاملے کو سراہا، سارے ایوان اور ساری پارلیمانی پارٹیوں نے اپنا اپنا کردار ادا کیا لیکن اس معاملے کی نشاندہی کے بعد سب سے اہم کردار آپ کا ہے اس پر میں آپ کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں اور آپ کو مبارکباد بھی پیش کرتا ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کا صلہ اللہ تعالیٰ آپ کو دے گا۔

جناب سپیکر! میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جب ایک نیک اور اتنا بڑا کام unanimously ہو رہا تھا اُس دوران below average ماحول پیدا کرنے کی کوشش کی گئی اُس پر میں افسوس کا اظہار کرنا چاہتا ہوں اور میں ایک بار پھر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ (خراج تحسین)

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، حافظ عمار یاسر!

وزیر معدنیات و کانکنی (جناب عمار یاسر):

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ
الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝۲۸
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ
بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۡ
سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي
التَّوْرٰىةِ ښ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ڗ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــــَٔهٗ
فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰي سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ
لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۭ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝۲۹

جناب سپیکر! آج کا دن بہت بڑا دن ہے۔ میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں اور پھر میں آپ کو، تمام ہاؤس کو اور تمام پارٹیوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! تمام انبیائے کرام علیہم السلام خصوصاً امام الانبیاء خاتم النبیین (آخری نبی) حضرت محمد رسول اللہ ﷺ جن پر میرے اور آپ سب کے ماں باپ قربان، آپ ﷺ کی آل آپ ﷺ کی اولاد آپ ﷺ کے تمام اصحاب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے لئے جو

اس اسمبلی نے کام کیا ہے۔ ہم اسمبلی کے ایک ایک فرد کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ بہت جزائے خیر عطا فرمائے۔

جناب سپیکر! آپ نے آج نہیں ہمیشہ ناموس رسالت ﷺ کا خیال رکھا ہے۔ آپ کا ایک خاندانی پس منظر ہے کہ جب بھی دین کے خلاف سازش ہوئی ہے آپ کا خاندان دین کی حفاظت کے لئے سب سے آگے آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے خاندان کا اپنے مبارک دین کے لئے انتخاب کیا۔ چودھری ظہور الٰہی شہید نے تحفظ ختم نبوت ﷺ کی تحریک میں نمایاں کردار ادا کیا۔ ختم نبوت ﷺ کی تحریک میں جن جن لوگوں نے حصہ لیا اللہ تعالیٰ نے اس مبارک دین کی برکت سے آج تک اُن لوگوں کا نام زندہ رکھا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس موقع پر ذوالفقار علی بھٹو شہید کا بھی ذکر کرتا ہوں کہ جنہوں نے ختم نبوت ﷺ کے تحفظ کا اقدام کیا تھا پیپلز پارٹی آج بھی اس کا صلہ کھا رہی ہے۔ خاتم النبیین (آخری نبی) حضرت محمد رسول اللہ ﷺ جن پر ہمارے ماں باپ قربان، جو شخص بھی خاتم النبیین (آخری نبی) حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت کے تحفظ کے لئے اٹھے گا تو اللہ کی قسم اللہ کی قسم اس کی نسلیں سرسبز و شاداب رہیں گی۔ ان کے اوپر کوئی آنچ نہیں آسکتی اور ان کے خلاف کوئی سازش کامیاب نہیں ہو سکتی۔

جناب سپیکر! میں ایک ایک ممبر سے appeal کرتا ہوں کہ ہمارے ملک میں internationally سازشیں ہو رہی ہیں، روزانہ کوئی نہ کوئی سازشی اپنی سازش کرتا ہے کہ ختم نبوت ﷺ کے قانون میں یہ کریں وہ کریں۔ (کاغذات دکھاتے ہوئے)

جناب سپیکر! میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں 2017 سے ہائی کورٹس میں پھر رہا ہوں، میں اسلام آباد ہائی کورٹ میں گیا ہوں کہ اس پاکستان میں خاتم النبیین (آخری نبی) حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی گستاخی ہوئی ہے۔ اس کے بعد جو کچھ مجھ پر گزر رہی ہے یا (کاغذات دکھاتے ہوئے) میں یہ اٹھا کر پھر رہا ہوں۔

جناب سپیکر! ہماری جو قرارداد تھی اس کا یہ حصہ تھا کہ اس پاکستان میں خاتم النبیین (آخری نبی) حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی اگر عزت محفوظ نہیں ہے تو پھر ہمیں زندہ رہنے کا بھی کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!اس ملک میں قرآن کریم کی بے حُرمتی ہوئی ہے لیکن کوئی قانون حرکت میں نہیں آیا۔ میں ایف آئی اے کے پاس گیا۔ میری پوری ٹیم پھِر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کا اس دین کے لئے انتخاب کیا ہے۔ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین کی گئی، ان کے کارٹون بنائے گئے، خاتم النبیین (آخری نبی) حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے اس پاکستان کے اندر کارٹون بنائے گئے۔ ہم باہر والوں کو روتے ہیں لیکن ہمارے ملک کی کیا صورتحال ہے؟ اللہ کی قسم اس طرح ملک میں امن نہیں آسکتا۔

جناب سپیکر: جناب عمار یاسر!اس قانون کے بننے سے انشاء اللہ یہ سب کچھ رُک جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے یہ کام لیا ہے اور آج کی اسمبلی اور تمام ممبران نے ایک تاریخ رقم کی ہے۔ ہم انشاء اللہ دیکھیں گے کیونکہ اس طرح کے معاملات کو روکنے کی آج بنیاد رکھ دی گئی ہے اور انشاءاللہ یہ رُک کر رہے گا۔

میں یہاں خاص طور پر مولانا منظور احمد چنیوٹی (مرحوم) کا ذکر کروں گا۔ ان کے صاحبزادے جناب محمد الیاس نہیں آئے۔

آپ سب کو یاد ہوگا کہ میں جب پہلے سپیکر پنجاب اسمبلی تھا تو مولانا منظور احمد چنیوٹی (مرحوم) نے بڑا تاریخ ساز کام کیا تھا اور ہم نے یہاں ایک قرارداد پاس کی تھی جس کے نتیجے میں ربوہ کا نام تبدیل کرکے چناب نگر رکھا گیا تھا۔ مجھے جناب محمد الیاس نے خود کہا تھا کہ میں نے آج تقریر کرنی ہے شاید وہ ابھی نہیں آئے۔

وزیر معدنیات و کانکنی (جناب عمار یاسر): جناب سپیکر!ہمارے ملک کے اندر نعوذباللہ من ذالک یہ قانون۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔جناب عمار یاسر!بیٹھ جائیں۔ آپ کی بات ہوگئی ہے۔ میں نے اپوزیشن کو بھی وقت دینا ہے۔

وزیر معدنیات و کانکنی (جناب عمار یاسر): جناب سپیکر! ایک منٹ دے دیں۔ یہ بہت اہم معاملہ ہے۔ ہمارے وزیر قانون کی سربراہی میں جو کمیٹی قائم کی گئی تھی ابھی تک اس پر کام مکمل نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: آج قانون بن گیا ہے انشاءاللہ اب اس پر عملدرآمد ہو گا۔ ہم اس معاملہ پر بھی جناب محمد بشارت راجہ کے ساتھ بیٹھ کر علیحدہ کمیٹی بنالیں گے۔ آپ فکر نہ کریں اور اب آپ تشریف رکھیں۔

وزیر معدنیات و کانکنی (جناب عمار یاسر): جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آج آپ نے ایک مبارک فریضہ سرانجام دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جس سے ایسا کام لینا چاہتا ہے تو وہ اپنے بندوں کو مقرر کرتا ہے۔ میں آپ کو یہ بل منظور ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آپ نے کمیٹی کے ممبران میں لیڈر آف اپوزیشن جناب محمد حمزہ شہباز شریف، مجھے اور ہمارے دیگر ممبران کو شامل کیا۔ آپ یقین جانئے کہ مجھے بہت زیادہ خوشی ہے کہ پہلی دفعہ Holy Bible، تورات، زبور اور انجیل کا بھی ذکر آیا۔

جناب سپیکر! آپ نے جو بات فرمائی ہے وہ سو فیصد درست ہے کہ اب کبھی یہ بات نہیں ہو گی، ویسے بھی right to expression یا right to freedom جیسی باتیں کتابوں میں ضرور اچھی لگتی ہیں لیکن جو باتیں کسی کو hurt کرتی ہیں چاہے وہ خاتم النبیین (آخری نبی) حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہوں یا Jesus Christ ہوں یا Holy Bible کے بارے میں ہوں یا جو دوسرے ہمارے الہامی مذاہب کے بارے میں ہوں ان کا تدارک ہو گا۔

جناب سپیکر! میری طرف سے اور تمام minority ممبران کی طرف سے آپ کے لئے بہت سی دعائیں۔ میں اور تو کچھ نہیں دے سکتا لیکن دعا دے سکتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کو اس کا اجر دے۔ حافظ عمار یاسر بھائی کو جس نے بڑا جرأتمندانہ قدم اٹھایا انہیں بھی اجر دے، وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ اور لیڈر آف اپوزیشن جناب محمد حمزہ شہباز شریف کو بھی اجر دے۔ یہ آپ کی کمال مہربانی ہے کہ آپ نے ان کو کمیٹی میں شامل کیا، وہ میٹنگز میں آئے اور انہوں نے بھی اس میں اپنی پوری consent ظاہر کی۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج ایک نیک کام کا آغاز ہوا ہے اس کا انجام پاکستان اور پوری قوم کی تقدیر بدل دے گا۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ آپ نے اس کام میں بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں پہلے یہ ذکر کروں گا کہ آج سے دو تین دن پہلے ایک ناخوشگوار واقعہ ہوا۔ میں اس پر بڑا شرمندہ ہوں کہ جو react میں نے کیا وہ کم از کم مجھے نہیں کرنا چاہئے تھا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں اس حوالے سے عرض کروں گا کہ پاکستان پیپلز پارٹی نے اس کام کی ستر کی دہائی میں بنیاد رکھی اور اسے آئین کا حصہ بنایا۔ یہ ایک بہت بڑا فتنہ تھا جس پر دستخط کرتے ہوئے جناب ذوالفقار علی بھٹو کے یہ الفاظ تھے کہ میں ایک آرڈیننس یا ایکٹ پر دستخط نہیں کر رہا بلکہ میں اپنی موت کے پروانے پر دستخط کر رہا ہوں۔ اس وقت اس ملک کے اندر جو قوتیں طاقتور تھیں وہ تاریخ کا حصہ ہیں۔ اس وقت ہمارا سارا دفاع انہی لوگوں کے ہاتھوں میں تھا وہ چاہے ائر چیف تھے، چاہے چیف آف آرمی سٹاف تھے لیکن اس کے باوجود اس مرد مومن اور مرد مجاہد نے ایک ایسا کام کیا جیسا کہ ابھی جناب عمار یاسر کہہ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ بندے منتخب کرتا ہے اور اس کا آپ کو credit جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو منتخب کیا اور یہ نیک کام آپ کے ہاتھوں سے کروایا۔ میں آپ کو مبارکباد بھی پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہمت و توفیق دے کہ ہم اس ملک کے اندر امن پیدا کر سکیں اور اس ملک کے اندر کسی کے شعار کو نشانہ نہ بنا سکیں۔ اس ملک کے وسیع تر مفاد کے لئے ہم اپنے اپنے دائرہ کار میں رہ کر اپنے اپنے نظریات اور اپنے اپنے عقائد کے ساتھ زندہ رہیں اور اپنے عقائد دوسروں پر کہیں بھی مسلط نہ کریں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، جناب سعید اکبر خان!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ جیسا کہ میرے دوستوں نے اور خاص طور پر حافظ یاسر عمار نے یہ ساری تحریک چلائی اور ایک قرارداد لے آئے اس پر میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ اصل بات یہ ہے کہ چیئر پر بیٹھے ہوئے لوگوں کا mind set دیکھا جاتا ہے اور اُن کو جانچا جاتا ہے یعنی وہ ذات جن کی وجہ سے ہم اسلام میں داخل ہوئے اگر اُن پر کوئی question mark کرے تو کرسی پر بیٹھے ہوئے کیسے تڑپتے ہیں؟

جناب سپیکر! میں آپ کو اور آپ کے خاندان کو بڑے عرصہ سے جانتا ہوں کیونکہ ہمارے بزرگوں کا ایک تعلق ہے۔ جیسے حافظ صاحب نے فرمایا کہ ہر اس معاملے میں جہاں اسلام اور رسالت مآب ﷺ کی بات آئی تو آپ لوگ تڑپے ہیں۔ آپ نے پچھلے بجٹ اجلاس میں ایک قانون سازی کی جو آج تک appreciate ہو رہی ہے۔ آپ اس صوبے اور اس ملک میں کسی بھی فتنہ کو ختم کرنے کے لئے قانون سازی کر رہے ہیں تاکہ جن معاملات سے ہمارے جذبات مجروح ہوتے ہیں یا ہمارے اوپر question mark آتا ہے وہ دوبارہ رونما نہ ہوں۔ جن کی وجہ سے آپ سارا دن لاالہ الااللہ پڑھتے رہیں لیکن ساتھ محمد رسول اللہ نہ پڑھیں تو آپ کو مسلمان کوئی نہیں کہے گا۔ جن کی وجہ سے ہم مسلمان کہلواتے ہیں اُن پر اگر اس طرح کی باتیں شائع ہوں اور ہم سب اس پر خاموشی سے درگزر کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے لئے بڑے افسوس کا مقام ہے اور ہم پر بھی question mark لگنا چاہئے۔ آج جو قانون سازی متفقہ طور پر ہوئی ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ گیارہ کروڑ لوگوں کی آواز ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! تحفظ رسالت کے لئے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کربلا میں قربانی دی اور یہی وجہ تھی کہ اُس وقت جب رسالت مآب ﷺ پر حرف آنے لگا تو انہوں نے اپنا پورا کنبہ شہید کروا دیا لیکن رسالت مآب ﷺ پر آنچ نہیں آنے دی اور آج تک ہم اس قربانی کو یاد کرتے ہیں۔ جو شخص بھی اس میں حصہ ڈالے گا تاریخ میں اُس کو سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔

جناب سپیکر! پچھلے اجلاس میں ہونے والی قانون سازی اور جو آج ہوئی ہے اس پر آنے والی نسلیں آپ کا بھی شکریہ ادا کریں گی اور اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے تمام ممبران اسمبلی کا شکریہ ادا کریں گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ نے اور ہم نے اپنا فرض پورا کر دیا ہے لہٰذا میں اب گورنمنٹ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ اس قانون پر عملدرآمد میں کوئی کمی نہ آئے کیونکہ ہمیشہ کچھ کمی بیشی یا خرابی implementation میں ہی آتی ہے۔ دوسرے قوانین پر عملدرآمد کرنے میں کچھ کمی بیشی رہے تو وہ بھی قابل برداشت نہیں ہے لیکن اُس کو ignore کیا جا سکتا ہے البتہ جو قانون سازی پہلے یا آج کروائی گئی ہے اگر اس پر عملدرآمد میں کوتاہی برتی جائے تو وہ ہمارے لئے

بڑا لمحہ فکریہ ہوگا لہٰذا آپ کی وساطت سے حکومتِ پنجاب سے میری یہ اپیل ہے کہ اس کی implementation میں بھرپور کردار ادا کیا جائے۔ بہت شکریہ

(اذانِ عصر)

جناب سپیکر: وزیر قانون! جناب سعید اکبر خان کی بڑی valid تجویز ہے لہٰذا جس طرح آپ کی کمیٹی نے اتنی محنت کی ہے اسی طرح اس قانون پر implementation کے حوالے سے ایک کمیٹی permanently follow کرتی رہے تو بہتر ہے تاکہ implementation کے حوالے سے اگر کوئی issue آئے تو وہ کمیٹی اس پر working کرے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/سماجی بہبود و بیت المال/داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میری یہ تجویز ہوگی کہ already جو کمیٹی بنی ہوئی ہے اس کو ہی continue کروایا جائے تاکہ یہی کمیٹی implementation بھی کروائے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ بہتر ہے کیونکہ آپ سب ممبران نے دو ماہ تک کام کیا ہے بلکہ جناب محمد حمزہ شہباز شریف بھی میٹنگز attend کرتے رہے ہیں اور سب ممبران نے اچھا contribute کیا ہے لہٰذا یہی کمیٹی implementation کے لئے کام کرے تاکہ اگر ایسا کوئی issue آئے تو اسی کمیٹی میں آجائے۔ یہ جناب سعید اکبر خان کا پوائنٹ valid ہے۔

ابھی اس پر بات کرنے کے لئے سید یاور عباس بخاری کی request آئی ہے جن کے بعد جناب محمد بشارت راجہ بات کر لیں گے۔ سید یاور عباس بخاری! مختصر بات کیجئے گا کیونکہ اگلے ایجنڈے پر بھی کام کرنا ہے۔ ابھی سید یاور عباس بخاری اور جناب محمد بشارت راجہ بات کر لیں گے لیکن کل اس discussion کو continue کریں گے۔

سید یاور عباس بخاری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّل فَرَجَھُم

جناب سپیکر! سب سے پہلے ہمارے حکومتی اور اپوزیشن بنچوں کو اس بڑے کارنامے پر ایک مشترکہ مبارکباد ہو کیونکہ آج بہت عظیم دن ہے۔ جو کچھ کتابوں میں لکھا جاتا ہے اور جس قسم کی بھونڈی باتیں کی جاتی ہیں ہم لوگوں نے آج یہ قانون سازی کر کے foreign agents کے خلاف بھی بہت بڑا اقدم اٹھایا ہے۔ اس ملک میں ایک unity تھی چاہے یہاں پر مسلم، عیسائی، ہندو

یا سکھ ہوں لیکن ہم سب ایک قبیلے اور فیملی کے طور پر رہتے تھے۔ 70 کی دہائی کے بعد جب اس ملک کے اندر foreign intervention شروع ہوئی تب سے ہمارے اندر نفاق پیدا ہونا شروع ہو گیا۔ ہم لوگ تفرقہ بازیوں میں پڑ گئے اور ہم نے یہ نہیں دیکھا کہ کون کیا کہہ رہا ہے؟ ہم لوگوں نے ایک دوسرے پر صرف اور صرف انگلیاں اُٹھائیں اور پتھر مارے۔

جناب سپیکر! آج آپ نے جو قانون سازی پاس کی ہے اس سے آپ قوم میں unity واپس لے آئے ہیں۔ ہم لوگوں کو ایک دوسرے کا لحاظ کرنا پڑے گا اور ہمیں بطور پارلیمنٹیرین لیڈر بن کر اپنے اپنے علاقوں میں جا کر اس بل کے بارے میں لوگوں کو بتانا چاہئے کہ اس بل کی اہمیت کیا ہے۔ یہ وہ بل ہے جو صرف خاتم الانبیاء اور سردار الانبیاء کا تحفظ نہیں کرتا بلکہ یہ ہمارے ایک لاکھ 24 ہزار پیغمبروں کی عزت کا تحفظ بھی کرتا ہے۔ ہم لوگوں کو سب سے پہلے یہ دیکھنا ہے کہ جہاں پر پاک نبی ﷺ کا نام آئے، اُن کی پاک ازواج کا نام آئے، اہل بیت کا نام آئے اور پاک اصحاب کا نام آئے تو ہم کسی کو جرأت نہ دیں کہ وہ اس قسم کا کام کریں، اس قسم کی باتیں لکھیں یا بولیں جو ہماری unity میں تفرقہ ڈالتے ہیں۔ جہاں پر ہماری unity خراب ہو گئی وہاں پر یہ ملک بالکل پارہ پارہ ہو جائے گا اور ہم اس چیز کو بالکل بھی برداشت نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر! ایک دفعہ پھر آپ کو، اپوزیشن اور حکومتی بنچوں کو مبارک ہو کیونکہ آج بہت بڑا دن ہے۔ ہم اس دن کو خوشی سے بھی منائیں اور آگے تبلیغ بھی کریں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: راجہ یاور کمال خان! صرف دو منٹ میں ذرا جلدی بات کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (راجہ یاور کمال خان): جناب سپیکر! میں سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے floor دیا۔

جناب سپیکر! میں اپنے بھائی حافظ عمار یاسر کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ یہ قرارداد اسمبلی میں لے کر آئے۔ اسمبلیاں پہلے بھی تھیں، ممبر پارلیمنٹ پہلے بھی لوگ منتخب ہوتے تھے اور آئندہ بھی ہوں گے لیکن یہ شاید اللہ کی مہربانی سے اپنے حبیب ﷺ کے صدقے اتنا تاریخ ساز لمحہ ہم سب کے حصے میں آیا ہے جو کہ بہت کم لوگوں کے حصے میں آتا ہے۔

جناب سپیکر! یہاں میں اپنی حکومت کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ یہاں اپنے وزیراعظم جناب عمران خان کو بھی خراج تحسین پیش کرنا چاہئے کہ ہمارے وزیراعظم جناب عمران خان نے اقوام متحدہ میں تقریر کی تھی اور internationally انہوں نے اس مسئلے کو اٹھایا تھا اور اسے condemn کروایا تھا کہ ہماری آل اور اولاد ناموس رسالت ﷺ پر قربان ہونے کو تیار ہے تو internationally اس کی recognition پہلی دفعہ پوری دنیا میں ہمارے وزیراعظم نے کروائی تھی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ کو یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اچھے لوگوں سے اچھا کام لیتا ہے تو میں اس اسمبلی کے توسط سے تمام بھائیوں اور تمام فاضل ممبران کے توسط سے آپ کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ آپ نے بڑی دلجمعی کے ساتھ اس بل کو بڑی جلدی لا کر اسمبلی سے منظور کروایا۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ ایک واقعہ یہاں ہوا کہ ایک فاضل ممبر آئے اور مجھے نہیں سمجھ آئی کہ ہم سب یہاں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ تو آج سب کے لئے بڑا قابل فخر دن ہے کہ آج یہ بل پاس ہوا۔ وہ کس بات پر condemn کر رہے تھے اور پریس گیلری کی طرف دیکھ کر کس بات پر شور مچا رہے تھے تو ان کا یہ عمل قابل مذمت ہے کیونکہ جب اتنا تاریخ ساز دن تھا تو انہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔ شکریہ

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں۔ اب یہ طے ہوا ہے کہ اسی معاملے کے اوپر ہم speeches کے لئے کل continue کریں گے اور کل جناب محمد وارث شاد open کریں گے۔ اس وقت آپ explain کر دینا اور اب ہم بل کو take up کریں گے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے جو فرمایا ہے تو اس معاملے پر اگر ایک دن مزید بھی دینا پڑے تو ہمیں دینا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، کل کا دن اس کے لئے رکھا ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! ہر ایک ممبر کو اس معاملے پر بھرپور بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، بالکل۔ کل کا دن اس کے لئے رکھ دیا ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: کل اس معاملے پر جناب محمد وارث شاد speech کر کے open کر لیں گے۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the Ravi Urban Development Authority Bill 2020. Minister for Law may move the motion for suspension of rules.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Ravi Urban Development Authority Bill 2020."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Ravi Urban Development Authority Bill 2020."

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ opposeاس لئے نہیں ہو سکتا کہ آپ کی طرف سے ترمیم نہیں آئی۔

Now, the question is:

"That the motion for the suspension of rules be carried."

(The motion was carried.)

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یہ زیادتی ہے کہ آپ ہمیں بولنے بھی نہیں دے رہے اور بات بھی نہیں کرنے دیتے۔

جناب سپیکر: نہیں، جناب محمد وارث شاد! آپ بیٹھ جائیں کیونکہ اس میں آپ کی ترمیم نہیں ہے۔

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

MR SPEAKER: Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. First reading starts.

مسودہ قانون راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2020

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Ravi Urban Development Authority Bill 2020, as recommended by Special Committee No.8, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Ravi Urban Development Authority Bill 2020, as recommended by Special Committee No.8, be taken into consideration at once."

"Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Ravi Urban Development Authority Bill 2020, be taken into consideration at once."

CLAUSES 3 to 57

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 57 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 57 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULE

MR SPEAKER: Now, Schedule of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Schedule of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف احتجاجاً واک آؤٹ کر گئے)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Ravi Urban Development Authority Bill 2020 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Ravi Urban Development Authority Bill 2020 be passed."
>
> Now, the question is:
>
> "That the Ravi Urban Development Authority Bill 2020, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Undesirable Cooperative Societies (Dissolution) (amendment) Bill 2020. Minister for Law may move the motion for suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Undesirable Cooperative Societies (Dissolution) (Amendment) Bill 2020."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Undesirable Cooperative Societies (Dissolution) (Amendment) Bill 2020."

Now, the question is:

> "That the motion for the suspensionh of rules be carried."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جوزیر غور لایا گیا)

MR SPEAKER: Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. First reading starts.

مسودہ قانون(ترمیم)(تنسیخ)

ناپسندیدہ کوآپریٹو سوسائٹیز پنجاب2020

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Undesirable Cooperative Societies (Dissolution) (Amendment) Bill 2020, as recommended by Special Committee No.8, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Undesirable Cooperative Societies (Dissolution) (Amendment) Bill 2020, as recommended by Special Committee No.8, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Punjab Undesirable Cooperative Societies (Dissolution) (Amendment) Bill 2020, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2 and 3

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 and 3 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clause 2 and 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Undesirable Cooperative Societies (Dissolution) (Amendment) Bill 2020, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Undesirable Cooperative Societies (Dissolution) (Amendment) Bill 2020, be passed."
>
> Now, the question is:
>
> "That the Punjab Undesirable Cooperative Societies (Dissolution) (Amendment) Bill 2020, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

MR SPEAKER: Now, we take up the Co-operative Societies (Amendment) Bill 2020 (Bill No.18 of 2020). Minister for Law may move the motion for the suspension of the rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules, for immediate consideration of the Co-operative Societies (Amendment) Bill 2020."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules, for immediate consideration of the Co-operative Societies (Amendment) Bill 2020."

Now, the question is:

"That the motion for the suspension of rules be carried."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جوزیر غور لایا گیا)

MR SPEAKER: Now, Minister for law may move the motion for consideration of the Bill. First reading starts.

مسودہ قانون(ترمیم)کوآپریٹوسوسائٹیز2020

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Co-operative Societies (Amendment) Bill 2020, as recommended by Special Committee No.8, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Co-operative Societies (Amendment) Bill 2020, as recommended by Special Committee No.8, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Co-operative Societies (Amendment) Bill 2020, as recommended by Special Committee No.8, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 to 24

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 24 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 24 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE I, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That the Clause1 Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Co-operative Societies (Amendment) Bill 2020, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Co-operative Societies (Amendment) Bill 2020, be passed."

Now, the question is:

"That the Co-operative Societies (Amendment) Bill 2020, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

وزیر قانون و پارلیمانی امور/سماجی بہبود و بیت المال/داخلہ(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بات کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/سماجی بہبود و بیت المال/داخلہ(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ابھی جناب محمد وارث شاد نے پہلے بل پر بھی بغیر سوچے سمجھے، میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی ذی شعور مسلمان جس کے دل میں ایمان کا ذرہ بھی باقی ہے وہ یہ کام نہیں کر سکتا جو انہوں نے کیا۔ یہ ان کا انتہائی افسوسناک طرز عمل رہا ہے۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! ایک منٹ۔ ویسے کمال ہو گئی ہے کہ اس شخص نے دو ماہ میں ایک دفعہ بھی یہاں پر آپ کی کوئی میٹنگ attend کی ہو یا دین کے حوالے سے کوئی بات کی ہو۔ انہیں پتا ہی نہیں کہ ہو کیا رہا ہے اور اٹھ کر بولنا شروع کر دیا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/سماجی بہبود و بیت المال/داخلہ(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس کے بعد جو انہوں نے یہ کیا کہ ہمارے یہ تین بل آئے ہیں ان تینوں پر اگر اپوزیشن کی طرف سے ترمیم ہوگی تو اپوزیشن اس میں participate کر سکتی ہے۔ یہ محترم کھڑے ہوتے ہیں، گیلری کی طرف دیکھ رہے ہوتے ہیں، ایوان سے ان کا تعلق کوئی نہیں ہوتا اور وہ بات گیلری کے لئے کرتے ہیں۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: دیکھیں، وزیر قانون کی بات سنیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/سماجی بہبود و بیت المال/داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ تین بل سٹینڈنگ کمیٹیز کو refer کئے گئے، ہم نے سٹینڈنگ کمیٹی میں بھرپور طریقے سے contribute کیا اور ان بلوں کو پاس کیا۔ میں آپ کی اطلاع کے لئے اور معزز ممبر کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس کمیٹی میں نواز لیگ کے دو ممبران تھے جن کی حاضری لگی ہوئی ہے، پاکستان پیپلز پارٹی کی representation موجود تھی اس لئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ان کی participation نہیں تھی (ن) لیگ کی participation جتنی ان کی دو کی strength بنتی ہے دونوں ممبران موجود تھے، پیپلز پارٹی کا ممبر موجود تھا اور پی ٹی آئی کے ممبران تھے۔ تمام ممبران نے متفقہ طور پر یہ بل clear کیا ہے۔ یہ اعتراض کرنے سے پہلے کم از کم یہ رپورٹ دیکھ لیتے کہ یہ کس بات پر اعتراض کر رہے ہیں؟ ان کا اعتراض بنتا ہی نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

جناب سپیکر: ان کا اعتراض بالکل غلط ہے کیونکہ یہ میٹنگز ہو چکی ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/سماجی بہبود و بیت المال/داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ آج آئے ہیں۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ جناب محمد وارث شاد نیند میں تھے، ان کے لوگوں نے بل پاس کیا ہے۔ آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو چکا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز جمعرات مورخہ 23۔جولائی2020 دوپہر 2:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔